DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222490
UNIVERSAL
LIBRARY

ومن يتوكل على الله فهو حسبه

گلدستۂ عشق

معروف بہ

دیوان رند

مطبعِ مصطفائی میں طبع ہوا
۱۲۶۷ مصطفیٰ محمد خان لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جوہر آئینہ نہ ڈالی کبھی شیدا تیرا
سب سے بیگانہ ہے یہ دوست شناسا تیرا

شان ارفع ہے تری مرتبہ اعلا تیرا
تو ہی یکتا کوئی ثانی نہیں حقا تیرا

عقل کیا خاک کرے کُنہ حقیقت میں ترے
حوصلہ پست مرا مرتبہ اعلا تیرا

راہ میں اوسکی جو ثابت قدمی مجھ سے ہی
سجدہ گہ جانے فلک نقش کف پا تیرا

جستجو میں جو نہ دوڑیں تری ٹوٹیں وہ پاؤن
سر وہ کٹ جائے نہ ہو جس میں کہ سودا تیرا

دوش پر ابر کو میں جانون نہ کف باد
پرورش یافتہ ہون دامن صحرا تیرا

تو ہی نے اسکو بنایا ہے ید قدرت سے
تو ہی چاہے گا تو بگڑیگا یہ پتلا تیرا

دید لیلی کی ہے دیدۂ مجنون سے ضرور
میری آنکھوں سے کوئی دیکھے تماشا تیرا

ایک عالم کو ترے نام کا ہے ورد اے دوست
میں ہی کچھ ذکر نہیں کرتا ہون تنہا تیرا

میں بھی دیکھونگا دکھا مجکو تجلائے جمال
میں بھی شائق ہون صنم صورت سے تیرا

کس کی آنکھوں سے ہوئی عقدہ کشی چشمی کا
کسطرف دھیان ہے اے نرگس شہلا تیرا

میں مسافر ہون اتر جاؤنگا پار اک دم میں
تجکو اے موج مبارک رہے دریا تیرا

قصد کرکے نہیں کھینچا قلم قدرت نے
خود بخود بن گیا بے ساختہ نقشا تیرا

بادۂ گلگون مین افیون کا اثر ہو جائیگا
دوری سی یار بن دوران بسر ہو جائیگا

میری نالی کا تری دلمین اثر ہو جائیگا
کارگر یہ تیر بی پیکان و پر ہو جائیگا

جامی سی باہر جو مشتاق سفر ہو جائیگا
گرم رفتاری مین ہمسنگ شرر ہو جائیگا

تجہ مین ہی یوسف مری ہی معجز ختم النبی
گر ہلی انگشت تو شق القمر ہو جائیگا

اشک چشم سینہ پریشان ہی آج طوفان لائیگا
قطرۂ نیسان نہین کچہ جو گہر ہو جائیگا

لائیگی گر دشت مین تجکو بہی مری آوارگی
کو بکو مین ہون تو تو بہی دربدر ہو جائیگا

نور کا عالم بنا دیگا اسی حسن شباب
چاند سا چہرا ترا رشک قمر ہو جائیگا

ایک عالم ہی تہ و بالا فلک کی ہاتہ سی
یہ ہنسی وہ ہی کبہی زیر و زبر ہو جائیگا

یون نہین ہنسی کی گر دیتی ہی تیرہ بختی مہر ما
ختم اکدن دورۂ شمس و قمر ہو جائیگا

مثل موسی راہ مانگونگا اگر دریا سی مین
خشک ہو لیکا نہین تو تا کمر ہو جائیگا

دو قدم بہی ہون میری قاطع ہوگی سرسبز مری
شاخ سی جو برگ نکلیگا تبر ہو جائیگا

خاکساری سی ہر یہ سامان شہرہ کریگا تو اگر
دیدۂ اہل نظر مین تیرا گہر ہو جائیگا

سیر کو آیا تہا ہستی مین عدم سی مین غریب
کیا سمجہتا تہا یہ زندان میرا گہر ہو جائیگا

ہی عبث نازان تو حسن کم بقا پر عندلیب
دم مین رنگ روی گل نوع دگر ہو جائیگا

حسن کی دولت سی ہی تجہ مین صنم شان خدا
جسطرف تو ہوگا اک عالم ادہر ہو جائیگا

موشگافی کرنی ہوگی دم فکر سخن
بال سی باریک مضمون کمر ہو جائیگا

یاوری طالع کرین تو کیمیا کیا مال ہی
سنگ ریزہ ہاتہ مین لونگا تو زر ہو جائیگا

یار رخصت ہو ویگا اندہیر ہو جائیگا جہان
ظلمت شب سی یہ نور سحر ہو جائیگا

یار بن گر دل شب سی ہی شدت ہی
کام میرا آخر ای درد جگر ہو جائیگا

۳

آشیان میرا جلا کر وہ بہی ایذا پایگا	پہونکدیگی آتش گل جہونپڑا صیاد کا
سر کا کٹنا کیسا اک خط بہی گردن پر پڑا	سخت جانی سی مری جی چہٹ گیا جلاد کا
مملکت مین حسن کی ہی حکم قتل داد خواہ	جان پر کہیلوں ارادہ تب کروں فریاد کا
عید کا دن ہی گلے ملتی میری بلکہا تو بہی آج	ملتی ہین آپسمین سب غل ہی مبارکباد کا
جیسے آئینہ رو یون یہ کہلتی کسطرح	کر سکندر سی نہ بنتا آئنہ فولاد کا

رشد شکوہ کیجئی کسکا بقول استاد کی
آب و دانی نی دکہایا گہر سے مجہے صیاد کا

زبان غیر سی جب نام تیرا جان جان نکلا	لگی اک آگ تلوون سی کہ بس سر سی دہوان نکلا
تباہی کو چمن کی دیکہتا کیونکر کہ آنکہونسی	تری ہاتہون سی گلچین چہوڑ کر آشیان نکلا
زمین مین گڑ گیا خجلت سی تیرا سرو ای قمری	خرامان باغ مین جسدم مرا سرو روان نکلا
فلک کے ہاتہ سی جس سرزمین پر بہاگ کر پہونچا	وہان بہی زمین مین پائی ہی وہان آسمان نکلا
دل سوزان کو میری سلتہ اگر گاڑا لحد مین بہی	تو یارو دیکہلینا قبر سے میری دہوان نکلا
نہ بچہی سرزمین ایسی نہوی آسمان جسجا	مگر طبقہ زمین شعر کا بہی آسمان نکلا
مین گنبد کی طرف سی کہینچکر تجکو نکالون گا	کبہی تجسی جو راز عشق باہر ای زبان نکلا
نہ کہلا یا کسی دن تو بہر پانی پسینی نے	ترا چاہ ذقن ای جان جان اندہا کنوان نکلا
دلا کس دشت پر آفت مین تنہا بچلا مجکو	کبہی اس راہ سی ہو کر سلامت کاروان نکلا
ہوا تہا عشق کا کل مین پس از مردن لحد سی ہے	مثال عشق پیچہ پیچ در پیچ استخوان نکلا
بڑا رتبہ بیان کرتی تہی حاجی سنگ اسود کا	کیا تحقیق تو اوس بت کا سنگ آستان نکلا
تری عشاق کو پروا نہ بچہی فقر والون سے	مقام بیدماغان محبت لامکان نکلا

کبہی نا تو ان کبہ کا
بہرا ہوا تہا مرے دل مین یہ دہوان کیسکا
اگر ستون نہ ہوتا ہمارے آہ کا
زمین پر کر چکا ہوتا یہ آسمان کیسکا
نسیم صبح چمن تک بہیجے تو ہی پہونچا
ہنکے ہاتہون مین کم کر دہ آشیان کیسکا
گذشتہ مجنون کا ذکر جب سنا تو کہا

۷

[illegible]

صاحب کمال کہتی ہین اکسیر کا جسے		چٹکی اوٹھائی خاک کی اور زر بنا دیا
اجرت یہ استخوان کی گیا لیکی خط شوق		مجہ زار نی ہما کو کبوتر بنا دیا
ساری رگین ہوئی ہین تن زار پر نمود		ناطاقتی نی جسم کو مسطر بنا دیا

گردن مین طوق پاؤن مین زنجیر ڈالی **رند**
سودائیون کو اسنے یہ زیور بنا دیا

خلف عدی سی تری شوار جینا ہو گیا		ایکدم کو گیا تہا اک مہینا ہو گیا
خوار کرتا ہی جوانمردونکو سفلونکو عزیز		سُن تو چرخ پیر کیا تو بھی کمینا ہو گیا
وقت فکر شعر اگر آیا بناوٹ کا خیال		گل رخ رنگین ہوا شبنم پسینا ہو گیا
کب محیط غم مین ڈوبا جسکا تو حامی ہوا		ہر حباب اوسکی لئی گویا سفینا ہو گیا
اس مہینی مین بہی مہ رو سی ہا پہلو تہی		عید کا بہی چاند خالی کا مہینا ہو گیا
گہر ہوا ہی عشق کا اوس شمس مسندکی دل		آسمان کوٹہی کا جسکی ایک زینا ہو گیا
دوسرا مجسا ہو گا کوی برگشتہ نصیب		کی محبت جسنی مینی اوسکو کینا ہو گیا
اب کہان وہ اینڈنا ستونکا وہ حق کہان		ساقیا موقوف جبسی می کا پینا ہو گیا

اب نہین دل مین کدورت **رند** حاصل ہی صفا
جیسی اشراقیکا سینا میرا سینا ہو گیا

ہی مصر مین شہرا تری شیرین دہنی کا		دم بند لبون سی ہی عقیق یمنی کا
تو قصد کری گا نہ مری دل شکنی کا		ہی پاس برابر تجہی محتاج و غنی کا
ہون دولت وحشت سی غنی روز ازل سی		محتاج نہتا روز تولد کفنی کا
تاراج کیا کشور دل ترک نگہ نے		لیکا نہ سپاہیکو پڑی راہزنی کا

۵

ہو کبھی وطن مین ہی عزیز بے وطنی کا
بو مشک کی آتی ہی گلی مین تری جب بال
جو انہین نافہ ہی غزال ختن کا
[illegible]
موسم تو قریب آئی وہ توبہ شکنی کا
[illegible]
فرہاد نی کیون قصد کیا کوہکنی کا
[illegible]
ان ترکونکو ہر شوق ہوا راہزنی کا

[illegible]

دامن غبار ریگ کی جلا ہوں جہان سے
تودہ لگی گا گور پہ گرد ملال کا

قالین کی احتیاج نہیں کچھ فقیر کو
بہتر نمد کی فرش سی بستر ہی کھال کا

گلشن مین یاد آئی جو چشم سیاہ یار
سوسن کا پھول بن گیا دیدہ غزال کا

دانہ ہی اوس چپکی شکم پہ جو خال ہی
عالم ہی اوسکی چالیکی کرتی پہ جال کا

کشتہ کیا ہی اک بت وحشی مزاج نی
ہو شامیانہ گور پہ آہو کی کھال کا

آغاز سی ہر امر کا انجام خوب ہو
انسان کو خیال رہی گر مآل کا

کس مہروش کی در کی گدائی کی ہی ہوس
خورشید ہی فلک کا جو کاسہ سوال کا

چشمک نہ کی کریں نگہیں رند سب جوان
پیری مین عشق خوب نہیں خرد سال کا

۶

عارض اوس رشک چمن کا گل رعنا سمجھا
سرمگین چشم کو مین نرگس شہلا سمجھا

کثرت خلق کو اس دہر کی میلا سمجھا
گردش ہفت فلک کو مین ہنڈولا سمجھا

لکنت اوس طفل کی مین لکنت موسی سمجھا
چور مہندی کا مین اوسکی ید بیضا سمجھا

سب درختون سی چمن کی جو وہ موزون دیکھا
سرو گلشن کو قد یار کا سایہ سمجھا

مہروش یار نی افشان جو چنی ماتھی پر
رخ خورشید پہ مین عقد ثریا سمجھا

گل سوسن پہ ہوا دیدہ آہو کا گمان
تجھ بن ای شوخ مین گلزار کو صحرا سمجھا

چشم خواہش سی ندیکھا کبھی دولت کی طرف
مین یہ مردار غذائی سگ دنیا سمجھا

بھاگ کر مردم دنیا سی چھپا یان آکر
امن کی جا مری ویرانی کو عنقا سمجھا

کعبہ سو کو تری سجدہ کیا ہر ہر گام
جادۂ راہ کو تیری مین مصلا سمجھا

لالہ و گل پہ گمان اوس رخ رنگین کا ہوا
سنبل باغ کو مین زلف چلیپا سمجھا

کسی دل کو محبت سے ہی خالی نہیں پایا
ترا چرچا تھا ہر محفل میں تیرا ہی فسانہ تھا

بڑھایا کیوں مرض اپنا کیا تو نے او گستر
اون آنکھوں سے تجھے ہمارا آنکھیں کیا لڑانا تھا

ازل سے الفت حسینان آب و گل میں ہے
مزاج اپنا لڑکپن میں بھی اے رند عاشقانہ تھا

چھڑایا **رند** ہمیں آسمان نے اوسکا در ورنہ
یہی سر تھا ہمارا اور اوسکا آستانا تھا

ہوشیاری نے ستمگر تیری بیہوش کیا
تیری گفتار نے ظالم مجھے خاموش کیا

سرِ شوریدہ کیا تن سے جدا قاتل نے
بارِ احسان سے سبکدوش کیا

بعدِ مردن پھر گئی روح یہی دیوانی سے
تیری سودای محبت نے اگر جوش کیا

آہ کی ساتھ فنا ہو گیا میں سوختہ جان
شمع سان باد کی اک جھونکی نے خاموش کیا

مژدہ ای قیس کہ لیلیٰ رہی اب صحرا میں
شہر کی راہ کو ناقہ نے فراموش کیا

نہ غرض دین سے نہ دنیا سے ہر گز مجھے
یاد میں تیری دو عالم کو فراموش کیا

میں وہ دیوانہ تھا جسکے لئے پریان و تمیز
میری ماتم نے حسینوں کو سیہ پوش کیا

گور کی مردہ پسندی ہوئی ظاہر مجھکو
مردے کی طرح نہ زندوں کو ہم آغوش کیا

میں وہ محروم محبت ہوں لڑکپن میں ہے
وا کسی نے نہ مری واسطے آغوش کیا

جام کو منہ سے لگانیکی نہ نوبت پہونچی
چشمِ مخمور نے ساقی کی یہ مدہوش کیا

واہ ای عشق زہے تیری کشش مجنون کو
شاہد حی سے تہِ خاک ہم آغوش کیا

دیکھنے کو تری اور سننے کو تیری گفتار
چشمِ نرگس کو کیا گل کو صنم گوش کیا

پوچھتے **رند** سے کیا ہو سببِ بیہوشی
چشمِ مخمور نے اک مست کو بیہوش کیا

[illegible]

آمدِ خط سی دگرگون رنگِ روی یار ہی
سرد مہری سی جلن کی ہوبن ہوئی ہی بُرے
ساعدِ سیمین سی بہ اوس دستِ نگین کی ہوئے

جا دہ تہا وہ جو نمکدان اسبی ورن کا
نیش گرجا تا ہی سرما مین ہر اک زنبور کا
پنجہ مرجان مین دستہ جڑ دیا بلور کا

خاک کر ڈالا جلا کر شمع رو نی **رند** کو
بعدِ مردن خاک سی اوٹہی کا بگا نور کا

[illegible] دا ایک بتِ غنچہ دہن مجکو دیا
کی پس از مرگ فلک نی مری مٹہی ہی خراب
بوسہ خالِ سی لعل نکلا یہی ہی تعبیر
مالکِ سلطنت و ملک کیا اور ون کو
شکر کس منہ سی ادا ہو ترا ای ربِ کریم
اور اللہ سی کیا دولتِ دنیا مانگون
گو رسی پیٹ نہین لگنی کی سب سن کہیر
سر پہ رکہا اوسی مین پہل سی بہتر سمجہا
نونہالِ چمن حسن جسی سب سہ کہتے

میری اللہ نی بی ہمارِ چمن مجکو دیا
گورہی نی مجہی اسنی نہ کفن مجکو دیا
خواب مین حور نی ہی مشکِ ختن مجکو دیا
بدلی خلعت کی فلک تو نی کفن مجکو دیا
لاکہ احسان کئی جو عضو بدن مجکو دیا
یہ عطا کم ہی بتِ سیم بدن مجکو دیا
بعدِ مردن جو عزیزون نی کفن مجکو دیا
کر کسی دوست نی اک خارِ وطن مجکو دیا
ایسا اک یار نہ ای چرخِ کہن مجکو دیا

رند کی ہی یہ تمنا کہ اثر بہی دے تو
ربنا تو نے اگر ذوقِ سخن مجکو دیا

مقابل آ سی مین عکس جو اسکا نمایان تہا
صبا کی طرح دیر و کعبہ مین جسکا نہ جولان تہا
جنون دستکاری کا خطِ یاران و کاہستان تہا

مثالِ آئنہ وہ آئنہ رو خود بہی حیران تہا
برنگِ بو جو گل دیکہا تو وہ مجہ مین ہی پنہان تہا
مثالِ صبحِ چاک اپنا ازل ہی سی گریبان تہا

[illegible]

[illegible]

رو بہ بستہ ہی اب کہل نہین سکتی ہے
باندہ لاتی تہی کبہی تیر نیستان جیتا

گرد کلفت مین دبا جاتا ہی میرا تن زار
کار دیگی مجہی کیا گردش دوران جیتا

بند کی کرتا غلامونکی طرح سی تیری
آج کی دن نہوا یوسف کنعان جیتا

جسکی دعوت کی سامانی نی دیا زہر اوسی
اسکی گہر سی پہرا ایک بہی مہمان جیتا

پیس ڈالی گی یہ ایک ایک کو چکی کی طرح
کوئی گہنی کی نہین گردش دوران جیتا

مرگ خواہان ہمہ ہی جکی ہی بیست جواب
تیری امیدیہ ہون عیسی دوران بیا

آپ دانستہ کوئی کہوتا ہی نمسد اپنی
پہیک دیتا ہی کوئی توڑ کی دندان جیتا

سخت جان تہا جو رہا زندہ چمن سی چہٹ کر
مین تو دم بہر بہی نہ ای مرغ گلستان جیتا

جلکی اب عرض کرو حضرت آتش سی **رند**
معرکہ آپ کا یہ طفل دبستان جیتا

٩

پیدا ہو جیسی خش کسی شہسوار کا
آنکہونکو انتظار رہا اوس غبار کا

دکہلایا چشم یار نی روز سیہ مجہی
مارا ہوا ہون گردش لیل و نہار کا

کیونکر دہان یار سی تشبیہ دون اوسی
غنچی کو اوسکی سامنی تبسم ہی خار کا

اوٹہنا پڑیگا سنتی ہی پہر بعد خواب مرگ
سوتونکی موت چوکنا ہی بار بار کا

یہ جانتا ہون میری گنہ بی شمار ہین
اندیشہ دل مین کیا کرون روز شمار کا

بعد وصال ہجر مین یون مبتلا ہوا
کیفی کو جیسی ہوتا ہی صدمہ خمار کا

ضد سی مری فریفتہ عالم ہوا ترا
باعث ہی میرا عشق تری اشتہار کا

بد[illegible]ت بیکدی سی جہانکی مین ماندہ گیا
آنکہون نی میری رنگ دیکہا خمار کا

یوسف بسای پیرہن اپنا یقین ہی
او گل کبہی جو عطر تری باس سی ہار کا

[illegible]

گلی ہین اوسکی ہوای بہشت چلتی ہی
وہ زندہ ہوگیا مردہ جو زیر بام آیا

کبھی سنا نہو ای چرخ دیکھنا کیسا
دکھاؤن کا مین اگر وہ سہ تمام آیا

خم و سبو ہوی معمور فیض ساقی سے
شراب مین بھی اب دور دور جام آیا

جیا نہ خانہ صیاد مین کوی بلبل
پھڑک پھڑک کی موا جو اسیر دام آیا

تری ہی ذات کریم و رحیم ہی ای دوست
سوا تری کوی مشکل مین کسکی کام آیا

[illegible] یا آنکھون سی گردون نی روی [illegible]
شبون کا جاگنا [illegible] ہماری کام آیا

چلون بچا کی مزار شہید الفت کو
خیال اپنا [illegible] جلوہ خرام آیا

قصور کیا ترا ساقی فلک نہ دیکھ سکا
گرایا ہاتھ سی لب تک جو میری جام آیا

کہو یہ ہمسفرون سی لیوین اہ مین دم
کہ دور جانا ہی اور دن قریب شام آیا

یہی ہی قول مری غیرت زلیخا کا
خریدون گا کوی یوسف سا جو غلام آیا

نہین ہی ابلق لیل و نہار قابو مین
ہماری ان تلی اسپ بی لگام آیا

وفور شوق سی ای رند ضبط ہو نہ سکا
زبان پکار اوٹھی جب لب پہ اسکا نام آیا

محتسب دیکھو رندون کی بہلتی دیکھا
دور ساغر نہ تری دور مین چلتی دیکھا

حق بجانب ہی جو غش آگیا قاتل کو مری
دم کسیکا کبھی کاہیکو نکلتی دیکھا

ٹھوکرین کہانی لگی بھول گئی اپنی چال
کبک و طاوس نی شاید تمہین چلتی دیکھا

ہوگئی پیش صنم قفل دہن خاموشی
حرف مطلب کبھی منہ سی نکلتی دیکھا

کشت انجم کو نہ سرسبز کری ابر بہار
کام اسفل سی اعلی کا نکلتی [illegible]

آسمان کو نہین منظور ہی دو نکا فروغ
شمع کو شیر کی چربی سی ڈہلتی دیکھا

١٠

صحرا سی گلستان کی طرف لای ہی وحشت
دل یان سی ہی کہبرایا برا خفقان کا

قاصر ہو جہان مرکہ عقل نخستین
کیا ذہن رسا ہی کرین ہیمدان کا

یارب کبہی نکلا نکبہی یا صنم اسی
کچہ مجہہ نتیجہ نکہلا میری ہیبان کا

کیا کیا نہ جوان سید ہی کیتی پیر فلک نی
ٹیڑہا نہوا اوسی کسی دن کوئی بانکا

تربت ہی پس از مرگ ہو ہموار زمین سے
تا نام ہی باقی نرہی میری نشان کا

ہو جای ابہی ... و دین دار کی اک آہ
کہل جای اگر بہید تری از نہان کا

ہوویگا وہی جو کہ ہی تقدیر مین لکہے
قائل نہ شگون کا ہون نہ مین فال زبان کا

اوڑہوای پس از مرگ مجہی اشک کی چادر
چشمون نی کفن مجکو دیا آب روان کا

میخواری کی تکلیف نہ دی روزون مین ساقی
شوال مین ہو جاتگا بدلا رمضان کا

ایمای ملاقات تہی خاموشی ہماری
گونگی نی اشاری سی لیا کام زبان کا

جب آئی تہی ہستی مین تو تہی یاد عدم کی
وان جائنگی تو دہیان ہیگا ہمین یان کا

تسکین نہوی سیب ذقن سی ہی شب وصل
اب رگ مداوا ہی ہماری خفقان کا

بی یار مجہی باغ یہ صحرا کا گمان ہی
شک غنچہ سوسن یہ ہی آہو کی زبان کا

بوسہ لب شیرین کا لیا وصل کی شب مین
افطار کیا خرمی سی روزہ رمضان کا

کیا جانئی کیا بات نکل جای دہن سی
اب گنگ ہی ہونا ہی بہلا میری زبان کا

دیکہا نہ پرکہتی ہوی ان کہوٹی کہری کو
ٹکسال سی باہر ہی چلن اہل جہان کا

ممنون کیا میت کو مری یک روان نی
بی گور و کفن تہا میری ہی لاش کو دہانکا

... کی ... پلائی کئی ساغر
ساقی نی دیا فطرہ یہ ماہ رمضان کا

بی کار ہی بی روح کی یہ پیکر خاکی
عز و شرف و رتبہ مکین تک ہی مکان کا

۱۱

نگاہ گرم آہ شرربار نی کیا
رسوای خاص و عام دل زار نی کیا

سوداگران ہجوم خریدار نی کیا
دل سو مرا اگرمی بازار نی کیا

آغاز سبزۂ خط رخسار نی کیا
بی نور آئنہ ترا زنگار نی کیا

شہرہ تو تیغ ابروی خمدار نی کیا
میدان صاف یار کی تلوار نی کیا

دو دکان دہر مین تہا ساطع گران بہا
ارزان مجہی کساد ئی بازار نی کیا

جن سب نیکے لیا سر تیغ اوترا کسطرح
دیوانہ تیری [illegible] دیوار نی کیا

وہ جنس ناقبول ہون بازار دہر مین
رخ التفات کبہی نہ خریدار نی کیا

عفو قصور ہو مرا گو آپ حور ہین
پر اب تو ترک عشق گنہگار نی کیا

مطلب تہا بندگی تری تہا دیر یا حرم
سجدہ تجہی کو کافر دیندار نی کیا

بہانسی کا کہین اسکو دی یار زلف نے
دیوانی سی نہو وی جو ہشیار نی کیا

دیکہو ملا عقل نیا ہی جنون عشق
کیسا معاملہ یہ دل زار نی کیا

دشنام او سکو کرتا مین سوا نہ آپ کو
سارا فساد یار کی تکرار نی کیا

تصویر کی طرح حرکت لب کو نہی نہین
خاموش کسکی حسرت گفتار نی کیا

مانند خضر چشمۂ حیوان یہ پایا دخل
اعجاز سبزۂ لب دلدار نی کیا

سید ہاکروں کا کیسو خمدار کی قسم
جس روز مجہی بل کبہی اغیار نی کیا

ای بادشاہ حسن ہوا تجہہ پہ وہ فقیر
ترک لباس تیری طلبگار نی کیا

دو دن مین شکل او رسی کچہہ اور ہوگئی
کیا جلد مضمحل غم دلدار نی کیا

ثابت ہوا جو عشق بتان کا گناہگار
ملزم مجہی کو کافر دیندار نی کیا

در نگران بہا ہی وہ تو جسکی واسطی
بیعانہ نقد جان کو خریدار نی کیا

نہیں معلوم تجھی کہیں سی خصوصیت ہی
اہل ایمان تجھی اپنا کہیں ہندو اپنا

آئینہ دیکھ کی سکتا ہوا ہی اوسکو
محو آئینہ رخ آپ ہی مہرو اپنا

جو کی گل ہنسی مجھی ہو کاندی اوسکی بو کا
جو بچلا ہنسی دی باد سحری تو اپنا

دعوی حسن کیا کرتا ہی اوسی شاید
دیکھا یوسف نی نہیں آئینی میں رو اپنا

رام کسطرح کریگا کوئی صیاد اوسی
ایسی ساقی سی ہی رم کرتا ہی آہو اپنا

کیا ہوا ای ... وہ مری چشم کا سحر
کیا فسون بھول گئی نرگس جادو اپنا

جان جاتی ہی ... آغوش
گور ہی مجھسی تہی کرتی ہی پہلو اپنا

وای قسمت کیا حصہ آسی نی وہ نگار
شانہ لی کر لیا اوس زلف پہ قابو اپنا

قصد تجھ تو تیغ تو تو کھینچ ای ترک
آپ کاٹی کا گلا آنکھ لگی ہو اپنا

یاد کرتی ہی لب باخوردہ کی تیری سحر
خون دل آج پیا ہی کئی چلو اپنا

کسکو ہم پلہ کہی حسن میں ای طفل شریر
سمجھی یوسف کو جو پاسنگ ترازو اپنا

ہاتھ سی اپنی ہی آپ ہی کوئی کاٹنی
پاؤں میدان ہی سر کی جو سر ہوا اپنا

مشترک شب ہی ہو جان جاتا اسکو میں
رات سی رنگ بدلنی لگی آنسو اپنا

اک نظر آئینہ کر آنکھ سی بیری تجھی
ابھی ای بت کلمہ پڑھنی لگی تو اپنا

لوٹا کرتا ہوں شب ہجر میں انگار و تیر
جلنی لگتا ہی جدہر رکھتا ہوں پہلو اپنا

کہدو ساقی سی کہ جام ہو اپنی کشتی می
بادہ خواری کا ارادہ ہی لبجو اپنا

باکمالی کا دعوی تکری اس رو سی
منہ گریبان میں اکڑا لی کبھی تو اپنا

... ہجر کی شب درد کیا کرتا ہی
دل کبھی سینہ کبھی اور کبھی پہلو اپنا

داغ کہاں کی مری عشق میں گلرو کی
حشر کی روز کفن ہو ویگا خوشبو اپنا

۱۴۳

یارب بہار گلشن ہستی سدا رہی | بلبل ہزار رنگ کا اگر چہک گیا
جس سطح سی چاہا مرا امتحان کیا | اب تو یقین ہوا مجھی یون دل سی شک گیا
پہلو مین اب نہین ہی وہ پہڑکی سی تپک | خون ہو کی دل ہی شاید ٹپک گیا
ای جو آدمی ہی تن دو دن کب تلک جواب | جیب ہی اہتی میرا کلیجا تو پک گیا
صیاد تیری دام سی آسان تہا چہوٹنا | مشکل یہ ہی کہ تجھ سی مرا دل اٹک گیا
پیچو تہا ساقیا مجھی نشا زیادہ تہا | تقصیر ہو معاف [illegible] مین بہک گیا
برباد کر کی خاک مین مجکو ملا چکا | اب تو [illegible] دل تنگ ہی ای فلک گیا
لرزا یہ اضطراب سی میری مرا مزار | جو سنگ لوح اپنی جگہ سی سرک گیا
بیمار دو نوا کی مرض عشق کی ہوی | دامان مضمحل ہی یارا دہر مین جہنک گیا
سرکا دوپٹہ شبکو جو گردن کی پاس سی | جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا
غالب ہی جنس دل کو کیا اوسنی پسند | لا کر جو مشتری مری سر سی پٹک گیا
انگڑائیان جو لین ای اوس تنگ پوش نی | چولی نکل گئی شانا مسک گیا

سو جا جو رند دل مین مال شگفتگی
رویا مین غنچہ باغ مین جیسدم چٹک گیا

گرمی سی اوسکی نعل کی گلشن دہک گیا | گل پر پڑا جو دانہ شبنم چٹک گیا
کاکل مین تیری مرغ دل اب ہو چکا اسیر | بہتا نہین جو دام سی طائر پہڑک گیا
ثابت کی ہستی کمر یار ناف ہی | آیا یقین عدم کا مری دل سی شک گیا
دل چاہتا ہی اب گلا ار کرون بار دہ سی | قاتل کو دیکھ تیغ بکف دم پہڑک گیا
آباد رہی حق ترا میخانہ ساقیا | ہشیار کون کون سا اگر بہک گیا

١٤

اوس ترک شہسوار کو ہی جسبی فوج صید — خالی شکار بند نہ نخچیر سے ہوا

لکھہ دیتا وصل ہجر کی جا سرنوشت مین — اتنا نہ سہو کاتب تقدیر سی ہوا

قابو ہوا نہ ایک پریزاد پر کبھی — بی اعتقاد دل مرا تسخیر سے ہوا

سر نامی کی طرح سی کیا پیرہن قبا — دیوانہ اوس پری کی مین تحریر سی ہوا

بیٹھا سا جدا کیا سر تن سی شمع کا — جلاد کا ہی کام جو گلگیر سے ہوا

چلا تری کمان [illegible] اے جوان — ہم پلہ کس کا تیر تری تیر سے ہوا

تو ہی دکھاد [illegible] گر مہ اپنا چہرہ اثر — دل سرد آہ سرد کی تاثیر سے ہوا

پابند ہون کسیکا مجھی کب دماغ تہا — سودائی لف شامت تقدیر سی ہوا

رکہتی ہی اپنی جان مرقع مین پڑ گئے — اعجاز عیسوی تری تصویر سی ہوا

سر پر جو بار عشق حسین جوان لیا — قامت خمیدہ تر فلک پیر سی ہوا

جو ہر دہ خاکساری نی پیدا کیا مری — حاصل مہوسون کو جو اکسیر سی ہوا

بزم سخنوران مین نہ پاتا کبھی فروغ — روشن بیان جہان مین تقریر سی ہوا

برباد ہو کی خاک مین جب تک ملا مین — غافل نہ آسمان مری تدبیر سی ہوا

جاتی دیوانہ دشت کو او بہار کیا مجھی — تنگ ایک جنون مین پاونکی زنجیر سی ہوا

کافر ہون مین جو اپنی شستی کو بلکون — تحریر ہی یہ خامہ تقدیر سی ہوا

جلد آتی وہ تو کیون مین گلا اپنا کاٹتا — خون مجہہ میرا مرگ کی تاخیر سی ہوا

پہنچائیو سلام اسیرونکا ای صبا — گل تنگ اگر گذر کسی تدبیر سی ہوا

[illegible] نی کیا مجھی پیدا جہان مین بعد — موجود بہلی رزق ترا شیر سی ہوا

دشنام تہا جواب غرض ہر سوال کا — جب لا جواب شاہ مری تقریر سی ہوا

۱۵

جہان بغیر مین ہی رزق آسیا جاتا

[illegible]

اٹھ بیٹھ طپش دل سی جو بیٹھا کوئی دم / اس اضطراب کی بدلی تو غش آہی جاتا
جو ترک عشق نکرتا بھلا تو کیا کرتا / ہمیں اپنی جان سی جانا تھا مار اکیا جاتا
جنون وسیع ہوتا جو دامن صحرا / نکالنی میں نکد ہر دل کا حوصلا جاتا
نہ سنتا کوئی کبھی نارسا تیو کا گلہ / جو لیکی یار تلک طالع رسا جاتا
گہی ستاہی گریبان جنون سی صحرا / کبھی کبھی تو چمن لیکر آپ میری پاس آجاتا
ہمین بھی کوئی بس انہ مرگ گا رنگوا / مین [illegible] لب مین بھرن لگا
تہیہ آلہی کیا ہی جنون بہار کی دشت / جو خود وجود بہی گریبان مرا پہاڑا جاتا
نکر تو گریبان ہی پارہ و شکل نخل چنار / میرا اپنی آگ مین یون آپہی جلا جاتا
ہما کی کہانی سی ہم مین بھی سجاوٹ ہی / سگ حبیب اگر ہڈیان چبا جاتا
اگر نکرتی زلف دراز کوتاہی / جنون عشق کا ہمکو سلسلا جاتا
زبان گوش ہوتی گہگہ شکر جب آتی تم / جو پہلی آتی تو کچھ کہا سنا جاتا
نہ ہوتی شکایت اظہار قصہ جانکاہ / بیان نکرتا اگر حال دل کہا جاتا
اگر گاہ گاہ ہی ہوتا وصال یار نصیب / غم فراق کلیجا مرا نہ کھا جاتا
ہنسی ہی کھیل ہی الست مین سی آتی ہی / ہی اپنی جانسی اک بندۂ خدا جاتا
نہیں ہیں دست و قلم اختیار مین قاصد / زبانی کہیو تو خط تو نہیں لکھا جاتا
ہماری آپ کی اس آج سی ہسی ہو تو / ذرا سی بات مین غصہ ہی تمکو آجاتا
رہا تھا آگی یہان ہاتھ جان سی ہو کر / تری گلی سی کہان یہ شکستہ پا آتا
پہرا دی خنجر خونخوار کو پہر اپنی قاتل / گلی مین ہی مری تسمہ لگا رہ جاتا
اکیلی منزل ہستی مین کیا کرو گی رند / چلو عدم کو ہی یاروں کا قافلا جاتا

۱۶

اشارا ہی یہی پیہم اوسی کاکل کی ہر لٹ کا — کوئی گر بات سیدہی کہی اولٹا اوسی لٹکا
وہ روی سادہ اوسکا نقش دیہی ہی شاید — اثر کرتا نہین ہرگز کوئی جادو کوئی ٹکا
امارت کا مزا پان فقر کی دولت سی حاصل ہی — اوٹہایا بوریی پر چین ہونکی چہپٹ کا
بلا سی تیری سودائی ہو کوئی یا پریشان ہو — بنا کر موی کاکل شوق سی مشتاقون تو لٹکا
ہوا ہر مثل برگ گل پہرا صحرا مین مین وحشی — کسی دن ایک بہی کانٹا نہ تلوی مین کہٹکا
لب دریا اگر سو دی ریا اوس کا کی جاتا ہون — ڈراتا ہی بلا بنکر مجہی دہہی گہٹ کا
سمجہکر پاؤن رکہنا خضر صحرا کی تی مین — خبر تحقیق ہی پہلی شبہ ہی اس راہ مین کہٹکا
جنون زنجیر کی وکی نہین کٹنی کا مین وحشی — جدا ہو جائیگی اک اک گرہ جب پاؤن جہٹکا
کبہی پہرا ہی اسکی گیسوی پیچان دست رس ہو کا — مثال شانہ عقدہ کہولدونگا تیری الٹ لٹ کا
ہلا تہا دیر کو کعبی مین آنکلا مین وحشت مین — کہان جاتا تہا مجکو کسطرف آیا بہت بہٹکا
مقام ضبط و خاموشی ہی محفل راز دار و تیجی — کبہی اسپند کا دانا نہ مجمر مین یہان چٹکا
مثال تیر سیدہا منزل مقصود کو پہونچا — نہ کہایا دس قدم کا پہیر ہی راہ مین بہٹکا
پس از مردن لحد مین جا کی سوی پاؤن پہیلا کر — ملا آرام فرش خاک پر ہمکو چہپر کہٹ کا
لگایا راہ پر ہر طرح اوسکو شہسوارون نے — اگرچہ ابلق ایام کیا باگ پر جہٹکا
چمن مین یار کی آنکہوں مین مشتاقون کی مقتل تہا — لگی بندوق کی گولی کوئی غنچہ اگر چٹکا
خیال گیسوی پر پیچ و خم جب آگیا دل مین — پڑی پہانسی ہماری دم گلی مین آنکر اٹکا
خم تک بہی نہین اپنی جبین کو واہ ری غفلت — ہماری جبہ سائی سی گہسا سنگ اوسکی چوکہٹ کا
آبہ جائیگا غماز کوئی جلد بوسہ دو — یہی تکرار کا ہنگام یا موقع ہی جہٹپٹ کا
زبردستی لیا بوسہ جو اوسکا وصل کی شب مین — بہت جہگڑا بہت بگڑا بہت جہٹکا بہت پٹکا

17

عقل نی کردیا پابند تعلق ورنہ
جیب کی فکر نہ اندیشۂ دامان ہوتا

ہوں وہ بیکس جو مجھی قتیل و قاتل کرتا
دیدۂ جوہر شمشیر سے گریان ہوتا

صحبت اہل صفا سی ہی تنفر بد کو
آئنہ دیکھہ کی زنگی ہی پشیمان ہوتا

عکس اگر چہرۂ پرنور کا تیری پڑتا
جام می مطلع خورشید درخشان ہوتا

ہای تو بولنا دکہا جو نہ آتا تمکو
بخدا دیر مین ناقوس نہ نالان ہوتا

وہ پری کیا شنوا ہو مری حال دلکا
بات انسان کی سنتا اگر انسان ہوتا

ای جنون یہ بہی مری طرح عریان تن ہے
ڈہانکتا کاہ بجہ دامان بیابان ہوتا

گر یہی باد بہاری کا ہی عالم چندی
گل نظر آتا ہی بلبل مجہی عریان ہوتا

جان دینی تہی مگر جانی بد نیا تہا اوسی
دلمین رہ رہ کی ہون وا اللہ پشیمان ہوتا

تجکو جانا ہی تو جا جلد تو سویری ورنہ
کام میرا ہی تمام ای شب ہجران ہوتا

پہیلی ہی سال کئی نذر تری دامن و جیب
اب ہی کیون مجہسی جنون دست و گریبان ہوتا

تو نی عریان ہی کہا مجکو فلک خوب کیا
مین بہی پہیلا تا تری آگی جو دامان ہوتا

آپ اگر اپنا گلا کاٹکی مرجاتے رند
سر پہ کیون خنجر جلاد کا احسان ہوتا

۱۸

اک پری کا پہر مجہی شیدا کیا
عشق نی پہر مفسدہ برپا کیا

آج پہر اوس شوخ نی فقرا کیا
وعدۂ امروز بہی فردا کیا

خون ناحق اک مسلمان کا کیا
کیا غضب اوس شوخ بی پروا کیا

دلکو مائل شعلہ رویون کا کیا
دین زردشتی کو پہر احیا کیا

ابر اکثر اس برس برسا کیا
کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا

اس مصیبت سی شب فرقت کٹی | پاؤن پیٹی آہ کے نالا کیا
عشق افشان جبین یار مین | خاک چھلنی کیطرح چھانا کیا

تہا مناسب ترک عشق یار رند
آپ نے انسب کیا اولی کیا

آزردہ کیون ہوئی جو مین آیا تو کیا ہوا | کچھ درد دل جو تمکو سنایا تو کیا ہوا
چھوڑینگی ہم نہ دامن دولت کو مثل اشک | تمنی نظر سی ہمکو گرایا تو کیا ہوا
احوال پرسی آنکی کسی رند کی | منہی یہ حال اپنا بنایا تو کیا ہوا
ہمکو بہی جنون سی جو تہا سلسلہ | منت کا اوسنی طوق پہنایا تو کیا ہوا
اللہ دل کی داغ کو روشن رکہی صبا | تونی چراغ گور بجہایا تو کیا ہوا
یکسان ہی دمکی آمد و شد ہجر یار مین | آیا تو کیا ہوا جو نہ آیا تو کیا ہوا

ای رند سنگدل ہی نہین رحم یار کو
لو آج تمنی زہر بہی کہایا تو کیا ہوا

اک جہان دیوانہ اوس زلف دوتا کا ہوگیا | ابتدا ہی مین یہ سودا انتہا کا ہوگیا
اپنکو ہو یا گرچہ یا خدا کا ہوگیا | راز جسپر منکشف فقر و فنا کا ہوگیا
خال رخ کی عشق مین تی ہین عاشق سیکڑون | سنکہیا کا عالم اس حب شفا کا ہوگیا
ہمکو بہی آخر حضور قلب ہو ویگا کبہی | عرض کر لین گی جو موقع التجا کا ہوگیا
حائل نظارۂ دیدار کیا ہوگی نقاب | دور پردہ جسکی کہرتی شرم و حیا کا ہوگیا
تہی ہین بیمار لعنت متصل اب یا مسیح | بند دروازہ مگر دار الشفا کا ہوگیا
اوس نگاہ تیر سی دل ہوگیا جسدم دوچار | منی جانا سامنا تیر قضا کا ہوگیا

19

یعقوب وار سوتا ہون اوس تنکی ہجر مین　　یوسف مرا خدا ہی تعالی نکل گیا

فرقت مین اوسکی شدت گریہ کہان تلک　　برسا برس کی ابر کا جہالا نکل گیا

رو کا گئی ملائکہ ہفت آسمان کی　　ساتون فلک کو توڑ کی نالا نکل گیا

سوتی نہ ساکنان محلہ سحر تلک　　بیساختہ جو ر اتکو نالا نکل گیا

کیونکر نہ روئی دل گم گشتہ کی لئی　　ناز و نعم سی تہا جسی پالا نکل گیا

پیر مغان فقیر کو سمجھی شراب خوار　　جس میکدی مین ایکی پیالا نکل گیا

جاتا نہ گھر سی آپکی ضد سی رقیب کے　　لیک ب... مین خاطر والا نکل گیا

جہٹکا جو اوسنی زلف کو جہنجلا کی یار نی　　ہیبلی سی مچہلی کان سی بالا نکل گیا

کس شکل کلکی دیکہی قبا اوسنی تنگ و چست　　باہر جو اپنی جامی سی لالا نکل گیا

دانہ تہا کیا حرام کا رزق حلال مین　　منہ سی جو ای کریم نوالا نکل گیا

بوٹا کہو نہ قامت دلبر کو شاعرو　　اب سرو سی ہی وہ قد بالا نکل گیا

روندا کیا مین خار بیابانکو ای جنون　　ہر اک بچا کی پاونکا چہالا نکل گیا

کمل مین اپنی گرم رہا مین فقیر مست　　کیا کیا نہ دور دار دوشالا نکل گیا

پہر چل دلا نہ کوچہ گیسو کا قصد کر　　ہی آج راہ کاٹ کی کالا نکل گیا

او کتا گیا تبنگ ہوا کیا کرین غریب　　آخر تمہارا اچا ہنی والا نکل گیا

جہان ہی فقیر ہی اسن لین کی اب رند　　مرشد کا اپنی کر کی پیالا نکل گیا

نالہ سویون سے کب فراغ رہا　　اک نہ اک گل کا داغ رہا

ناز بیجا اوٹہائی کس کے　　اب نہ وہ دل نہ وہ دماغ رہا

۲۰

[illegible]

دی کی دم آج باتون باتون مین
ابھی گھر تک اوسے لگا لایا

کب ملی مجھی آپ مین جو رُ کا
تم جو روٹھی تو مین منا لایا

شکل بت پھر رہی تھی آنکھون مین
تبکدے مین مجھی خدا لایا

حیف بازارِ دہر مین ای رند
کیا مین لینی گیا تھا کیا لایا

خنجرِ قاتل پہ رکھدی گلا
جی چلا بیٹھو نکا ہون مین منچلا

ایک دو ساغر کر نکلی نشہ کیا
خم کی خم پیتا رہا ہون ساقیا

خیر مقدم حضرتِ عشق آئے
پیشوا ہادی ہمارے مقتدا

المدد ای رہبرِ واماندگان
منزلون آگی گیا ہی قافلا

کشتگانِ عشق سب گردادی
ای جزاک اللہ قاتل مرحبا

آن پہونچا وعدۂ دیدارِ یار
مژدہ باد ای عاشقانِ باوفا

کشتۂ فرقت کیا تقدیر نے
یون قضا آئی رضینا بالقضا

صورت آباد جہان کی دید کو
آن نکلی شوق تھا دیدار کا

بارِ الفت بھی اُٹھا کر دیکھ لون
رہ نجاوی دل مین دل کا حوصلا

عشق بازی مین کیا نقصانِ دل
مفت کھو بیٹھی یہ لعلِ بیبہا

مار ڈالا لی ثباتی نی ترے
ہستیِ فانی نے بڑا دہوکا دیا

چشمِ بد دور آج دیکھا آنکہ سے
شہرہ سنتی تھی جمالِ یار کا

[illegible] کا کل ہار ہوا اوس ترک کو
ملک دل پر پھر ہوئی نازل بلا

کھولدی زنجیر مجھ دیوانی کے
ای پری تجبیر بھی شاید جنون ہا

۲۱

[illegible]

کور ہو جاؤن جو دیکھا ہو نگاہ بد سے
میں آنکھوں مین تری کب ستمگر نہ پھرا

مرغ دل طعمۂ چشم سیہ یار ہوا
بجلی شاہین سی آخر یہ کبوتر نہ پھرا

ہون وہ محروم محبت کہ طفولیت مین
دست شفقت بہی پدر کا مری سر پر نہ پھرا

حیف صد حیف چلی حسرت پیغام لیئی
پتلیان پہر گئین پر قاصد دلبر نہ پھرا

جذب الفت اوسی گہر تک نہی جانی دیگا
راہ سی یار پہری گا جو مقدر نہ پھرا

جا بجا آ فلک نی تو بہت سا لیکن
صورت مہرۂ شطرنج مین گہر گہر نہ پھرا

بیشتر آمد و رفت اوسکی ہا کرتی تہی
ابکی ایسا گیا پہر اکی دلبر نہ پھرا

خط گرایا مرا یار اودہر کی ہو لا
نامہ بر سبکی پہری قاصد دلبر نہ پھرا

ایک نی منہ نہ لگایا مجہی شیشی کیطرح
کون سی بزم مین مین صورت ساغر نہ پھرا

کب نہ منظور رہوی یار کو پامالی گل
کون سی دن یہ روش باغ پہ جا کر نہ پھرا

ظلم پر ستم یار دغا پیشہ سے
مینی جانا تہا کہ پہر جائیگا دل پر نہ پھرا

رکہ نہ منظور نظر میری پریشان حالی
مثل سوداز دگان زلف معنبر نہ پھرا

ایڑیان گر رگڑینگی ہم جان بہ بن جاویگی
دم نکلجائیگا گہر اکی جو دلبر نہ پھرا

صورت قطب عطا کر مجہی ثابت قدمی
مثل سیار توای گردش اختر نہ پھرا

ساقی جنت و دوزخ ہین کہین پہیچ ہی جاک
مجکو عریان میان صف محشر نہ پھرا

پاؤنکی ہاتہ سی گردش ہی ہی مجکو مدام
چاک کیطرح سی کس در در ماسر نہ پھرا

منتظر کبسی ہین بیٹہا تہا جواب خط کا
اوڑ گئی ہوش مری جبکہ کبوتر نہ پھرا

الفلک نعمت دنیا مجہی درکار نہیں
مثل دریوزہ گران مجکو تو در در نہ پھرا

ایڑیان شوق شہادت مین بہتیر رگڑ
آرزو رہ گئی حلقوم پہ خنجر نہ پھرا

۲۲

ربط اونہین سوذ سی تہی پہین سواری ہی گہوڑا تہا
تازیانیکی عوض کہتی تہی کوڑا سانپکا

دشمن جانکو بہی اپنی ہی نہ ایذا رندلی
دانت ہی توڑا نہ چہالا آنی ہوڑا سانپکا

مشہور ہر ایک خاص ستی تا عام ہوچکا
تقدیر مین جو لکہا تہا وہ نام ہوچکا

توبہ کا پاس ندمی آشام ہوچکا
بس ہوچکا تقدس و اسلام ہوچکا

شمع حرم تہا کاہ کہی دیر کا چراغ
مین زیب کفر و رونق اسلام ہوچکا

اب عشق و عاشقی کا زمانا نہین رہا
جاتا رہا وہ وقت وہ ہنگام ہوچکا

جو دم ہی مغتنم ہی مرا اعتبار کیا
مین صبح ہوچکا کہ سر شام ہوچکا

صیاد تونی لی نہ خبر اپنی صید کی
آخر پہڑک پہڑک کی تہ دام ہوچکا

قاصد کو باندہی باندہی کمر دن گذر گیا
نامہ ہوا تمام نہ پیغام ہوچکا

کوٹہی پہ چلئی لطف شب ماہ دیکہئی
شب چاندنی کا فرش لب بام ہوچکا

اب پہر رہی ہی کسلیی یہ آسیای چرخ
مین سرمہ سا تو گردش ایام ہوچکا

آیا نہ تو تو وعدی پر اور انتظار مین
دن آج کا بہی عہد شکن شام ہوچکا

دیندار برہمن کہی کافر بتائی شیخ
دونو طرف سی مورد الزام ہوچکا

کیا رہ گیا ہی اہل بصیرت سی تو نہان
پردہ اوٹہا دی حسن ترا عام ہوچکا

دل بجہ گیا ہمارا شروع شباب مین
یان روغن چراغ سر شام ہوچکا

رکہدی اوٹہا کی ساغر و مینا کو طاق پر
دورا تمام ساقی گلفام ہوچکا

اکثر مشاعری یہ ہو لہذا غم کا شک
کیا کیا مری کلام یہ کہرام ہوچکا

قرآن اوٹہاتی ہین طمع زر کی واسطی
دیندار اگر ہی ہین تو اسلام ہوچکا

۲۳

کیا بجز رنج و غم ہجر تری ہاتہ آیا — عشق بازی کا مزا او دل شیدا دیکہا

طور پر وادی ایمن مین جو دیکہا تو کہی — مینی ہر ذرہ مین موسی ہی کا جلوا دیکہا

ہو گیا ابر سیہ مین مجہی بجلی کا یقین — اوسکی بالون مین جو موباف زری کا دیکہا

قصۂ آدم و ابلیس جو قرآن مین پڑہا — ہمنی سجدہ کیا جو خاک کا پتلا دیکہا

پہر گیا سارا جہان جب سی تو آزردہ ہوا — تیرا غصہ بہی صنم قہر خدا کا دیکہا

ہی سیہ خانہ مرا فیض قدم سی روشن — نقش پا مین تری نور ید بیضا دیکہا

آگئی یاد تری پہول سی رخساروں کی — باغ مین جا کی جو کوئی گل رعنا دیکہا

داغ الفت سی ہا سینہ ہمیشہ خالی — اس چمن مین نکبہی پہولتی لالا دیکہا

ایک سا حال ہا تا نفس بازپسین — ساتہ جاتی ہوئی سرکی تری سودا دیکہا

خط ہی لکہتی ہیں بت سفاک کو جی ڈرتا ہی — پہر نہ قاصد کی اوٹہینگی جو لفافا دیکہا

آگئین یاد غزلخوانیان اپنی ای رند
کسی بلبل کو اگر زمزمہ پیرا دیکہا

طور اغماض کا انداز ادا کا دیکہا — کیا کہوں تم سی کہ ان آنکہوں نی کیا کیا دیکہا

یون تو جاتا کئی ہر سال مہینوں لیکن — اپکی نوخیز یہین اک چاند سا مکہڑا دیکہا

عمر بہر کی جو تمنا تہی سو وہ بر آئی — مرتی دم شکر ہی دیدار تمہارا دیکہا

کبہی بالون کو سوارا کبہی پوچہا سرمہ — آئنہ لیکی سحر اسنی جو چہرا دیکہا

ہون وہ کافر کہ مسلمانوں نی مجکو اکثر — پہونکتی کعبہ مین ناقوس کلیسا دیکہا

ق

جان بلب ہو گیا دو روز کی غفلت سی تری — اپنی بیمار کا احوال مسیحا دیکہا

کل تو سب گرد چلی تہی گور و کفن کی تدبیر — جان جان آج تو تونی ای اچہا دیکہا

مثال طور ہی سینے مین دل ہی خاک سیاہ	جلی ہوئی کو وہ شعلہ جلا گیا پھر کیا
کری نہ دیر کو مسمار جو کہ تیکی سے لئے	وہ اینٹ کی لیے مسجد کو ڈہا گیا پھر کیا
ہنسی آپ مین ساقی جو ایک ساغر مین	بہلا وہ میری طرح خم خریا گیا پھر کیا
ضرور حشر کی دن عاصیونکی ہوگی تلاش	تہون کی ہم تو جہنم جلا گیا پھر کیا
خیال ہی اد سفر کہ عدم کو جاتا ہی	جو لی نجا گیا یان سی تو یا گیا پھر کیا
عبث ہی دام لیے فکر مین مری صیاد	یہ مشت پر کی سوا ہاتہ آ گیا پھر کیا
یہ دل لگی نہین اچھی جا کی کہتی ہے تہ آ	ہنسی ہنسی مین تو مجکو رولا گیا پھر کیا
مری نصیب مین رونا ہی صورت شبنم	برنگ گل جو فلک تو ہنسا گیا پھر کیا
خیال بوسہ لب پہر ہوا ہی اور سنو	مین دیکھتا ہون یہ دل منہہ کی کہا گیا پھر کیا
نظر پڑی ہی طبیعت دل کی آج طور بری	الٰہی خیر جگر منہ کو آ گیا پھر کیا
ذرا سی بات مین بیدری یہ حال ہو چکا	وہ کہیلیون مین کسی کو اوڑا گیا پھر کیا

وہ بیوفا ہی یہ چہوڑیگا غیر کا ملنا
جو رند کوفت مین تو مر ہی جا گیا پھر کیا

راتونکو بہی وہ آکی کبھی بار رہگیا	ارمان اب بہی کوئی دل زار رہگیا
تو شکوا آتی جو ای یار رہگیا	کیا کیا تڑپ تڑپ کی دل زار رہگیا
چند ہی رہین جو ہجر کا آزار رہگیا	سن لین کی آپ مر کی یہ بیمار رہگیا
یوسف رہا نکوئی خریدار رہگیا	افسانہ پھر گرمی بازار رہگیا
کرتا ہون اس طرح سی بسر کوی یار مین	در سی اوٹہا دیا لیس دیوار رہگیا
جاگی نہ ایک رات بہی ہمراہ یار کی	خوابیدہ بخت دیدہ بیدار رہگیا

۲۵

تیری گلی بہشت ہی طوبی ہی راک درخت	کیا فرق تجہ مین حور مین ای یار رہ گیا
کیا آمد خزان ہی صبا کیا ہوا چلی	کیون تیغ روندی بلبل گلزار رہ گیا
چمکا جو اوسکا صاعقۂ حسن بام پر	ہو کو ہیک مین بہشت بد بوار رہ گیا
شیشی کی شکل توڑین کی توبہ شراب خوار	چہندی جو اور ابر گہر بار رہ گیا

کہتی ہین جان رند نی دی کوئی یار مین
دار الشفا مین مرکی یہ بیمار رہ گیا

ہردم کا خیال رخ زیبا نہین جاتا	کیون رند تری سر سی سودا نہین جاتا
افسوس ہی تو رشک مسیحا نہین جاتا	حال اب تری بیمار کا دیکھا نہین جاتا
باقی ہی پس از مرگ ہی عشق خط و گیسو	سر کٹ گیا پر سر سی یہ سودا نہین جاتا
اللہ ری غلو کفر مین مجہ رند کا اے شیخ	کعبی کی طرف ہو کی کلیسا نہین جاتا
ویران ہی بیابان جنون جبسی گیا قیس	مجنون کوئی اب جانب صحرا نہین جاتا
عشق کرتی ہو چمکا نی یہ جوبن کی مرجان	شوق آپ سی ہو باف زیکا نہین جاتا
اوس زلف کی تسخیر مین عاجز ہین سپیری	کالا کسی منتر سی یہ کیلا نہین جاتا
جس بات کی چاہو قسم اک مرتبہ لی لو	ہر بار تو قرآن اوٹہایا نہین جاتا
صحبت ہوی اونکو جو اوتی نہین صدقی	چورا ہی یہ اب باش کا بیتلا نہین جاتا
کیا ہو نچی خبر حال پریشان کی ہماری	اوس تک کوی اخبار کا پرچا نہین جاتا
ہی تذکرہ اب تک مری شوریدہ سری کا	یہ ذکر یہ مذکور یہ چرچا نہین جاتا
ہی تنگ وہ روپ گر باقی ہی اے عاصی	سب اٹر گیا پر غمزہ بیجا نہین جاتا
ہر گام پہ ڈگتا ہی قدم راہ وفا مین	کہاتی ہی جہپٹ ایسی کہ سنبہلا نہین جاتا

ساقیا پلوا تنک ظرفونکو جلتو پہر شراب
مین ہون دریا نوش کیا دیتا ہی اک ساغر شراب

فصل گل ہی کہچ رہی ہی آج گل گل کہر شراب
بادہ کش بدمستیان کرتی ہین پی پی کر شراب

ہی دعا مستون کی یارب مثل ماہ آفتاب
جام گردش مین ہی کہایا کرتی چکر شراب

بزم مین وہ ترک آیا میکشی کو ساقیا
خوبتر سی خوبتر بہتر سی ہو بہتر شراب

ہون وہ میکش محتسب مین ہون تو بہلی حکم دون
دودہ کی بدلی پلادی طفل کو مادر شراب

پہر بہار آئی الہی پہر شگفتہ ہوئین گل
تاک کی سائی مین اینڈین مست پہر پیکر شراب

گر صفائی قلب چاہی میکشی کر اختیار
واسطی آئینۂ دل کی ہی روشنگر شراب

الفتِ چشمانِ میگون بیخودی کیونکر نہ لائی
آدمی کو آپ سی کر دیتی ہی باہر شراب

شوق سی دی امادئی پیر مغان کرتی قبول
خوبصورت سی اگر ہوتی کوئی دختر شراب

بوسۂ لبہای میگون ہو اگر مجکو نصیب
گور پر ساقی کی بہجوا دون کہڑی بہر شراب

گریہ مین چندی ہی افراطِ می کی ساقیا
چاہتی ہتی بہری میخانی کی باہر شراب

میکشی سی گرچہ زاہد کو بہی انکار ہی
دیکہتا ہی سیر رندون کو پلوا کر شراب

غم غلط ہوتا ہی غمگین کا سرور بادہ سی
خون دل پینا پڑی مجکو نہوئی گر شراب

دورِ دورِ جام و مینا دورِ گردون تک رہی
بادہ کش دیوین دعا ساقی کو پی پیکر شراب

کہل ہی جاتی ہی بناوٹ آدمی کی نشہ مین
صاف دکہلا دیتی ہی انسان کا جوہر شراب

دیکہتا کیفیت وہ ہی نہین اپنی مین
جام مین جمشید کی پیتا جو اسکندر شراب

بیچتا ہی تول کر پیر مغان سونی کی تول
ہو گئی ہی دور مین اپنی تو آب زر شراب

مغتنم ہی وقتِ فرصت ایکدو را اور ہو
ہی ابہی شیشی مین ای ساقی اٹہی ساغر شراب

حشر کی دن دیکہنا بدمستیان مجبر رند کی
گو رہی کہتا اوٹہا یا ساقی کوثر شراب

۲۷

روزِ فراق آٹھ پہر سے ہی بڑھ گیا
تو آج چال کون سی چلتا ہی آفتاب

سعد و رہی کری اگر اوس سی مقابلہ
آنکھین نہین ہین چہری پہ اندھا ہی آفتاب

اوسکی سی شوخیان کہان وہ گرمیان کہان
مانا یہ مینی نور کا پتلا ہی آفتاب

نکلی چمک کی لاکہ وہ ای غیرتِ مسیح
پیشِ ضیائی حسن تو میلا ہی آفتاب

اسکی سی دل مین بھڑکی ہی کیا آتشِ فراق
جلتا ہی میری طرح پھلتا ہی آفتاب

مینی کہا کہ رات کو آؤ تو یون کہا
دیکھا ہی تونی شبکو نکلتا ہی آفتاب

لٹکا یا جائیگا چہِ بابل مین ایک دن
زہرا جبین پہ مرمری مرتا ہی آفتاب

حاضر اگر ہی دن کو تو غائب ہی رات کو
غمزہ یہ کس حسین سی سیکھا ہی آفتاب

بارش نہین ہی غم مین کسی شکلو کی
رومال کھلی ابر کا روتا ہی آفتاب

پیرِ مغان ہی عاملِ کامل سی کم نہین
شیشی مین جن کی طرح اوتارا ہی آفتاب

پہرتا ہی صبح ہی ساتھ رخِ یار ہو جدھر
سورج مکھی کا پھول کہون یا ہی آفتاب

داغِ سفیدِ چرخ ہی میری نظر مین **رند**
شبنم کی گو نگاہ مین رعنا ہی آفتاب

آج انکار نفرمائیے آپ
شب کی شب گھر مری سجائی آپ

جائی گھر کو نہ گھبرائیے آپ
ہم نہ مرجائینگی بس جائی آپ

کھولئی شوق سی بند انگیا کے
لپٹ کر ساتھ نہ شرمائیے آپ

آتی ہی کہتے ہو مین جاؤنگا
مین سبب آنی کا نہین جانی آپ

ڈھونڈتی پہرتی اگر لیکی چراغ
ملتا عاشق جو کہین پائی آپ

ق
عمر بھر تو نہ قدم رنجہ کیا
آئی اب تو نہ ترسائیے آپ

جان مشتاق لبون پر آ ٹھہری
بلاؤ جیسی ہی وہ سن جائی آپ

دل سمجھتا نہین مجھ سی ناصح
آپ ہی سمجھی تو سمجھائی آپ

سایہ سان شوق مین افتان خیزان
ساتھ رہتا ہون جدھر جائی آپ

مین کہاؤن جو جنون کی وحشت
شان پر جمی کی دکھلانی آپ

گھڑی گھڑی مین گریبان سے کے گردن
پرزی پرزی مرے اڑوائی آپ

شمع و گل ہو رہی اگر بعد فنا
شاد ہو روح جو آئی آپ

جان صدقی کرون کیا مال ہی مال
سر کو جو فرمائی آپ

کاٹ دون سر سے نہ منہ رکھا تو بوسے کیا خوب
پہلی منہ اپنا تو بنوائے آپ

غیر سے کہنے لگین بندہ جاؤ
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

محتاجِ عرض حال نہین یار کی جناب	پہچان لیگا عالم ما فی الصدور آپ
لڑواہی ہین شیخ و برہمن کو بیجہت	در پردہ کر رہی ہین یہ ساری فتور آپ
آتش فشان ہی سنگِ تجلی قدیم سے	معلوم ہی جلا چکی ہین کوہ طور آپ
تکلیف اب کیجیگی کا مہربان من	تہم جائیگا تڑپکی دل ناصبور آپ
کھینچیگا شوق کو جو دلدار کیطرف	لیجائیگا بہشت مین سودائی حور آپ
گلشن مین گل سی گرم ہی شوخ چشمیان	نرگس کو جہلکی آنکھ دکہا تین ضرور آپ
گذرا کرم سی ہور دبیدا ہی اہی	ثابت کرینگا یار پر اپنا قصور آپ
انسان جوہر وہین یہ ثابت ہوا مجھی	رہتی نہ کیون بہشت مین ہوتی جو حور آپ
معشوق کی کمی نہین عاشق مزاج کو	بس بس نہ بادتی نہ کرین اب حضور آپ
رخشان نہین ہی جو دی منور ہی مثل مله	انصاف تو یہی کہ سراپا ہین نور آپ
واقف نہین خوشی سی تجربخ بحر مین	ساتہ اپنی لی کئی مری دلکا سرور آپ
عاشق ہون مین تو جذبۂ دل کھینچ لائیگا	دیکہون تو کب تلک رہینگی دور دور آپ

نازان ہون سنکر وسکی کریمی کی شان پر
ہوتی ہین شوق عفو مین مجھ سی قصور آپ

نرہا جیسا تہا اگی گل رخسار کا روپ	چل دلا دیکھین کسی اور طرحدار کا روپ
کہون کہتا ہی کہ بگڑا مری دلدار کا روپ	اب تلک تو وہی جوبن ہی وہی یار کا روپ
ہونگی حیران صفا دیکھکی ہم ساتون کی	دیکھنی دینگی نہ کولی کمر یار کا روپ
عالم جنبش ابرو ہی دکہا دی اکدن	دیکھین چلنی مین بہی قاتل تری تلوار کا روپ
چاندنی رات مین وہ رشکِ قمر آتا ہی	آج کچھ اور ہی بام و در و دیوار کا روپ

۲۹

[illegible]

دل کا سینے مین وہ حال ہی اے فرقت یار	جو قفس مین ہو کسی مرغ گرفتار کا روپ

شوق دیدار مین ہی اپنا بعینہ اے رند
چشم تصویر کا اور دیدۂ بیدار کا روپ

کہتے ہین جسکو عرش برین ہی وہ بام دوست	اعلیٰ ترین مرتبہ دیکھا مقام دوست
کٹتی ہین سیکڑون کی گلی گام گام پر	چلتی ہی تیغ کی نہین کچھ کم خرام دوست
جاتا ہی جیسی خون شہیدان عشق کو	کاٹھی سی نکلی پڑتی ہی باہر حسام دوست
صحبت مین جنکو شک ہی وہ ہٹین غلط سنو	ہم وحی جانتی ہین سراسر کلام دوست
انروزون بانکپن ہی زیادہ مزاج مین	عرش برین مین جھولتی ہی اب لجام دوست
ہی جیسین کوہ طور پہ اک روز جا سکے	مثل کلیم ہو جسے وان ہمکلام دوست
سکہ بٹھایا اپنی محبت کا یار نے	کندہ ہی مثل نقش نگین دل پہ نام دوست
عاشق جلو مین دوڑتی ہی دوڑتی مری	ہرگز قدم لگا نہ کہین خوش خرام دوست
وہ بی نشان ہی ہی اوسکا نشان ہی	کہتی ہین اسم پاک جسی ہی وہ نام دوست
پیغامبر کو دخل نہین اس مقام مین	بیواسطہ پہونچتا ہی مجکو پیام دوست
آتا ہی یار فاتحہ پڑہنیکو بیشتر	لوح لحد ہی تختۂ مشق خرام دوست
ماری خوشی کی منہ سی نکلتی نہین ہی بات	شاید زبانی لایا ہی قاصد پیام دوست
وان تک گذار ہی کس کا کس مجال ہی	پر جلتی ہین ملک کی جہان ہی مقام دوست
رہتا ہی وہ خرابی مین پنہان مثال گنج	جو دل شکستہ ہی وہی دل ہی مقام دوست
بیٹھا کرے وہ شوخ جو کوٹھی پر آنکر	میلا سا روز رہنے لگی زیر بام دوست
اے رند مشک وعود کی کیا اوسکو احتیاج	رکھتی ہی بوی زلف معطر مشام دوست

۳۰

نالہ ہونی لگا افلاک کی پار آجکی رات
...ط مجہی نہوا آخر کار آجکی رات

شب فرقت کی مصیبت کو گوارا کرلی
کاٹ دی نالی ہی کرکی دل زار آجکی رات

حول آتا ہی سیاہی سی شب فرقت کی
گور تاریک سی ہی تیرہ و تار آجکی رات

تا دم صبح تری یاد مین ای رشک مسیح
شل بیمار کراہا دل زار آجکی رات

کل جگا لیجو شب وصل مین اوس ماہ کی ساتھ
سونی دی او دل بی صبر و قرار آجکی رات

شب آیندہ پہ موقوف رہا وعدہ وصل
دیکھی کٹتی ہی کیونکر دل زار آجکی رات

بھگیا دل تو ہوا ہو کی شب ہجر مین کل
تو بھی جا جک کہین ای جان ہزار آجکی رات

شب تاریک جدائی ہی فقط اور ہم ہین
کوی مونس ہی نہ غمخوار نہ یار آجکی رات

خواب غفلت مین ہی ای یار رہا تیرا خیال
نیند مین تجکو پکارا کئی بار آجکی رات

مغتنم جان اگر خیر سی گذری شب ہجر
تجہ پہ بھاری ہی بہت ای دل زار آجکی رات

یار دامن کو چھڑا ہاتہ سی گھر اپنی گیا
مین ہی کہو نکا گریبان مین تار آجکی رات

روز دم ناک مین کرتی ہی بلائی شب ہجر
کہینچنا ہی مجہی گرد اپنی حصار آجکی رات

ای جنون مشغلہ عالم تنہائی سے ہے
گن ہماری تو گریبان کی تار آجکی رات

جو یہی تار ہی ونی کا تو ای چشم سنا
ہاتہ سی جا بگا سر رشتہ کار آجکی رات

دل جگر آتش فرقت سے نے جلائی ای رند
ساتہ ہر نالے کی اوڑتی ہین شرار آجکی رات

کیا کہی کاٹی ہجر مین کیونکر تمام رات
گذری جو کچہ گذر گئی مجہپر تمام رات

نیند آئی تم بغیر نہ دم بہر تمام رات
تاری گنا کیا ہون مین اکثر تمام رات

اندھیر تہا نظر مین جہان تار تیرہ تہا
کسیجار ہا تو ماہ منور تمام رات

٣١

کشتنی سیکڑون نہ ذرا انکی سزاوار بہت — عشق بازی جو خطا ہی تو گنہگار بہت

دیکھکر تابش خورشید قیامت ای ماہ — یاد آئیگا ترا سایۂ دیوار بہت

کردیا اپنی تن زار کو موسی باریک — نکرو کہتی تہی فکر کمر یار بہت

آج بیکار ہی آنا ترا ای عزرائیل — جان لینی کو ہی فرقت کی شب تار بہت

نہ لگی صبح تلک اوسکی زبان تالو سے — کل سے ہی آج کراہا دل بیمار بہت

نہیں ہوتا رخ رنگین کا نظارہ نہسہی — دل لگی کی لئی کل سیکڑون گلزار بہت

جہانکتا کیا کسی عاشق کا ہوا مد نظر — تاکتی پہرتی ہو کچہ روزن دیوار بہت

نظر آئی مرض عشق کی آثار برے — طول کہینچیگا مسیحا مرا آزار بہت

کفنی تو نہ پہنوا ای کہین شنگرفی — خوش تو آئی تری رنگینی گفتار بہت

ناتوانی نی بنایا ہی تن زار نحیف — میری تب مرنیکو ہی سایۂ دیوار بہت

مژدہ وصل کسی ذرتو کہلا بہیجو — پی چکا خون جگر ہجر مین ای یار بہت

محفل غیر ہی پہلو سی سرک کر بیٹہو — غلبۂ شوق کا ہوتا ہی مجہی یار بہت

پرورش مد نظر اوسکی ہی کس کسکی — ہم سی پہرتی ہین مصیبت کی گرفتار بہت

ہون ہین بلذار رہا ہین وہ متاع کاسد — مسترد کرکی لی لیکی خریدار بہت

مختصر یہ ہی ولا در گذر اب جانی دی — طول ہو جائیگا کیون کرتا ہی تکرار بہت

سر بازار کوئی آئی تو وہ یوسف وش — باندہی پہرتی ہین زر نقد خریدار بہت

ق

سیکڑون یار ملین کی جو وفادار ہین ہم — مال اچہا ہی بھلا تو خریدار بہت

عشق کچہ آپ پہ موقوف نہیں خوش ہی رسی — ایک سی ایک زمانی مین طرحدار بہت

طرف غیر سی پہیرو رخ ابرو کو ادہر — ایک جانب کو کسا تی نہیں تلوار بہت

۳۲

[illegible]

جاتا ہی ہر قدم دمِ قیسِ حزین اولٹ	پردہ شتاب لیلیٔ محمل نشین اولٹ
یون یک بیک نقاب کو رخ سی نہین اولٹ	دہشت یہ ہی کہ جای مرا دم کہین اولٹ
در پر سی آگی میرا مسیحا جو پہر گیا	آنکہین گہتین دمِ نفسِ واپسین اولٹ
ماہِ چہاردہ شبِ یلدا مین ہو عیان	بالونکو اپنی چہری سی ای مہ جبین اولٹ
اقرارِ وصل کرکی اب انکار ہی عبث	منکر نہ ہو زبان نہ ای نازنین اولٹ
مارِ سیاہ زلف سی ای دل پناہ مانگ	یہ سانپ تجکو ڈس کی نہ جای کہین اولٹ
مانندِ لالہ داغ نہ لگ جای ای نسیم	پانون کی طرح برگِ گلِ یاسمین اولٹ
تیغِ نگاہِ ناز جو ایما شفو سی چلی	تم دیکہنا صفین کی صفین اوسنی دین اولٹ
بدمستیون سی انکو اوس بادہ نوش کی	شیشی کہین لنڈہی گی ساغر کہین اولٹ
ہو کر دو چار چشمِ فسون ساز سی تری	گر سحر سامری ہو تو جادو ہی مین اولٹ
نکلی جو جان حسرتِ دیدارِ یار مین	آنکہون کی پتلیان دمِ آخر گئین اولٹ
برگشتہ یار ہو گیا مجہ راست باز سی	قسمت کسیکی جاتی یون ہمنشین اولٹ
بسمل تڑپکی خونکی چہینٹین اوڑا چکی	دامن سمیٹ اپنا کہ اب آستین اولٹ
وہ خواب ناز مین ہی چل آہستہ ای نسیم	آنچل نہ ردی یار سی جاوی کہین اولٹ

معدوم ہو وی نام و نشان شاعریکا شعد
طبقہ زمینِ شعر کا جاوی کہین اولٹ

جستجوی شاہدِ مقصود ہی ای دل عبث	توڑ کر جان کو نکر تو سعی لا حاصل عبث
تیغِ ابرو کی اشاری مین ہی کام اپنا تمام	تیز کرتا ہی چہری میری لئی قاتل عبث
دست رس جیب دامنِ قاتل تلک ممکن نہین	ہاتہ پاؤن مارتا ہی خون مین ای بسمل عبث

۳۳

پہولا ہوا ہی مجکو وہ رشکِ چمن عبث
تکلیفِ باغ دیتی ہی ای گلبدن عبث
[illegible]

تشبیہ اوسکی قد سی نہینی تہی شاعرو
پہہلی گئی او کہانکی سرو چمن عبث

دعوہ ہو جسکو آپ سی بال اوس ہی بہی
ہی مجہ نحیف وزار سی یہ بانکپن عبث

ہون بدنصیب کی ہی مٹی نہ پاؤنگا
میرا امیدوار ہی تو گورکن عبث

شیرین کی دل پہ نقش محبت نہو سکا
ساری مشقتین تہین تری کوہکن عبث

تاثیر دار ایک سی نالہ سنا نہین
کرتی ہین یا وہ گوئیان مرغ چمن عبث

سیدہی ہی راست بازو نسی ناحق تری مژہ
بل کر رہی ہی لف شکن در شکن عبث

پاہین مقام دوست جو باہر ہون آپ سی
کعبی مین شیخ دیر مین برہمن عبث

دیوانہ یہ بہی کیا کسی غنچہ دہن کا ہی
گل چاک چاک کرتا نہین پیرہن عبث

خود کاٹ کر گلا ہمین ناہتا ا ی اجل
میلا کیا دہری اپنا کفن عبث

نقصان جان ہی رند جو دو غم بہم ہوی
کرتی ہو رنج ہجر مین فکر سخن عبث

ہر دلبر ہوا ہی آنکر ہمخانہ آج
غیرت برج قمر میرا اپنا کاشانہ آج

ہی منور شمع روی یار سی کاشانہ آج
پر جلین آتی اگر اس بزم مین پروانہ آج

سب سی پہلی وہ کر مینی گلا کٹوا دیا
کام آئی آخر اپنی ہمت مردانہ آج

شرح بڑہ جائی کہ گہٹ جائی مجہی مطلب نہین
مین دوی رکہتا ہون جنس حسن کا بیعانہ آج

تیری یہ انونکی دہکی ہیتی ردنق ای پیکر
شہر سی آباد آتا ہی نظر ویرانہ آج

یاس قاتل تا کجا ای کشتہ تیغ ادا
ڈالدی اوسکی کمر مین ہاتہ بیباکانہ آج

اب نہین روکیسی رکتا وہ کسکی ای پری
طوق و زنجیرین توڑ اتا ہی دیوانہ آج

ہاتہ اوی مال و زرسی یا کیہ یوسف نہین
قیمت کونین ہی اوس شوخ کا بیعانہ آج

کسکو معلوم ہی احوال کہ کل کیا ہوگا ۔ مجکو ناداں عبث فکر مہ و سال ہی آج
دہوم ہی جا بطرف یار کی آرایش کی ۔ شور پا زیب ہی آوازۂ خلخال ہی آج
ہجر دلدار میں بہی وصل کا حاصل ہی بعیف ۔ ہر گہڑی پیش نظر یار کی تمثال ہی آج
پہول ہی ہونٹوں میں لیکر جو پیا ہی حقہ ۔ غنچۂ گل سی معطر تری مہنال ہی آج
گنج بخشی تری عاشق کو ہوئی ہی منظور ۔ سلطنت پاس ہی قارونکی تہی کیا مال ہی آج
رمضان ہوچکا ایام تقدس گذری ۔ مژدہ ای بادہ کشاں غرۂ شوال ہی آج
خودبخود دل مرا افسردہ ہوا جاتا ہی ۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا مرا کیا حال ہی آج
رنگ زرد اور لب خشک جو دیکھیں ہیں یار ۔ خود ہی فرماتی ہیں ہنسکر ترا کیا حال ہی آج
پر وہی انکا قلق ہی وہی بیتابی ہی ۔ رات کا حال جو گذرا تہا وہی حال ہی آج
رشک عیسی مرا پوچہی تو یہ کہنا قاصد ۔ ہاتہ کی جان سی در اوسکا برا حال ہی آج
واہ رے طالع برگشتہ زہی خوبی بخت ۔ قرعۂ نیک ہی میری لئی بد فال ہی آج
وقت فرصت کو نہ افسوس غنیمت جانا ۔ کل جسی سہل سمجھتی تہی وہ اشکال ہی آج
وجد صوفیکو رہا یاد نہ قوال کو قول ۔ حال باقی ہی کسی بزم میں نہ قال ہی آج
مشک و عنبر کی ہنسی ہی تو آئیگی کل ۔ شام سی زیر زباں کر خط و خال ہی آج
آج تو میں ہی مشرف ہوں ہم آغوشی سی ۔ روز نو روز ہی ایماہ نیا سال ہی آج
گور تاریک ہی اور عالم تنہائی ہے ۔ ق ۔ دست و پا کانپتی ہیں پرسش اعمال ہی آج
آمد آمد ہی نکیرین کی ہوتا ہی عذاب ۔ روح تہراتی ہی دہشت سی عجب حال ہی آج
تیغ ٹیڑہی کیا ہوں لرزتی ہی زمیں کہتی ہی خلق ۔ زلزلہ آیا زمیں ملتی ہی بھونچال ہی آج
رند کہیلتا ہی یاں کہوٹی ہر بکارہ ۔ سکہو اہل ہنر کی لئی ٹکسال ہی آج

نہیں چھٹتا کبھی الفت کا باندھا	محبت کا بھی ہوتا ہے بڑا پیچ
ہوا بیفائدہ نقصان جان کا	دل نادان بڑا تو نے دیکھا پیچ
مجھے دم دیکے یا لا کر کے اقرار	نہ آیا پر نہ آیا کر گیا پیچ
پڑی پھر عشق کی پھانسی گلی مین	بچی تھی کس مصیبت سے اوٹھا پیچ

چھری کی طرح سے رکتی نہین رند
نگہ نے اوسکی سیکھا بانک کا پیچ

نازکا نہ اوٹھا منت دیندار نہ کھینچ	صدمۂ کشمکش سبحہ و زنار نہ کھینچ
سبزہ خط مین دکھا کر گل رخسار نہ کھینچ	بھول کے اسکی کانٹون مین مجھے یار نہ کھینچ
چین ابرو نہو ہر بات مین تیوری نہ چڑھا	راست بازون سے کجی چھوڑ دے تلوار نہ کھینچ
دم نکل جائیگا چھاتی تری ہٹ جاویگی	تالی دل توڑ کے یون مرغ گرفتار نہ کھینچ
شب گئی آئی نسیم سحری کی جھونکے	منت خواب ابای دیدۂ بیدار نہ کھینچ
مرض الموت محبت ہی ہوگا جان بر	رنج بیہودہ عبث اے مرے غمخوار نہ کھینچ
روز محشر کی طوالت کو نکر شرمندہ	اسقدر طول تو فرقت کی شب تار نہ کھینچ
خون ہوجاتی ہین عشاق کی دل بستی مین	نازسے پانوں حنائی دم رفتار نہ کھینچ
عشق مژگان مین ہوا ہے تو اگر دشت نورد	پانوں کیا دل مین چبھی خار تو زنہار نہ کھینچ
عشق بر روی بتان کا نہ ارادہ کرنا	نہ کبھی گی یہ کمان تجھسے دل زار نہ کھینچ
زندگی تلخ نکر اپنی پرستار و سنکے	دن بہت زیست کی او ہجر کی بیمار نہ کھینچ
ہونہ تو وہم وگمان شعرا سے غائب	فکر کو سوی عدم اوکر یار نہ کھینچ
کلمۂ حق ہی اگر قد کو تری سرو کہا	راست گو ہون مجھے سولی پہ جفا کار نہ کھینچ

رشک اتنا ہی نہو فاکہ کسی عاشق کی
عطر مٹی کا مری سامنے دلدار نہ کھینچ
باعث گرمی بازار ہین کر پاس انکا
بیچنے والون سے دور اپنی خریدار نہ کھینچ
سرد آہین متواتر دل بیمار نہ کھینچ
رشتۂ خام محبت ہی ہے بار نہ کھینچ
کام آخر ترے بیمار کا ہی نادم صبح

[illegible]

[illegible]

مغتنم جان شب وصل شرابین پی پی | پھر نہ ساقی ہی نہ ساغر ہی نہ مینا دم صبح

یار کی کان کا جھمکا مجھی یاد آیا رند
چرخ پر دیکھا اگر عقد ثریا دم صبح

زندگی کر دیکا ہجران اے دل ناکام تلخ
عشق کا آغاز شیرین ہی مگر انجام تلخ

میٹھی آنکھوں سی نہ دیکھا ایکدن دلدار نی
کردی شوریدہ بختی نی مری بادام تلخ

وصل مین جو سی جو تھی لبہای شیرین یار کے
کردی صفرای فرقت نی دہان و کام تلخ

ہجر مین اسکو سمجھا ہی تو یان شربت کا گھونٹ
کیا سمجھ کر زہر کھڑی ہوتا ہی او خود کام تلخ

خار خار میکشی نی کر رکھا ہی بیقرار
خواب و خور ہی تجہ بغیر ای ساقی گلفام تلخ

ذائقہ تبدیل ہو نعمت کا وہ بخت ہون
شہد ہو تو کردی منہ مین شامت ایام تلخ

کھاینگی سب شوق سی وہ گالیان ہو کر ترش
رشک شیرین کون سمجھی کا تری دشنام تلخ

منہ بنائی نامہ بر آیا ہی یارب خیر ہو
کچھ نکچھ بھیجا زبانی یار نی پیغام تلخ

زیست صحت سی ہوی کر مریض چشم یار
ہوئی افیون سی زیادہ شیرہ بادام تلخ

شب کو سو دین دنکو کھا دین کچھ جو دلکو ہو قرار
ہو گئی ہین ہجر مین خواب و خور و آرام تلخ

طاق پر رکھدی شیشہ اور لا ساقی شراب
ایک تو شیرین پلا دو بی چکا ہو جام تلخ

بھیجدی سب پر چھری کہدو کوئی جلدی سی
زیست ہی ہم کو گرفتار و نکو زیر دام تلخ

مار ڈالا تو نی شیرین کی گنہ فرہاد کو
بھیجا کیون اوس عاشق بیجان پر پیغام تلخ

دور ہی وہ شکرین لب کسطرح گذری یہ رند
ماہ تلخ و سال تلخ و صبح تلخ و شام تلخ

ساقی ہمین شیشی مین مے ہوش ربا بند | مینا مین کیا خضر نی یہ آب بقا بند

۳۷

[illegible]

٣٨

باتین سنی جاتی نہین ہین ناکس و کس کے
ہو جاتین آٹہی مری گوش شنوا بند

کر خاطر محزون کو ہماری ہی شگفتہ
اک عمر سی ہی غنچۂ دل باد صبا بند

پہیلاتی نہین دست سوال آگی کسیکی
مٹہی کو سدا رکہتی ہین تیری فقرا بند

خواہان ہی یہ عاجز تری ہمت کا مددگار
مطلب مرا کب تک رہی ای عقدہ کشا بند

دقت طلبی کرنی لگا ہی دم جولان
ہی توسن فکر اپنا کئی سال سی جا بند

بلبل ہوا خاموش مری زمزمی سنکر
طوطی کا مری ناطقی سی نطق ہوا بند

موقوف ہوئی نالۂ دل کو رہین ای رشند
منزل پہ پہونچکر ہوئی آواز درا بند

کہلی ہی کنج قفس مین مری زبان صیاد
مین ماجرای چمن کیا کرون بیان صیاد

دکہاتی کانہ اگر سیر بوستان صیاد
پہڑک پہڑک کی قفس ہی مین دونکلجاتی جان صیاد

جہان کیا مین کیا دام لیکی ان صیاد
پہر اتلاش مین میری کہان کہان صیاد

دکہایا کنج قفس مجکو آب و دانی نی
وگرنہ دام کہان مین کہان کہان صیاد

اوجاڑا سوم گل ہی مین آشیان میرا
اٹہی ٹوٹ پڑی تجہ پر آسمان صیاد

مین کہیچون دام مین بلبل تو آشیانہ جلا
بہم یہ مشورہ کرتی ہین باغبان صیاد

عجب قصہ ہی دلچسپ اک حکایت ہی
سناؤ نکا گل و بلبل کی داستان صیاد

نہ گل کہلین کی نہ چہکار یکا کوئی بلبل
بہار باغ کو ہونی تو دی خزان صیاد

ہمای ہندہ کہسٹی کا دام مین شاید
بجای دانہ بچہاتا ہی استخوان صیاد

خبر نہین کسی کہتی ہین گل چمن کیسا
قفس کو جانتی ہین ہم تو آشیان صیاد

اداس دیکہکی مجکو چمن دکہاتا ہے
کئی برس مین ہوا ہی مزاجدان صیاد

وہ عندلیب ہون جلکر کرون جو نالہ گرم
قفس کی جا کون سی اوٹھنی لگی دہوان صیاد

مرے بیان کو سن سنکی کانپ اوٹھا
غضب یہ ہی کہ سمجھتا نہین زبان صیاد

الٰہی دیکھئی کیونکر نباہ ہوتا ہی
زبان دراز ہون مین اور بدزبان صیاد

سوای شکر شکایت اگر کبھی کی ہو
الٰہی قطع ہو منقار سی زبان صیاد

فریب دانہ نکہتا نہین تمہارا ای رشد
نکر تا دام اگر خاک مین نہان صیاد

سکت کہان جو کری تیرا ناتوان فریاد
اوسی تو آہ کا یارا نہین کہان فریاد

یہ ہی یقین کہ جائیگی رائگان فریاد
مگر کرین کی کبھی بہر امتحان فریاد

گئین جو حسرت دیداریکی دنیا سی
کرینگی حشر کو آنکھونکی پتلیان فریاد

فراق یار مین جو ہو سکا وہ کر دیکھا
نہ آہ و نالہ کرون مین نہ اب فغان فریاد

دتی ہی پنہ خورشید و ماہ کانون مین
ستم زدون کی سنی خاک آسمان فریاد

ملی کا سینی مین دل آتی کا جگر منہ کو
کبھی سنو کی جو عاشق کی میری جان فریاد

چھٹی کا بعد فنا بھی نہ شغل نالہ کشی
کرینگی شکل مزامیر استخوان فریاد

تمہارے ہم اسطی نالان مین سیاری عمر دبر ر
جو پیر کرتی ہین آہین تو نوجوان فریاد

تری فراق مین اوبت کرا ہنی کی سوا
قسم خدا کی جو آئی ہو تا زبان فریاد

حصول کچہ نہین بلبل دوہائی دینی سی
سنی کا نالون کو گلچین نہ باغبان فریاد

اثر ہو باد بہاری کا آہ مین میری
وہ گل کری لب نازک سی غنچہ سان فریاد

کیا نہانی جو دریا پہ وہ بت ترسا
کرینگی صورت ناقوس مچھلیان فریاد

ق

لگائی عرضی عدالت مین مجہ پہ خوب کیا
ابھی تو تم نکرو کی کہان کہان فریاد

قتل کا حکم ملی دیکہئی کس کس کو آج
علم ہے آتین گنہ کار محبت در پر

ساد کی مجکو حسینون کی پسندیدہ ہے
طالب حسن ہون عاشق نہین مین یوز پر

اسکا مارا ہوا پانی بہی نہ مانگی قاتل
ختم خونریزی کا جوہر ہی تری خنجر پر

تیرہ بختی سی نہ دیکہا کبہی روز روشن
زلف شب گون کا پڑا سایہ مری اختر پر

مٹ گیا ہوگا یقین ہی خط پیشانی بہی
اسقدر گی ہی جبین سائی بتون کی در پر

تجکو یوسف بہی جو دیکہی تو کری آئی جہر
سورۂ نور کو دم پڑہ کی رخ انور پر

پہیر دی اپکی مین وہ تیغ ہون زنگ آلودہ
نہ پہی آنکہ مبصر کی مری جوہر پر

ابر پاہو شب ماہ ہو تو ساقی ہمو
ہاتہ گردن مین ہی لب پون لب ساغر پر

ایک دن قاف کو وحشت مین نکل جاونگا
دم نکلتا ہی کسی شوخ پری پیکر پر

جامہ زیبی کا صنم قطع ہی جامہ تجہ پر
زیب پوشاک کی ہوتی ہی تری پیکر پر

یار کی لف پہ سودائی ہوتی ہین پریان
حور کی رال ٹپکتی ہی مری دلبر پر

چرخ گردون نی دکہائی ہین تماشی کیا کیا
ختم ہی شعبدہ بازی اسی بازیگر پر

قسمت بد سی وہ پیدا کری حالت جند
گر ہما سایہ فگن ہو کبہی میری سر پر

عشق مین لالہ عذارون کی یہ گل کہائی رند
داغ ہی داغ ہین طاوس صفت پیکر پر

رشک آئینی کو آئی مری حیرانی پر
صدقی جمعیت خاطر ہو پریشانی پر

ہم تو گرداب حوادث مین ہین گیا دم بہر
لوگ ساحل کی ہنسین کشتئ طوفانی پر

حال کہلتا ہی بد و نیک کا وقت بد مین
جوہر تیغ عیان ہوتا ہی عریانی پر

نہ مٹی کا وہ سمجہ لی اوسی پتہر کی لکیر
جو لکہا کاتب تقدیر نی پیشانی پر

۴۱

نوجوان دلبری تا تون ہی ہین جانی سحر	بخت خفتہ نی نہیون اکدن جگا یا رات بہر
ہجر کی شب وہ مسیحا جو نتہا آغوش مین	کیا کہون جو درد پہلو نی ستایا رات بہر

شام سی اوسکو تصور دی عریانی کا تہا
گیسوی نکارہ نی مضمون بنایا رات بہر

ہوتی ہی شاد منکرون کو اتر وہ جام پر	موقوف ہی جہاد ظہور امام پر
پڑتی ہی آنکہ جب سی مینا و جام پر	سو سو درود پڑہتا ہون ساقی کی نام پر
سنتا ہون دیگا حکم وہ کل قتل عام پر	کیا گذری دیکہین خضر علیہ السلام پر
اک جام بہر کی ہمکو بہی دیدا ال خیر ختم	ساقی دکرنہ دور ہی یہ اختتام پر
شہرا سنا ہی تیرا یہ صحبت نہین ہوئی	دیکہا نہین ہی تجکو مین عاشق ہون نام پر
عاشق ہوئی ہین چہرہ گلگون کی بلبلین	طاوس وجد کرتی ہین تیری خرام پر
مرنی یہ بہی یقین ہی ہین داغ دل ہری	کل کہا کی مر گیا ہون مین اک سبز فام پر
رہتا ہی خوف نشہ مین بہی دور چرخ کا	سو سو دعائین پڑہتا ہون ایک جام پر
وہ مست ناز گر مجہی جہوٹی شراب دی	میخانی کو لٹاؤن مین ساقی کی نام پر
پہونچا مین لی مجاز حقیقت کی کنہ کو	بی نردبان گذار ہوا میرا بام پر
وعدہ کیا ہی شکل دکہانی کا حشر کو	قائم رہی خدا کری سوز قیام پر
دوڑین جلو مین طالب دیدار تا کجا	اوشہسوار ہاتہ رکہ اب تو لگام پر
یہ زلف و رخ دکہانی کی وعدیکا حال ہے	ہی شام کو تو صبح یہ او صبح شام پر
بی شبہ وہ سمجہتی ہین مردار کو حلال	جو لوگ جان دیتی ہین مال حرام پر
مضمون ہی شکست فلک سی تا ابد	کہدو اونکا دعا ہی قدح اپنی جام پر

پڑ گیا خونِ شہیدانِ محبت کا مزا
نکلا ہی تڑپتا ہی اُس ترک کا خنجر باہر

صبر کر صبر شبِ ہجر مین پہلو کو نہ توڑ
کیا نکل جائیگا تو او دلِ مضطر باہر

طرزِ پوشاک جدی سب سے ہی نرالا انداز
ساری گہنون سی ہی اوس شوخ کا زیور باہر

سیرِ صحرا کو کبھی آن نکل اے شہِ حسن
شہر سی ہی تری درویش کا بستر باہر

قتل ہو کر بھی ہا خانۂ زنجیر سی اُنس
دہڑ تڑپ کر گیا زندان مین ہا سر باہر

دور کردن ہی جس دور تلک اے ساقی
حلقۂ بادہ کشان سی ہو ساغر باہر

شبِ فرقت مین ہی آتا تہا جی مین ہمدم بار
پہینک دون چیر کی سینہ دلِ مضطر باہر

گذری مین گذرا اوس طفلِ حسین کا ہوگا
لی ہی نکلی کا اوسے شوقِ کبوتر باہر

در پہ قدغن ہی خبر کس سی منگاؤن اوسکی
آنی جانی نہین پاتا کوئی اندر باہر

رشکِ شمشاد نی جلوا دیا گلو کی وہر
ہو گیا حدِّ ادب سی جو صنوبر باہر

دلِ سوزان کی حرارت سی جلا جاتا ہون
گلخنِ سینہ سی پہینکونگا یہ اخگر باہر

سرِ عشاق پہ کیا روزِ سیہ لاؤ کی
بال کہولی جو چلی آتی ہو اکثر باہر

ڈال دوزخ مین مجھی بہیجدی یا جنت مین
تیری مرضی سی نہین داورِ محشر باہر

میری پہلو مین تو شوخی نی ٹہرنی نہ دیا
ہون کی آغوشِ تصور سی وہ کیونکر باہر

ڈال دونگا کمرِ یار مین دونو کی ہاتہ
کبھی نکلی کا نہ کیا گہر سی ستمگر باہر

خوش قدی کا کیا کس سرو کی قد سی دعوہ
باغبان باغ سی کرتا ہی صنوبر باہر

مہربان آپ کم کیجیی تو کر کی خبر
گہر مین کم ہوتا ہون رہتا ہون مین اکثر باہر

اسقدر زار ہون مین باد کی ہر جہونکی مین
اوڑ کی جا پڑتا ہون گہر سی معہ بستر باہر

کیا وطن مین تہا جو میری لئی غربت مین نہین
مرد درویش ہون یکسان ہی مجھی گہر باہر

دیکہنی والون کا دروازی پہ رہتا ہی ہجوم
وہ صنم گہر سی نکلتا نہین دم بہر باہر

آبرو گر تجہی منظور ہی کر ترک وطن
قدر ہوتی ہی صدف سی جو ہو گوہر باہر

نہین کیسوی رخ زیبا پہ تری شک پری
طائر حسن کی نکلی ہین یہ شہپر باہر

بغل گور مین تنہا وہ پڑی سوتی ہین
جنکو آغوش سی کرتی تہی نہ مادر باہر

رگ سودا مین مری ہی اثر مقناطیس
نکلی کا ٹوٹ کی فصاد کا نشتر باہر

دل لیا جان ہی حاضر ہی اگر ہو منظور
نہین تجہسی ہین کسی حال مین دلبر باہر

ہون وہ مشتاق شہادت کہ مرا دم نہ ہر کا
میان ہی جب ہوا دست ترک کا خنجر باہر

مین وہ مجرم ہون جہنم مین اگر جاؤن گا
اہل دوزخ بہی کہین کی مجہی باہر باہر

گیا دنیا سی تہی دست یہ سب دیکہین رند
رکہی تابوت سی بہی دست سکندر باہر

باڑہ رکہوتا ہی قاتل خنجر فولاد پر
فتنہ دوران نی باندہی ہی کمر بیداد پر

نالی پر نالہ ہی اور فریاد ہی فریاد پر
کوہ غم ٹوٹا ہوا ہی خاطر ناشاد پر

نو گرفتار قفس آمادہ ہین فریاد پر
ناگوار اگر گذری خاطر صیاد پر

شاق ہون گلشن مین طبع بلبل ناشاد پر
گوش گل رہنی لگی جب سی مری فریاد پر

دیکہی گر قامت کشیدہ ہیری سرو ناز کو
پر سی قمری کی چلی ارّہ سر شمشاد پر

عیش مین مشغول ہی شیرین تو کیا خسرو کہ سلطنت
کام اپنا کر چکا تیشہ سر فرہاد پر

بوجہ ہی گردن پہ سر کا قتل کیون کرتا نہین
کیا سبکدوشی ہماری بار ہی جلاد پر

مر کی چہوٹین کی قفس سی اوڑ کی جاوینگی کہان
قابل پرواز اب اپنی نہین صیاد پر

دام مین لاکر پہنسایا اہتو آب دانی نی
کہیں ہی جاونگی مری عیب و ہنر صیاد پر

۴۳

پہول لیتی ہی برگ خزان سی دی خزان دیکہا
ہو گئی یدی بارت مصحف رخ کی نصیب
آج مین نکالا ہتا گہر سی فال قرآن دیکہا
بیٹھ ہم جان سی آباد ست رنگین کا خیال
یاد آئی وہ کلائی شاخ مرجان دیکہا
ڈوب مرجاؤ کنوین مین زنخ کی
دل مین آتا ہی یہی چاہ زنخدان دیکہا

[illegible]

زورق گردون ہی لی سطح روی چشم تر — نوح چکرائی تری اشکونکا طوفان دیکھکر

بہوت بہنا سکی آگی سطح اچہا نہین — اپنا بیگانہ ذرا ای چشم گریان دیکھکر

پابرہنہ لائی وحشت کل جو صحرا کیطرف — کہٹکی کیا کیا آبلی خار مغیلان دیکھکر

ہی نہ بس حسن ملیح یار کا دل کو مزا — چاٹتی تکتا ہون ہونٹہ اپنی نمکدان دیکھکر

قصہ گل سیر کی قابل نہین او عندلیب — کیا کرونگا چند اوراق پریشان دیکھکر

آسمان ہن یکسی ہی کبھی ہیونہ خاک — روتین میری حال کو گبر و مسلمان دیکھکر

کوی کہ سکتا نہین مردونکی وادی مین قدم — ہول ہی مرجائی خضر اپنا بیابان دیکھکر

ہی یہ قدر و منزلت دیوانیکی تیری پری — سرو قد تعظیم کرتا ہی سلیمان دیکھکر

عشقین آئینہ روکی یہی ہوتا ہی حال — آپ کیون حیران ہوی ہین مجکو حیران دیکھکر

چاک ہین سینون مین دل عشاق کی مثل کتان — چاند سا مکہرا ترا ای ماہ تابان دیکھکر

قتل سی میری جو قاتل کو ندامت سی ہوی — روح کو صدمہ ہوا اوسکو پشیمان دیکھکر

میکشون تہی کس می ممکن ہین برسات مین — پانی بہر آتا ہی منہ مین ابر باران دیکھکر

جامہ زیبی نی پہنوائی قبائی تنگ و چست — ابتو پہٹتی ہین گریبان اوسکو دامان دیکھکر

تاب نظارہ نتہی اک نور کا عالم تہا رند
بند آنکہین ہوگئین اوس مہ کو عریان دیکھکر

بہر لہو سرخ ہوا جسم مین کالا ہوکر — رہگیا ایکی برس ہی مجہی سودا ہوکر

مرتبہ پست ہوا اشک کا اعلا ہوکر — بہر وہی قطرہ بنا قطرہ رہا دریا ہوکر

آہ نکلی جو سوی عرش معلا ہوکر — رہگیا عالم بالا تہ و بالا ہوکر

لب کو جنبش نہوا اوس دہن تنگ لب جام — بیٹہہ رہ بیٹہ وہ صورت مینا ہوکر

[illegible]

[illegible]

ضد ہم جمع نہونگی تجہی بیجا ہی تلاش
ملک الموت کو تکلیف نہین دینی کا

فکر عقبی نکر آلودۂ دنیا ہوکر
پیشتر مرگ سی ہیجا و نکام دا ہوکر

تہو کرین کہاتی ہو کیون کعبی مین جا جا کر رند
بیٹھ رہتے کہین ہمان کلیسا ہوکر

کیونکر نہووی خاک کی پتلی کو جان عزیز
رکہتا ہی میہمان کو بہت میزبان عزیز

اللہ کی ہی گھر سی ہی کوی بتان عزیز
کعبی سی بہی زیادہ ہی ہندوستان عزیز

یہ مشت خاک ہو کہین مقبول بارگاہ
مٹی ہماری کرتی ہی جسکی آسمان عزیز

پہونچی کسیکی دل کو نہ تجہسی اگر گزند
جان کی طرح کرین تجہی اہل جہان عزیز

رہتی ہین فکر خیر مین ہم جسکی روز و شب
دشنام ہمسی کرتا ہی وہ بدزبان عزیز

بندہ تہی ہی کمر کی مضمون بیشتر
گیسوی یار سی بہی ہی ہمکو میان عزیز

جی چاہی نوچ ڈال تو جی چاہی [illegible]
تجہسی نہین یہ مشت پرای باغبان عزیز

عالم ہوا فریفتہ اوس خفقان [illegible]
یوسف کی طرح رکہتی ہین پیر و جوان عزیز

مٹی مری خراب نکر کاڑ کہ کہین
دو گز کفن تو مجہ سی نکر آسمان عزیز

شکوی کی جای غیر سی باتی نہین رہی
دشمن سی بہی زیادہ ہین خواہان جان عزیز

باعث سی روح کی یہ شرف قصر تن کو ہی
اوترا ہی اس مکان مین اک میہمان عزیز

کیونکر فراق یار سی دلکو کرون دریغ
مجکو سگ و ہما سی نہین استخوان عزیز

ہستی عدم سی لائی ہی کس ملک غیر مین
کوی نہ آشنا ہی ہمارا نہ یان عزیز

ای رند اپنی عہد مین قدر سخن نہین
ہر عصر مین وگرنہ تہی اہل زبان عزیز

۴۵

[illegible]

نالی کرتا قافلی سی وس قدم آگی رہا	کون کرتا کاروان مین بحث ہمراہ جرس
ڈہونڈہی جسین وادی مین خضر تشنہ لب سراب	اوس بیابان مین ہی لکو آب حیوان کی ہوس
طول و عرض اتنا ندی تو آشیان کو عندلیب	مشت پر کی واسطی کافی ہی مشت خار و خس
دو کری مجہ کشتنی کو گر نتواک وار مین	قبضہ مشکل کشا قاتل ندیوی تجکو جس
قلب جنکا نور عرفان سی منور ہو گیا	چشم باطن سی برابر دیکہتی ہین پیش و پس
خشک روٹی کا فقیرونکی مزا جسکو پڑا	پہر نہ بیٹھی سفرۂ شاہان پہ جا کر وہ مگس
بی اثر ہوتی اگر نالی مری تیری طرح	پہانسی دیتا کہونٹتا اپنی گلی کو ای جرس
کیون نہ روتین ڈہانک کر منہ ہای اپنی جال آہ (ق)	پہنس گئی ظالم کی پہندی مین نہین چلتا ہی بس
آپ اوڑ کر آئی تہی دانستہ ہمتو دام مین	کہینچکر لائی نہ تہی کچہ آب و دانہ کی ہوس
کیا تمنا تہی ہوا کیا حیف ہی افسوس ہی	کون اب فریاد سنتا ہی بجز فریاد رس
مطلب ما از اسیری صحبت صیاد بود	ہمروت رفت و ما ماندیم تنہا در قفس

بی مشقت آستان یار کب ملتا ہے رند
پای مردی کر جو وان تک چاہتا ہی دسترس

آگیا پیغام دلبر عاشق مضطر کی پاس	نکہت یوسف گئی یعقوب پیغمبر کی پاس
ہمدم پہونچا یا کسینی ہی اوس دلبر کی پاس	لی گیا یہ التجا مین پیشتر اکثر کی پاس
عشق ابرو مین کیا مرنی نہین کب غیر قصور	بارہا قاتل گلا رکہہ رکہہ دیا خنجر کی پاس
منہ ملا کر منہ سی ہی محروم بوسی سی ہی	ہیم پہری تشنہ پہونچکر چشمۂ کوثر کی پاس
حسن کے طالب غنی ہون دولت دیدار سے	سیم تن محبوب آوین عاشق بیزر کی پاس
دل تو آگی دی چکا ہون یہ بہی اکدن نذر ہے	کیا کرون کار کہی جان نثار ہی دلبر کی پاس

[illegible]

نام بلبل پریشاتا ہی چمن کو باغبان	جھولیان بہر بہر کی لاتی نا ہی گل گلفروش
اک صراحی دار گردن کا تصور جو رہا	لب ہی اپنی سوا رنگ لب ساغر خموش
روی رنگین ہی بہار حسن سی گلزار ہی	چشم نرگس ہی دہن غنچہ ہی گل ہین اوسکی گوش
پہر گل و گلزار ہون باز اٹھین آکر	تو کری پہولونکی بیکر اپنی آگی گلفروش
بس بہت رسوا ہوی اب خاک کا پیوند کر	ہم کنہکارون کا پردا رکہلی تو ای پردہ پوش
قاتل اب تاخیر کیا ہی حکم ہو جلاد کو	کب سی میدان شہادت مین کہڑی ہین سرفروش
عیش کر لو نوجوانو رہ نہ جاتا ہی شباب	اور ہی دو چار دن مہمان فصل نای و نوش

حشر کو جام مئی جنت پلانا یا علی
ساقی کوثر ہی تو اور ہین ہم رند بادہ نوش

سیکڑون ہین کہتی ہین گنبد ندمی آشام رقص	مسجدون مین کرتی ہین زاہد بہی صبح و شام رقص
کیجئی پامال تا آسودگان خاک کو	سیکہتا ہی اس لیئی وہ سرو گل اندام رقص
مردی جی اوٹہتی ہین ٹہوکری ہین گلرخونکو کاٹہتی	حشر کرتا ہی بپا تیرا بت خود کام رقص
صبح سی لی صبح تک رقصان ہی بادہ ناتمام	چرخ پر زہرا کیا کی شام ہی تا شام رقص
سیکڑون پہار تنگی کیر ہی کرتی ہی قص یار	دی جنون کا دیکہتی کس کسکو الزام رقص
تو گرفتارونکی اپنی سیر او صیاد دیکھ	مرغ بسمل کی طرح کرتی ہین زیر دام رقص
ہو مہیا ساز عیش اور وہ نہو یاد شن بخیر	باغ مین کیا لطف دی ہی ساقی گلفام رقص
رقص کی معنی کہلی اوس بت کو رقصان دیکہکر	ناز کی رفتار کا رکہا ہی اوس نی نام رقص

کیف مے مین رند طالب ہون اگر مین رقص کا
ہاتہ پر ساقی کی تہرکی اور دکہا دی جام رقص

۴۷

دم آخری آگئی ہی اب خدا سی غرض
وہ بوسہ دین کہ نہ دین آئین یا نہ آئین ہمین
ہمکو طبیب سی مطلب نہ کچھ دوا سی غرض
ہمکو وزیر سی مطلب نہ بادشہ سی کام
پھرتا ہی فقر کی اک اک کی التجا سی غرض
فراق یار مین پڑہتا ہون عاشقانہ غزل
نہ واہ واہ سی مطلب نہ مرحبا سی غرض
کبھی کسیکا خدایا نہ کیجیو ممنون
برای دوست سی مطلب نہ آشنا سی غرض

کسی خیال نہ ہی یاں سعد و نحس کا ہی غرض
نہ قوم سی ہی عداوت نہ کوئی سی کام غرض
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٤٨

مطلب نہین ہی خط سی مین شیدای خال ہون
ہندو ہی بت پرست کو قرآن سی کیا غرض

گر قصد فاتحہ کا نہین ہی تو پہر بہجے
قاتل بتا دی کنج شہیدان سی کیا غرض

ہنگامی لاکہ طرح کی برپا کری فلک
کشتی نوح ہون مجہی طوفان سی کیا غرض

عاشق ہون گلگا مین مجہی گلچین سی کام کیا
دیوانہ پری ہون سلیمان سی کیا غرض

کہتا تہا قیس وجد کی عالم مین بار ہا
لیلی اگر نہین تو دبستان سی کیا غرض

کیون آہ پوچہتی ہی سیہ خانی کی مری
ای شمع تجکو میری شبستان سی کیا غرض

جو یاد ہان یار کا ظلمات خط مین ہون
ای خضر مجکو چشمہ حیوان سی کیا غرض

زلفین بنای مرا احوال ہی سو ہی
تمکو کسی کے حال پریشان سی کیا غرض

سودا ای ہون جو سونکہون او سی زلف کو
نکلی کی میری سنبل پیچان سی کیا غرض

کرتی ہو کیون مطالعہ دیوان رنگین کا
مطلب نہین ہی اوسی تو دیوان سی کیا غرض

اب پسند آئی انکا اوسکو ہمارا اختلاط
وصل کا دینی لگا کچہ کچہ سہارا اختلاط

ہستی ہستی ہو گیا ایکل اکرہ بد دماغ
ناک کی رستی نکل جاویگا سارا اختلاط

جا کی گہر پیغام تک بہیجا نہ اوس لد لدنی
وہ پری کہتی ہی منہ دیکہیگا سارا اختلاط

ہجر مین منہ پیٹتا ہون ہای جب آتا ہی یاد
بہولی بہولی باتین اور وہ پیارا پیارا اختلاط

آنی کا بعد میری پاس پہلی مہربان
سو طرح کا دل پہ کر لیجی گوارا اختلاط

باتین کرتی ہو تو سردا پہلی وہ ہوا دیتی
چہڑتی میری بندہ پرور لی نظارا اختلاط

دل لگی مین ہی وہ کڑوی ہوتی ہین ہر مرتبہ
اب شکر رنجی کا کرتا ہی اشارا اختلاط

ہر گہڑی ہر وقت ہر دم ہی تصور آپ کا
بہولتا دل سی نہین صاحب تمہارا اختلاط

۴۹

آنکہ سو بار سانچی مین اگر ڈہلوائی شمع
پر گدازی جسم کی تیری کہان سی لائی شمع

کاتدین پروانی اس شعل بدن قت کی رات
ہای دلبر مین کہون تا صبح تو کہہ دای شمع

تو اگر محفل مین آجاوی تو سکتہ ہو اوسے
ای صنم صورت کو تیری دیکہ بت بنجای شمع

اُف کی اور ہو کبھی جل جل گئی گہل کر تمام
غور سی دیکہا کیا مین سر سی تا پای شمع

سب پہ روشن ہو سواہی داغ کہا کر سیکڑون
گور پر ہر سو چراغان ہو کہو پہر جای شمع

اک رخ روشن تصور مین ہی یان پیش نظر
ہم نہین رکہتی شب تاریک مین پروای شمع

پہونک کر منہ سی بجہائی گر مرا غنچہ دہن
بدلی پروانون کی بلبل آتین گل ہو جای شمع

مثل شعلہ مجکو بہی ہی ہی زبان آہ نی
اپنی یہ آتش زبانی اور کو دکہلای شمع

اور بہی پر آر و نیاز عشق سی واقف نہین
یہ تو دیکہا ہی سر پروانہ تہا اور پای شمع

کاسبتی ہے تیری صورت سی اگر ہو اختیار
انجمن سی یہ نکالی شعلی کی اور جای شمع

تیری آگی کرمک شب تاب کا رتبہ نہین
کچہ بہی غیرت ہو تو محفل مین منہ دکہلای شمع

دیکہ لی گر شعلۂ عارض کو تیری بی نقاب
رشک کی آتش مین اپنی آپ ہی جل جای شمع

چاہتی ہین ہووی روشن عاشق مردہ کا نام
حکم ہی پروانی کی تربت پی جل کر آئی شمع

سامنی آجای ہو لی سی گر اس خورشید وش
پانی ہو کر بزم مین آگی تری آجای شمع

دور استادہ ہی تجہسی لنگ ہی معذور ہی
گرد پہرتی مثل پروانہ جو ہوتا پای شمع

رو برو تیری اگر گرمی کری پروانی سی
منہ بگڑ جای ہوا کا وہ تہپیڑا کہای شمع

مطلع ہووی اگر سوز دل پروانہ سی
صورت زندانیان فانوس مین گہبرای شمع

رشک اگر وہ روی انور سی الٹ دیوی نقاب
سات پردون مین چہپا دی منہ کو یہ شرمای شمع

[illegible]

نام ہی خوش طالعی خوشنودئی دلدار کا	وہ اگر گزشتہ ہی تقدیر سی ہی خلاف
وصف یکتائی رقم کرتا ہون جب طاق کا	ہاتہ مین پکڑا و تہا لیتا ہون خامہ سیگاف
سر کف شوق شہادت مین ہون کب انکار ہے	قتل کا بیڑا اوٹہائی تو وہ تیغ خوش غلاف
راہ برلائی کا کیا مجکو یہ خود گمراہ ہے	رہنی دو اہل زمین گر آسمان ہی برخلاف
باندہتا ہون جب مین مضمون صفائی یار	خود بخود ہوتی ہین موزون لفظ و معنی صاف
گرم صحبت رہتی ہین اوس آتشین رخسار سے	وصل کی شب اوڑہتا ہی کون یا مین لحاف
مین وہ دیوانہ ہون ٹکراؤن جو سر کو ای پری	سنگریزی کی اگر مین اوڑا دون کوہ قاف
یاد آیا مار گیسو دو زبانین دیکھکر	بیشتر کہولا اگر ناخن بہ خامی کا شگاف
ای شکر لب کر تری شیرین زبانی ہو رقم	بند ہو جاوی ہم تحریر خامی کا شگاف
تنگ ہون لیچل اجل یان سی عدم آباد کو	وضع ابنائی زمانہ ہی طبیعت کی خلاف
نقطہ موہوم کہتی ہین بہت لعضی عدم	الغرض واقع دہان یار مین ہی اختلاف
ہو رکی جا سکتی ہی مجہسی کسطرف کو وہ کمر	پہہان ماروں کا مین جستی قاف سی تا بقاف

طبع اقدس کیوں یا حضرت آتش ملال
شاعری کا [illegible] کسدن کیا لاف گزاف

نہ کسطرح سی کرین نالہ و فغان مشتاق	کہان تلک تری الفت کرین نہان مشتاق
یہان ہی آئی اک رات تو کرم کیجی	تمہاری لطف کی ہم ہی مین مہربان مشتاق
بتا رکا تراجتی ہی مین نہ کعبے مین	پہری تلاش مین تیری کہان کہان مشتاق
نقاب اوٹہائی اب تو حجاب سی کیجی دور	جمال پاک کی ہین چشم مردمان مشتاق
سنا ہی جیبی تری ذات ہی کریم و رحیم	عطا و لطف کا رہتا ہون ہر زمان مشتاق

[illegible]

۵۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گرمی سی ہی زیادہ زمستان مین جوش پی
اک نالۂ سوزِ دل سی جو آئی زبان تلک

دم جب تلک ہی دم مین سہونگا تری ستم
دیکھون تو ظلم و جور کری گا کہان تلک

اکدن بنائی اوس مین ہوا کو ہی یار کی
سو بار سیر کو گئی ہم بوستان تلک

قمری کی گلی مین پڑی طوق دو سرا
اڑ کر جو پہنچی تو میری سروِ روان تلک

ہمراہی اپنی تیز روی کر کی بڑھ گئی
ہم گرد سان بہ پہنچ نہ سکی کاروان تلک

افسوس رند نام ہی وہ آشنا نہین
الفت مین جسکی مٹ گیا اپنا نشان تلک

۵۱

سرسبز ہین نسرین و گل و یاسمن ابتک
محفوظ خزان سی ہی بہارِ چمن ابتک

رکھا ہی امانت کی طرح مجکو زمین نی
میلا نہین ہونی دیا تارِ کفن ابتک

عریان اوسی دیکھا کیا مین شام سی تا صبح
دیکھا نہین گردون نی ہی جسکا بدن ابتک

کی خاک بھی برباد مری کوی صنم سی
ہی دل مین کدورت تری چرخِ کہن ابتک

شک دل سی نکلتا نہین ہستی و عدم کا
ثابت نہ کمر ہی نہ تمہارا دہن ابتک

سو قافلی اس دشت مین آئی بھی گئی بھی
ہم ڈھونڈتی ہی رہ گئی راہِ وطن ابتک

باندھا نہین مضمون کسی گیسوئی رسا کا
کوتاہی پڑھنی نہین پایا سخن ابتک

موزون نہین کرتی ہین جو مضمون دہن کو
سمجھی نہین وہ لوگ مذاقِ سخن ابتک

شمشاد بھی دیکھین مین بہت کبک لگا کہون
قد دیکھا تمہارا سا نہ ایسا چلن ابتک

مرنی پہ بھی الفت نہ گئی شعلہ رخون سی
جلتا ہی تبِ غم سی ہمارا بدن ابتک

بوسی مین لیا کرتا ہون اوس لب کی شب و روز
خون روتا ہی جسکی لئی لعلِ یمن ابتک

ای رند محبت ہی خط و خالِ بتان سی
قبضی مین ہمارے ہین خطا و ختن ابتک

[illegible]

دیکھتی شعلہ سہی جامہ دری کا تا چند
ہر کہی عریان جنون صبح رت سوزن کے تک

ایکجون جامہ دری ہی تو لبن ہاتہ اوٹہا
جیب مین کہنچی تو پہاڑ کی دامن کے تک

کیا ہنسکی ہوہین تصویر سی چہری پہ چمک
ہم ہی دیکہین گی اوڑ یگانہ یہ روغن کے تک

روح ملی کر ہی چلی پست و بلند ہستی
ٹہوکرین کہانیگا بیٹہر مین یہ توسن کے تک

ظلم پر ظلم سہون مور د بیداد رہون
دوستی ہین تری ایجان کی دشمن کے تک

سچ بتا دیکہی یوتہی تجہی گنگا کی قسم
وصل او سنت سی مرا ہوگا برہمن کے تک

دامن زین سی ولا گر صفت لپٹا جا
نہ لگیگا قدم اوس تنک کا توسن کے تک

رتہد اب جلد کہین مہدی دین کا ہو ظہور
ہم سنین نالہ ناقوس برہمن کب تک

لگا تی سوز محبت نی کیا بدن مین اگ
دہن سی بہری نکلتی ہی ہر سخن مین آگ

عیان ہی ہر خم گیسو سی شعلہ رخسار
بہری ہی سنبل تر کی شکن شکن مین آگ

وہ آیا شبکو جو سرما مین ہین یہ گہبرایا
جلائی شمع تو مجمر مین اور لگن مین آگ

پس از فنا بہی ہی تاثیر بخت کی ولٹی
لگائی سردی کا فور نی کفن مین آگ

مین خانہ زاد قفس ہون مری بلا سی نسیم
پہر دہتر بلبل چنبل لگی چمن مین آگ

گرا جو اوسمین ہوا خاک دو دنیا کیسا
بہری ہی پانی کی بدلی چہ ذقن مین آگ

برہنہ ہنسی وہ کپڑی مجہی نہ پہناو
لگی کی جسم کو کمخواب گلبدن مین آگ

بہار آتی ہی ہم آشیان کو رو بیٹھی
یہ بہڑکی آتش گل لگ گئی چمن مین آگ

وہ مجہنی ہم مین ہستا رہا رقیب جلی
لگائی گرمی صحبت نی انجمن مین آگ

بدن کو دہا کون تو سوز دروں اہی کہیں جای
فتیلہ سان لگی ہر تار پیرہن مین آگ

خار خار اوس و ہی نغمین کا جو سنتی ہی او — سو کہنا جاتا ہی ہر دم صورت بیمار گل

سنتی ہین آنکھین لگانی کا ہوا ہی سکوت — کچھ کہلایا چاہتی ہین وَ ہن دیوار گل

تو وہ گل ہی نالی آیا عشق مین تیری ہزار — شکل بلبل اب بھی کہتا اگر منقار گل

باغ کی دکہلائی ہی خون کف پائی بہار — بنگئی ہین دشت وحشت مین تہی جتنی خار گل

ہو نہ وہ غنچہ دہن ہمراہ جب گلگشت مین — کیون نہ کھٹکین میری آنکھون مین برنگ خار گل

وہ بت نگین ادا گلگشت کو آوی اگر — تار سنبل کا گلی مین ڈال لی زنار گل

یہ بھی دیوانہ کسی گل کا ہی کیا میری طرح — ٹکڑی کرتا ہی گریبان کا جو اک تار گل

ایکدن پژمردہ ہو گا رنگ و اوڑ جائگا — دیکھ لینا منہ تو چڑہتا ہی تیری ہر بار گل

گل نہ ہو کیونکر چراغ زندگی اوس ترک سی — جو اوڑا دی شمع کا بندوق سی ہر بار گل

جتنی گل ہین باغ مین حال تیری ہی کہان — ہی بجا ای سرو کہتی تجھکو خوش رفتار گل

یار سوتا ہی بچھا کر انکو فرش خواب پر — سچ تو یہ ہی کہتی ہین کیا طالع بیدار گل

دیکھتی ہین باغ کی بدلی بہار روی یار — ہو گئی ہین اوسکی دور حسن مین بیکار گل

باغ ہستی مین کسی گل کی ہین مشتاق جمال — یون عدم سی جو چلی آتی ہین مارا مار گل

آمد آمد کا خزان کی ہی جو اندیشہ نہین — کان کہولی روز و شب گلشن مین ہین ہشیار گل

خاک مین ملتی ہین اوپر خار کا اینڈہی — نازکی سی ہاتہ پر ہوتا تہا جنکی بار گل

عرش اعلی پہ گیا ہی گلفروشون کا دماغ — جب سی وہ کرنی لگا ہی زینت دستار گل

رشد دنیا سی گیا داغ غم فرقت سے لئے
ایکدن چل کر چڑہاو قبر پر دو چار گل

دید گلکی بھی پہ جاتین کی لالی بلبل — پڑ گئی جب کسی صیاد کی پالی بلبل

۵۳

جس شجر پر تراجی چاہی نشیمن کر لی — یہ ہٹ پڑ نہ لگی تیر ی بوجہ سی ڈالی بلبل
مانگی خالق سی دعا بعد بقائی گلکی — پہلی صیاد سی خیر اپنی منالی بلبل
نہ رہی گل ہی گلستان مین جو تہی رتبہ شناس — او نہ گئی سب ترمی پہچان نی والی بلبل
کسی غنچی کو چھوا اور نکو تی گل تو ڑ ا — گھور تی کیون ہی مجھی آنکھین نکالی بلبل

پہ جھجھی بند کریگا تو یہ ہو جاسے کا بند
کہدی گلچین کہ زبان اپنی سنبھالی بلبل

غیر ہی حسرت گلزار مین حال بلبل — دیکھون کن انکھون سی صیاد ملال بلبل
گوش دل سی شنوا ہو سنی حال بلبل — گل پہ ثابت ہوا گر صدق مقال بلبل
باغبان کون ہی بیجا ہی خیال بلبل — لای مصرف مین نہ گل تہ ہی مال بلبل
موسم گلمین او کہیڑی پہ وبال بلبل — جان صیاد پہ تیر جاتی ہی بال بلبل
باغ تاراج ہوا لوٹ گئی باد خزان — آگئی آگئی ایام زوال بلبل
سرو دیکھا تو تصور مجھی قمریکا رہا — گلکو دیکھا تو بندھا مجکو خیال بلبل
مین چلا جاؤن تو گل توڑ یو نوای گلچین — مجھ سی دیکھا نہین جاتا نیکا ملال بلبل
کیجھی نہ رکھیہ قدم باغ تلک نفرت سکا — پوچھی گل سی ذرا وجہ ملال بلبل
شاخ گل ہاتہ لگی کی تو ترا شونکا قلم — آج لکھنی ہی مجھی صورت حال بلبل
فصل گل آی ہی کیا پھولی ہوی ہی ہی سے — دیکھنا دبدبہ و جاہ و جلال بلبل
شاد دو دن رہی دو دن ہی غمگین و ملول — کٹ گئی یون شب و روز و مہ و سال بلبل
مرگئی فرقت گلزار مین نالی کر کے — اب رہا حشر پہ موقوف وصال بلبل
داخل طبق عشاق ہی چہرا اوسکا — لکھی ہین دفتر گل مین خط و خال بلبل

۵۴

[illegible]

آنکلی ہین مانند صبا سیر چمن کو | نقصان ہی بلبل کا نہ ہم سی ضرر گل
جاساتہ اسیکی جو تجہی جانا ہی بلبل | رہتی ہی صبا بو کیطرح ہمسفر گل
رخسارۂ رنگین کی تصور مین ع اہون | بونا مری تربتکی سرہانی شجر گل
لی قیمت بلبل مین اگر دی کوی صیاد | تبا نہ لگا قلب نہ ٹہراتو زر گل
اوڑتا تری خسارۂ رنگین کی ہو مین | بلبل کیطرح ہوتی اگر بال و پر گل
بلبل کی قفس کیلئی لاؤنکا چمن سی | کاٹی کسی گلچین نے جو شاخ شجر گل
ق
افسوس ہی کیا خاک اوڑائی ہی خزان نی | یہ باغ وہ ہی جسمین کہ تہا فرش زر گل
تونام ونشان مٹ گیا پر یاد ہی مجکو | یان سرو کی تہی پتر یہان تہی شجر گل
ناواقف مطلق ہون مین احوال چمن سی | معلوم ہی کچہ عیب نہ مجکو ہنر گل
پردہ مجہی ہستا نظر آتا نہین اسکا | ہی دست جنون میری طرح جامہ در گل
مایوسی بلبل سی ثابت ہوا مجکو | اس باغ مین امسال نہوگا گذر گل

گلگشت چمن تمکو مبارک رہی ای رشد
سودای گلستان بسر من نہ سر گل

۵۵

[illegible]

جانین راحت کو نہ آگاہ ہین آرام سی ہم | پہنس گئی کنج قفس مین جو چہٹی دام سی ہم
فکر مضمون رخ و زلف مین ہین سرگردان | صبح کردیتی ہین جب بیٹہ گئی شام سی ہم
رند سرمست بلانوش ہین مینخانی کے | خم گردون کو سمجہتی ہین کم اک جام سی ہم
وہ ہی واقف ہین جو آگاہ نہین صورت سی | مثل عنقا ہوئی مشہور فقط نام سی ہم
چین سی دامن دایہ مین ہی سوئی نہ کبہی | روز مولود سی واقف نہین آرام سی ہم
زہر کہانا پڑی گا ہمکو جہی سمجہی تہی | خط کی آغاز مین آگاہ تہی انجام سی ہم

[illegible]

۱۰۸۰۷

یاد ایام کہ اک سلسلۂ زنجیر سی تہا
اپنو مدت سی پڑی پہرتی تہی آزادی ہم

ہم تری یاد پہ بہولی ہوئی ہین یاد رہی
پہر کبہین کی نہین گذری جو تری یاد سی ہم

سخت جانیکا برا ہو نہ گلا کٹنی دیا
سخت شرمندہ ہوی خنجر جلاد سی ہم

تیلیان توڑین قفس کی جو ابہی تار ہین
رشتہ بر پا ہین فقط الفت صیاد سی ہم

سب نے اک گل امید بہری دامن مین
اک تہی دست چلی گلشن ایجاد سی ہم

ہین وہ مظلوم پلک کر جو ابہی آہ کرین
کہو د کی بہیک دین گردون تجہی بنیاد سی ہم

خدمت گل مین صبا آکی مشرف ہوگئی
چہوٹنی پای اگر خانۂ صیاد سی ہم

رات دن لوٹتی ہین بحر مین انگارون پر
کس بلا مین پڑی عشق پریزاد سی ہم

ہی یقین جب بہی سوداے محبت کم ہو
رگ جان چہیدین اگر نشتر فصاد سی ہم

یہ بہی ہین پارۂ دل وہ ہین اگر لخت جگر
کم سمجہتی نہین شعر اپنی بہی اولاد سی ہم

آدمی زاد تو کیا چیز ہی ای غیرت حور
دل لگاتین تری مٹی نہ پریزاد سی ہم

مژدہ پہونچی تہی او حسرت بربادی چمن
آج رخصت ہوی سرو گل و شمشاد سی ہم

خانہ ویرانی کا اپنی نہین کہلتا باعث
پہرتی ہین کسکی ہوا خواہ مین برباد سی ہم

آپکو بہولی ہین لیکن نہین بہولی تجکو
یاد کیا کرتین جو غافل ہوتی تری یاد سی ہم

فرق ہی ذرہ و خورشید کا ای رشک صحیح
شعر مین بڑہ کی نہ جانگی کبہی استاد سی ہم

شتاب لکہی ثنای رخ نگار قلم
دکہای قطعۂ گلزار کی بہار قلم

ضرور اشنا تکلف ہی مشق نو خط کو
جو لوح نقرئی ہوئی تو زرنگار قلم

کہان تلک نہ لکہی حال شہسوارون کا
ہوا کی گہوڑی پہ کب تک ہی سوار قلم

57

ہمیشہ ایک سا عالم ہی باغ ہستی پر　　کچہ اس چمن کی بہار و خزان نہین معلوم

سنا ہی آتش گل نی جلا دیا گلشن　　بچا کہ خاک ہوا آشیان نہین معلوم

جلا جگر کہ بہنا دل ہی سوز فرقت سے　　کہان سی اوٹہتا ہی ہر دم دہوان نہین معلوم

نہ آیا وادی مجنون مین ناقۂ لیلے　　کدہر کو لیکی گیا ساربان نہین معلوم

سمجہ کی حق سگ یار اوڑ گیا شاید　　ہمانی کہا ہی نہ کیون آستخوان نہین معلوم

ہر اک کا عیب و ہنر صاف منہ پہ کہتی ہی　　کری گی کیا مری حق مین زبان نہین معلوم

چمن کو چہوڑ کی بلبل ستم سی گلچین کی　　کدہر کو لی گئی آشیان نہین معلوم

یہ آرزو ہی کہ اس زندگی سی ڈوب مرون　　تمہاری چاہ ذقن کا نشان نہین معلوم

تری جناب سی اید وست ہی جہان آگاہ　　وہ کون ہی جسی یہ آستان نہین معلوم

نظارہ گلشن ہستی کی روز کرتا ہون　　پر اس چمن کا مجہی باغبان نہین معلوم

برنگ نکہت گل ہم ہین خانہ زاد چمن　　قدامت اپنی تجہی باغبان نہین معلوم

کرم کری گا کبہی اس مشت خار و خس پہ ہے　　ہمارا برق کو کیا آشیان نہین معلوم

جہان کی ہو مری مٹی زمین مجہی پہنچا　　وہ سرزمین مجہی ای آسمان نہین معلوم

نہ شکوہ اس سی کبہی نہ ادا ہی شکر ہوا　　خدا نی دی ہی مجہی کیون زبان نہین معلوم

ہی ایک پاون سی استادہ سرو کیا باعث　　روان ہی کس لئی آب روان نہین معلوم

نکر مذمت رندان خموش ای واعظ　　وہ کس کی حال پہ ہی مہربان نہین معلوم

بہرا ہی منہ تری خنجر کا مجہ سی کیون ای ترک　　ہوی ہی کس لئی ابرو کمان نہین معلوم

یہ ہڈیان نہ بسین آ ہما ای چرخ سی سہی　　بنی ہین کسکی مری استخوان نہین معلوم

ہمیشہ رہتا ہی برگشتہ رہست بازو سے　　خلاف ان سی ہی کیون آسمان نہین معلوم

کسطرح کاٹین تاسف سی نہ ہر دم پشتِ دست — ہاتہ سی کہو بیٹہی ہین رشتۂ تدبیر ہم
سر تہ خنجر تہا آنکہین تہین رخ جلاد پر — محو تہی اللہ اکبر کیا دمِ تکبیر ہم
عالمِ وحشت مین باہم مدتون زندان مین تہی — حق صحبت کسطرح بہولین ترا زنجیر ہم
ہونٹ میرا داب کر دانتون مین کیا کہتا ہی یار — بوسہ لینی کی تجہی دیتی ہین یہ تعذیر ہم
یاس آکر یہ ندیکہا مر گیا یا ... دہ ہی — دیکہنا کس تک لبِ پر داکی ہین نخچیر ہم
عشق کا شہرا ہوا اور حسن نی بگڑی نمود — خلق مین رسوا ہوئی بیجرم و بی تقصیر ہم
شانہ کرتی گیسوی جانا مین دیکہا غیر کو — کس سی پوچہین اس پریشان خواب کی تعبیر ہم
وقت بدین ہو نہ یادہ تر شریکِ حالِ دوست — ہین سپاہی کہتی ہین خاصیتِ شمشیر ہم
اتہو یوسف کی نہ پانکا بہی اثر جاتا رہا — ہوتی ہی برعکس این حسن خواب کی تعبیر ہم
دیکہکر اوس غیرتِ گلزار کو سکتا ہوا — بن گئی ہین بلبلِ گلدستۂ تصویر ہم
بخت برگشتہ نی کی برعکس تاثیرِ عمل — جب لگی پڑہنی غزلیت ہوگئی تسخیر ہم
بیٹہی رہتی تہی ہمہ تن گوشِ مرغانِ سحر — کہینچتی تہی جن دنون مین نالۂ شبگیر ہم
عفو کر تیری رحیمی کا یہی ہی مقتضا — قائلِ تقصیر ہم مستوجبِ تعذیر ہم
پڑہتی تہی ساری ملک تسبیح پر اپنی درود — عالمِ ارواح مین بہی تہی یہ خوش تقریر ہم
اوسکی آمرزش ہی اللہ باعث اپنی جرم کا — کرتی ہین دانستہ شوقِ عفو مین تقصیر ہم
الٹی اوڑ کر اگر چشمِ سیاہِ یار پر — حلقہ ہای زلف سمجہی دامِ آہو گیر ہم
صورتِ معنی عیان ہی اپنی ہر اک بیت سی — شاعری کرتی نہین ہین کہینچتی تصویر ہم
عجب سی ہوتی ہین یہ مضمون الہامی عطا — کرتی ہین گویا زبانِ یار سی تقریر ہم
شیخ ناسخ خواجہ آتش کی سوا الفعل رند — شاعرانِ ہند مین کہتی ہین طرزِ میر ہم

رند الفت بت چھوڑو اب اللہ کو مانو
کعبی کو چلو قصد کلیسا نکرو تم

دل کو پہر کاکل مین اولجھاتی ہین ہم	سر پہ پہر روز سیہ لاتی ہین ہم
جب تری فرقت مین گہبراتی ہین ہم	سر کو دیوارون سی ٹکراتی ہین ہم
یاد آتی ہین وہ عارض پہول سی	باغ مین جا جا کی گل کہاتی ہین ہم
ای اجل آ جلد خدا کی واسطے	زندگی سی اب تو گہبراتی ہین ہم
کل کہا اُنی تہی نہ آوینگی کبہی	پی بلا ای آج پہر جاتی ہین ہم
کر سکی گی تو نہ اسپنی ہمرہی	تو تو چل باد صبا آتی ہین ہم
ہم پہ بہتان اور کی الفت کا ہے	پی تری سر کی قسم کہاتی ہین ہم
جان ندی ہوگی کسینی روبرو	یہ تماشا تجکو دکہلاتی ہین ہم
ہم نہووینگی تو پہر پچہتائیگا	مفت تیری ہاتہ سی جاتی ہین ہم
دل کسی صورت سمجہتا ہے نہین	تا بمقدور اسکو سمجہاتی ہین ہم
وصل کی باتین کیا کیا منتین	چل درگاہون مین بندہواتی ہین ہم
ارتباط آپس کا اب موقوف ہین	وہ ہی آتی ہین نہ وان جاتی ہین ہم
وصل مین بہی یان ہی عالم ہجر کا	اوسکو پاکر کہوئی سی جاتی ہین ہم
یاد آتا ہی وہ مکہڑا چاند سا	چاندنی راتون مین جلاتی ہین ہم
کہینچکر لاتے ہین کوی یار سے	وان تو جا کر پاؤن پہیلاتی ہین ہم
کسنی وعدہ گہر مین آنے کا کیا	آپ سی باہر ہوئی جاتی ہین ہم
زلف کی تعریف جب کرتا ہی غیر	سانپ کی مانند بل کہاتی ہین ہم

دیکھکر طرز خرام اوس وحشی کی مری ۔۔ چوکڑی بھولی ہوی ہی ہرن بیٹھی ہین

چند بیتین جو لکھی ہین وہ سنادی ای رشد
آج محفل مین کئی اہل سخن سب بیٹھی ہین

یون کسطرح سی وصف خط مشکبو کرین ۔۔ گلی کرین گلاب سی تب گفتگو کرین

کرلین وضو شراب سی مسنون جانکر ۔۔ ہم بادہ کش جو بیعت دست سبو کرین

منصف وہ ہین ہمارا اگر خستہ یار ہو ۔۔ بلبل کا زخم دل رگ گل سی رفو کرین

برہی فلک نی آگ جو پانی کی ہو تلاش ۔۔ دوزخ ملی بہشت کی گر آرزو کرین

مضمون اوس کمر کی نکالین نئی نئی ۔۔ عنقا کو باندہ لائین جو ہم جستجو کرین

مجنون کو کسقدر سگ لیلی عزیز تھا ۔۔ دیوانی ہین جو ہم تری کتی کو تو کرین

سودائی کر نہ زلف کو عشاق کا نصیب ۔۔ حیران مثال آئنہ آئینہ رو کرین

ہوس گل کی بو ہی لف سی تازہ دماغ ہی ۔۔ عطر گل بہشت ہو تو ہم نہ بو کرین

سنہ مین زبان یقین ہی نہی نافہ مشک کا ۔۔ ہم وصف زلف یار اگر مو بمو کرین

رنگ قبول سوختگان کو نہین دیا ۔۔ دیکھا نہین کبھی کہ گل شمع بو کرین

گلشن مین تیغ جو جاتی جہک جاوین باغ ۔۔ سرکش بہی تجکو دیکھین تو گردن فروتر کرین

مرنی لگون تو منہ طرف کوی یار ہو ۔۔ مومن ہون وقت نزع مجہی قبلہ رو کرین

اک بحر حسن کی رخ رنگین کا عشق ہی ۔۔ ہم کیا نظارۂ چمن و آبجو کرین

چپکی ہین ایک تشنک مسیحا کی یاد مین ۔۔ مردی جواب دین جو ابہی گفتگو کرین

کرتی ہین مدعی دہن یار مین کلام ۔۔ کچہ وہ بہی منہ سی بولی تو ہم گفتگو کرین

ہر شاخ مثل شمع لگی جلنی باغ مین ۔۔ گل پر نگاہ گرم جو یہ شعلہ خو کرین

٦٠

٦١

انکار کیا کری گا تو عصیان کا اپنی رند
موجود دو گواہ یسار و یمین نہین

نہ ستا در پہ پڑا رہنے دی کیا لیتی ہین
اے شہ حسن فقیرون کی دعا لیتی ہین

توسن عمر نے طی منزل ہستی کی ہے
ہم بھی یاران عدم رفتہ کو جا لیتی ہین

میری ہمراہی مجھی چھوڑ گئی یان ورنہ
قافلے والی تو سوتون کو جگا لیتی ہین

بھیجین گے پیک بنا کر تری پاس اے شہ حسن
سر قاصد کی لئی بال ہما لیتی ہین

سامنا لا کہ مصیبت کا پڑی ہے کوئی
آسرا غیر کا مردان خدا لیتی ہین

کوچۂ دوست مین کہ پانون ادب سے غافل
سرکش اس راہ مین گردن کو جھکا لیتی ہین

زلف پر پیچ کا مضمون نہین بندھ سکنی کا
کیون وبال اپنی سرون پر شعرا لیتی ہین

حق تو یہ ہے کہ عجب لوگ ہین مردان خدا
اپنے سر غیر کے ناحق یہ بلا لیتی ہین

شور و شر کرتی ہین ہستی دو روزہ پر
آسمان اہل زمین سر پہ اوٹھا لیتی ہین

لب بلب رہتی ہین جو شام و سحر دلبر سے
زندگانی کا وہی لوگ مزا لیتی ہین

گرچہ درویش ہین یہ لوگ گدا ہین تو
سلطنت مول تری در کی گدا لیتی ہین

میری ویرانی مین جو بیٹھی ہین سلطان ہو جاے
یان بسیرا سر شام آ کی ہما لیتی ہین

جام جم سے بھی ادنی سمجھتی ہین زیادہ
بھیک جس کاسی مین تیری فقرا لیتی ہین

جو گذر ہوتا ہے مدفن پہ حسینون کے کبھی
وان کی ہم خاک کو آنکھون سے لگا لیتی ہین

عیب سے پاک و مبرا ہے کلام او نکار رند
جو غزل حضرت آتش کو دکھا لیتے ہین

باقی ہے تمیز نہ بھر خوب و زشت مین
پارس کا ہو خواص جو ہر سنگ و خشت مین

بند کرانی ہان پہر نہین دشمن کا خطر
مرغ تصویر کو اندیشۂ صیاد نہین

لطف گلگشت چمن کنج قفس مین ہوے
ابتو نقشا بہی گلستان کا مجہی یاد نہین

ای جرس کس لئی یہ ہرزہ درای چپ رہ
قافلی مین کوی سنتا تری فریاد نہین

دل لگی کس سی کرون کس مین دل بہلاؤن
سرو اس باغ مین نایاب ہی شمشاد نہین

جان کنی پیشہ ہی اور کوہکنی ہنر مرا
کچہ مجہی دعوی ہمچشمی فرہاد نہین

ہو بس از مرگ ہر اک شی ورثا مین تقسیم
دولت شعر مین پر حصۂ اولاد نہین

میری مشکل بہی ہو آسان کہین قاتل للہ
تو ہی تلوار لگا بیٹہ جو جلاد نہین

تا بدامن کوی ذرہ تو کبہی ہو تجہی کا
خاک کس کس کی تری راہ مین برباد نہین

رو بدیوار چمن کر کے اوڑانا مجکو
رہ گیا باغ کا صیاد مجہی یاد نہین

مل رہیگا تجہی اک روز ریاضت کا صلا
ہو نہ مایوس مشقت تری برباد نہین

دی نہ تکلیف تو ساقی مجہی میخانی کے
لایق انجمن عیش یہ ناشاد نہین

فصل گل مین کیا آزاد قفس سی مجکو
بہولنی کا کبہی احسان ترا صیاد نہین

جوہر ذات بہی لازم ہی اک شی کی لئی
موم سا نرم ہو یہ خوبی فولاد نہین

دیکہون کب تک ہی تجہی صحبت عاشق سی گریز
آخر انسان ہی تو بہی تو پریزاد نہین

مصرع قد مین تری جا بہی کمر سکتا ہی
اوٹہ نہین سکنی کا ایسا مرا ایراد نہین

اب تو پائی ہی اسیری ہی مری بہتر ہی
بال و پر اوڑنیکی قابل مری صیاد نہین

سامنا رہتا ہی اندوہ والم کا ہر وقت
ایکدم غمکدۂ دہر مین دل شاد نہین

ہو سکی تیری فقیرون سی اطاعت کیسکر
لایق بندگئی غیر یہ آزاد نہین

ایک سی ایک ہی بہتر تری صنعت یا رب
قابل ایراد کی تیرا کوی ایجاد نہین

مشادی آپ کو منظور اگر ہی ناموریونا ۔ نشان سی جو گذر جاتی ہین وہ نام کرتی ہین
جگاتی ہین سحر تک رات بہر حسد ان وہ ہین ۔ نہ مجکو سونی دیتی ہین نہ آپ آرام کرتی ہین
نظر آتی ہین ہمکو خواب مین ہی رات بہر کالی ۔ اگر دنکو خیال زلف عنبر فام کرتی ہین
لبالب می سی کردی تا لب خشک انکی ترہو وین ۔ صراحی کی طرف ساقی اشاری جام کرتی ہین
یہ ہمسو نکا مین جو قسمت مین قفس کا آب و دانہ ہی ۔ عبث صیاد نہہان خاک مین گلدام کرتی ہین
نہین دیکہا ہی تجسا دوسرا وحشی مزاج اتبک ۔ جو تجکو دام مین لاتی ہین وہ ہی کام کرتی ہین
پرستش کی بہت تیری نہ سمجہا اپنا بندہ تو ۔ رجوع اللہ سی اب ادویت خودکام کرتی ہین

نبی پہرتی ہین عاشق معرکو مین منہ چراتی ہین
عبث ای رند نام عشق کو بدنام کرتی ہین

گر تجہی روح روان راحت جان کہتی ہین ۔ سب بجا کہتی ہین جو اہل جہان کہتی ہین
رخ کو گل قد کو تری سرو روان کہتی ہین ۔ لوگ کیا کیا تجہی ای جان جہان کہتی ہین
مرض عشق اطباسی نہ تشخیص ہوا ۔ کچہہ جنون کہتی ہین بعضی خفقان کہتی ہین
جو کہ خوگر ہین تری بوی دہن کی ای گل ۔ غنچۂ گل کو بہی وہ گندہ دہان کہتی ہین
زلف رخ کی سحر و شام جو کرتی ہین دید ۔ گل کو انگاری وہ سنبل کو دہوان کہتی ہین
یون بتا پوچہو اوس حور کی گہر کا قاصد ۔ کسکی کو جسکو گلستان جنان کہتی ہین
قامت یار کو بتلاتی ہین بعضی شمشاد ۔ اکثر اوس قد کو قیامت کا نشان کہتی ہین
جسنی دیکہا تجہی ایجان نہ جان بر نہوا ۔ اہل دل تجکو بجا آفت جان کہتی ہین
کیون نہ وہ طفل حسین ہوی عزیز ہر دل ۔ یوسف وقت اوسی پیر و جوان کہتی ہین
سنکی کٹتی ہین سخن کو مری حاسد ای رند ۔ اس لئی لوگ مجہی سیف زبان کہتی ہین

٦٣

آج نوبت یہ ہی نشان نہیں
جا مین اوس کی جی سے کہان عاشق
کہیت چہوڑین یہ وہ جوان نہین
ای زمین دور سے فشار نہ دے
مرچکا ہون مین مجہ مین جان نہین
حال دل خود زبان پر آتا ہے
اختیار ...

[illegible]

پاس کبھی تو کچھ بعید نہیں | یار دیرینہ ہوں جدید نہیں
صفت حسن یار کیا لکھوں | حق یہ ہی دید اور شنید نہیں
ہر مہینی سے گلے وہ ملتا ہے | کونسا چاند ماہ عید نہیں
دوست دشمن ہیں بہرہ ور سے تجھے | کونسا شخص مستفید نہیں
بوسے مانگا جو نامہ بر نے جواب | نامہ شوق کے رسید نہیں
منع ہی اوسکی فاتحہ خوانے | تیغ ابرو کا جو شہید نہیں
چند روز اتو ہاں بہی لازم ہی | کر چکے مدت مدید نہیں
تنگ آی ہیں اوسکی دوری ہین | زہر کہا لیں تو کچھ بعید نہیں
آنکھیں دی ہیں پی نظارۂ حسن | کور ہے جسکو شوق دید نہیں
سبکی قاصد جواب لایا ہے | میرے مکتوب کی رسید نہیں
کشتی قاتل سے کے جنتی ہیں سب | کون ہمرتبہ شہید نہیں
قید کی دن نہی ابتدا ی جنون | طوق و زنجیر اب مفید نہیں
قیمت دل ہیں لوں گا خاطر خواہ | مال مفلس نہیں زرید نہیں
طالع بد سے اپنی ہوں خرسند | نہ ہہی بخت گر سعید نہیں
آب انگور میکشوں پہ ہی بند | محتسب کسطرح یزید نہیں
دیکھ لیں گی اگر ہزا رچہیو | بی بصیرت جو اہل دید نہیں
کربلا کیوں نہو گے تیرے | کس جگہ دفن اک شہید نہیں
ہوگیا ہوں مزاجدان اوسکا | ہی ندامت سے مجھے جو عبد نہیں
کیا کرو گی دل شکستہ مرا | شیشہ یہ قابل خرید نہیں

۶۴

[illegible]

شانہ ساں کس طرح پہانسا دل صد چاک کو ۔ زلف پیچاں کو تری کیا کیا لپیٹین یاد ہین

سلطنت کرتی ہین ساقی لوگ رندونکا مال ۔ بادہ خوارون کی بدولت میکدی آباد ہین

ہم سیاہی آدمی ہین لڑنہ کی کنوائین گلا ۔ کس لئی تیشی سی ہوڑین سر گرگیا فرہاد ہین

مثل لالہ کسطرح رکہی نہ دل انکو عزیز ۔ داغ الفت ارمغان گلشن ایجاد ہین

سلسلہ روز ازل سی ہی ہین زنجیر سے ۔ تیری زلفون کی قسم مجنون مادر زاد ہین

خوب چہاناہی دل صد چاک نی بہی شانہ سان ۔ کوچہ گیسو کی سکو ساری سی یاد ہین

ظلم کرتی ہو عبث عشاق کی تقصیر مین ۔ بیخطا بیجرم ناحق مورد بیداد ہین

کم سنون کی ہولی ہین پرتم عبث بہولی ہو رند ۔ نام کو طفل دبستان ہین مگر اوستاد ہین

سرو کی حق مین تبرنہ ارّہ شمشاد ہین ۔ کس لئی ہمسی ہوا خواہ چمن ناشاد ہین

رونق گلشن ہین بیت خانہ صیاد ہین ۔ اپنی دم سی اب تو گلزار و قفس آباد ہین

کلک صناع ازل کی ہمکہ رنگ آمیزیان ۔ واہ کیا نقش و نگار صفحۂ ایجاد ہین

کیا ہوا گلزار عالم کی مخالف ہوگئی ۔ صورت برگ خزان اوراق گل برباد ہین

کیون نہ رکہی دل گل امید سی انکو عزیز ۔ داغ ہای یاس و حرمان آپ کی امداد ہین

کاٹتی ہین آہ کی تیشی سی فرقت کا پہاڑ ۔ رشک شیرین یار ہی ہم غیرت فرہاد ہین

حاکم عادل ہی دی کا ہمکو املاک پدر ۔ جائین گی جنت مین آدم کی اگر اولاد ہین

خاک ہی مردون کی جوہر رکہتی ہی اکسیر کی ۔ کشتگان راہ الفت کشتۂ فولاد ہین

منتظر وعدیکا رہتا ہون ہین ہر دم ہر گہڑی ۔ تجہسی جو اقرار کرآیا ہون مجہکو یاد ہین

کس ہوا مین ہم ابہرتی ہین عبث مثل حباب ۔ یہ تو ثابت ہی کہ مشت خاک بی بنیاد ہین

[illegible]

[illegible]

اٹی ہین خاک مین عشاق ہوسی پریشان ہوکر — نہاتی ہین جو اپنی بال ہوتی ہین بکہرتی ہین

محیط عشق سے ساحل تلک للہ پہونچا دی — تہاں دیتی ہی تہ کو قضا جون موج بہرتی ہین

چلو تم بہی شہیدان محبت کی مزارون پر — زیارت کو فرشتی آسمانون سے اترتی ہین

بحمد اللہ محبت دونو جانب سے برابر ہی — وہ ہم پر جان دیتی ہین اگر ہم اون پہ مرتی ہین

طبیعت ہو گئی برہم محبت ناصح آپ کہہ کر — خبر بہی ہو اسی بال زلفون کی بکہرتی ہین

ہوا تحقیق اون لوگون سے جو ہین آپسے باہر — پتا ملتا ہی جب جو یاتری خود گشتی کرتی ہین

گمان زلف سے نظارہ سنبل نہین کرتی — ہمین کاٹا ہی جیسی سانپ کی رستی سے ڈرتی ہین

بنایا چاہتی ہین اپنے میری خانہ دل کو — یہ بت اللہ اکبر گہر خدا کی گہر مین کرتی ہین

تعلق حسرت پرواز کا تا قطع ہو جائے — گرفتار قفس منقار سے خود پر کترتی ہین

خیال خام ہی ہم بخیہ مغزان جنون سنبہلیں — بہلا ناصح کسی سی کی ایسی بگری بہی سنورتی ہین

نہ خورشید کی قرص سیم و زر خیرات ہوتی ہین — نظر اونکو ہوی ہی اندن صدقی اترتی ہین

ہمین معلوم ہی کیا حال ہی میری بیقراری کا — غلط کہتی ہین دم دیتی ہین جہوٹی ہین بکرتی ہین

لگا بیٹھی وگ اب تو عشق کا اس جان خاطر کو — جو ہو گی زندگی بچ جائین گی بالفعل تو مرتی ہین

ہوا ہی راہ و رسم نامہ و پیغام غیرون سے — ہمین بہی آپ کی اخبار کی پرچی گذرتی ہین

نہیں دوش رخ پی پردہ اسی اپنی بگر جائی — مشیر اب کچھ نکہ جو دل مین آتا ہی کرتی ہین

تمہارا روٹہنا ہر بار کا اچہا نہین دیکہو — بری ہین ہم جو دلبر کہتی ہین وہ گذرتی ہین

شریک بزم ہین گو دوستون کی پاس خاطر سے
نہ سمجھو انکو زندون مین کسی پر رشک مرتی ہین

نہ دنیا کی خبر ہی کچھ نہ دین کا ہوش ہی سر مین — بہلا یا دو جہان کو تونی ساقی ایک ساغر مین

٦٦

موا ہون داغ کہا کر عشق مین لالہ عذارونکے — مرا مردا لیپٹا جای کا پہولونکی چادر مین

خدا چاہی تو رندا بکی در مقصود ہاتہ آئے
توکل کر کی اک غوطہ لگا تو پہر سمندر مین

ازل ہی تلخی ہجران جو لکہی تہی مقدر مین — حلاوت زہر کی ملتی تہی مجکو شیر مادر مین

مین کیا جانون چمن کہتی ہین کسکو آشیان کیسا — کہلین آنکہین تو میری آنکر صیاد کی گہر مین

بلند و پست سی آگاہ ہون ایام طفلی سی — کبہی تہا دوش دایہ پر کبہی آغوش مادر مین

اگر دندان جانان کی مضامین کا خیال آیا — دم فکر سخن غوطی لگائی آب گوہر مین

جنون عشق کا مجنون سی پہونچا سلسلہ مجتک — چلی آئی امامت جسطرح آل پیمبر مین

پری دیوانی ہو جاتی ہی تنکی چتنی لگتی ہی — وہ سحر سامری ہی یار کی چشم فسون گر مین

پہونچتی تہی نہ پہونچی اپنی صحبت ہو گئی آخر — نتہا درد خم بادہ پرستان ہی مقدر مین

بچالی تشنگی سی حشر کی ہم بادہ نوشون کو — یہ قدرت کیا نہین واعظ قسیم حوض کوثر مین

خیال اوس حور کی گہر کا جو اپنی گہر مین رہتا ہی — پری استادہ آتی ہی نظر مجکو ہر اک در مین

گلا مجہ سخت جانکا کس کی سی آہنی کٹتا ہے — زیادہ دی اثر بس اللہ قاتل تیری خنجر مین

پڑہی جب شعر وصف خال و خط اپنی بوی خوش آئی — سعط ہو گئی مضمون ہی بسکہ مشک و عنبر مین

شہادت کی لہی کافی ہی خون دامن قاتل — نہین حاجت گواہون کی ہمارے خون کی محضر مین

دہان یار مین دیکہی زبان تو یہ خیال آیا — کسی نی چہوڑ دی ہی لال مچہلی حوض کوثر مین

پری ہی یا کہ دیوانہ ہی دونو الغرض خوش ہین — کوئی ہو نیکی زیور مین کوئی ہی کی زیور مین

ہوا چشم سیاہ یار پر قابو مری دل کا — پہنسا ہی آنکر شاہین چنگال کبوتر مین

ترا کلمہ پڑہا کرتا ہون کہ اب مسلمان ہون — غلط کہتا ہون تصوت آئی مجکو کیش کافر مین

ہوا اکیطرح اوڑکر جاؤنگا مین ہو ون دیوانہ
پری پیکر مرا ہوگا اگر قصر سلیمان مین

خداوند الحق نوح اب تو نا خدائی کر
محیط بیکران ہی اور مری کشتی ہی طوفان مین

برابر قدر ہی اس عہد مین ادنا و اعلی کی
خذف کی مول یاقوت اب تو بکتی ہین بدخشان مین

فلک کردی کمی معشوق کر یا کرم ہم بستر
گرت مین ہی کسی شب گرم پہلو کو زمستان مین

مجھی او وحشت دل تو نی کس وادی مین پہونچایا ہی
رگڑ کر ایڑیان مرجاتی خضر ایسی بیابان مین

نہین بازار الفت مین کہین جنس وفاداری
متاع حسن ارزان ہی یہان ہر ایک کان مین

نہ بندی کو غرض صاحب سی ہی صاحبکو نہ بندی سی
مزا پہر کیا رہا جب فرق آیا عہد و پیمان مین

جو خواہان آبرو کا ہی تو کر افتادگی شیوہ
نہین ممکن کہ پہنچا ہی قطرہ ابر نیسان مین

وہ می کش ہون اگر بارش مین میخانی نہین جاتا
پلٹ می تیر کر آتی ہی مجھتک آب باران مین

وفور نشۂ عرفان سی ہر اک مست بیخود تہا
یہ کیفیت اوٹہای رند مینی بزم مستان مین

نفس سی کم نہین ہی روح کو تن سی جدا ہونا
یہ یوسف دیکھی کبتک رہی محبوس زندان مین

برہمن برہمن ہی مجھی مسلمان اہل ایمان مین
بسر کر اسطرح سی زندگی گبر و مسلمان مین

گدای حسن کو تو اک بوسہ چہپا کر دو
سخی کو اجر ہوتا ہی زیادہ خیر پنہان مین

ہوای گلشن ایجاد اگر انصاف پر آئی
جلی قمری کا خون و غن کی جا سر چراغان مین

وہی کہلای گا مجکو ہی صورت میری یوسف کو کر
دوبارا جسنی بخشا نور چشم پیر کنعان مین

بظاہر گو ہون دیوانہ پر اتنا ہوش ہی مجکو
رفو کرتا ہون لیکر تار دامن کا گریبان مین

کہا جاتا ہون مین ہی آسمان کی میہمان نوازی
مری قسمت کا ہی کترا ہی جسکی خوان الوان مین

سناتی ہی صبا کسکو بہار آئی تو آنی دی
قفس مین قیدی بلبل مین دیوانہ ہون زندان مین

[illegible]

صفحۂ ہستی پہ مجھ دلگیر کی حاجت نہین	اس مرقع مین مری تصویر کی حاجت نہین
خاکساریکا ہی جوہر کیمیا سی کم نہین	نفس کشتہ ہو تو کچھ اکسیر کی حاجت نہین
قتل کو کافی ہی میری جنبش ابروے تری	یہ کمان وہ ہی جسی کچھ تیر کی حاجت نہین
او مصور کھینچتا کیا ہی تو اوس شوخ کی شبیہ	آپ وہ تصویر ہے تصویر کی حاجت نہین
کہیوا ای قاصد زبانی کیا کہون مین حال زار	سب تجھی معلوم ہی تحریر کی حاجت نہین
کشتۂ مژگان پہ ابرو کی اشاری ہین عبث	کام اگر ہو تیر سی شمشیر کے حاجت نہین
فقر کی دولت غنی کر دیتی ہی انسان کو	جسکو یہ منصب ملا جاگیر کے حاجت نہین
بزم ہستی سنی حجابا ہو مین وہی ہین بیگزند	شمع کو تصویر کی گلگیر کے حاجت نہین
بیسر انجامی فقیرون کی لئی ہی قفل در	اپنی دروازی کو کچھ زنجیر کی حاجت نہین
کام آخر ہی مریض درد ہجر انکا مسیح	چھوڑ دی تقدیر پر تدبیر کے حاجت نہین
جو کہ لکھا خوب لکھا کاتب تقدیر نے	اس نوشتی مین کہین تحریر کی حاجت نہین
قتل اگر مجکو کیا ہی دفن کا تو حکم دے	بیگنہ کی لاش کو تشہیر کے حاجت نہین
میری وحشت کا وہی عالم ہی اب تک اوپری	کون کہتا ہی کہ اب زنجیر کی حاجت نہین
کاٹتی ہین آپ ہو آن کر اپنی سر گلے	او شکار افگن تجھی نخچیر کے حاجت نہین
کون ایسا ہی نہین جو عشق کا تقصیر وار	جرم اگر یہ ہی تو کچھ تعذیر کے حاجت نہین
کیمیا سی جانتا ہون خوب خاک کوی دوست	مین ہون مستغنی مجھی اکسیر کی حاجت نہین

کیا کہون ای رشید صدمہ ہی جو ہجر یار مین
حال دل ظاہر ہی کچھ تقریر کے حاجت نہین

سرکشی عشق کی درگاہ مین منظور نہین	پان سلیمان کی لئی مرتبہ مور نہین

عالم الغیب سی حالت تری مستور نہین
عشق کی آنچ نئی بنا سی سہارے دونو
جرم موہوم نہین طاقت مغفور نہین
چشم بد دور سراپا ہی وہ اک عالم نور
جلوۂ حسن ہی جمال بت مغرور نہین
چشم عاشق کی طرح بہتا ہی ہر زخم جگر
سمجھو نہ داغ ہی سینی کا جو ناسور نہین
صفت ذات اوسکی ہی فقط [illegible]
کون کہتا ہی مرے یار کو مغرور نہین
جلوۂ دوست تو موجود ہی ہر شی مین رشید
[illegible] تو آنکھون مین تری نور نہین
[illegible] کس طرح بہلا تا نہین
[illegible] تصویر بلا کا جاتا نہین
[illegible] جی کو جو بار آتا نہین
دم الٹی کہون [illegible] جاتا نہین
بخم مرتا ہون تری سر کی قسم
[illegible] کہا جاتا نہین

کچھ زبانی کہیو فرط شوق سے / خط تو اے قاصد لکھا جاتا نہین
مستعد مرنی پہ ہون پر کیا کرون / بی اجل آئی موا جاتا نہین
سوز غم سی استخوان اخگر ہوی / کیک کہاتا ہے ہما کہاتا نہین
وصل کی شب کیون نہ پہر عریان ہوا / تو تو کہتا ہے مین شرماتا نہین
جان کا دشمن ہوا ہے اسقدر / مجکو پاکر وہ پہرے پاتا نہین
مدعا کچھ جو سمجھا ہی وہ شوخ / شعر ہی اب مجسی پڑہوا تا نہین
کیون تصور آپ کا آتا ہی یان / مین تو وان آتا نہین جاتا نہین
حوصلہ کرنی لگا ہے تنگیان / ضبط اب مجسے کیا جاتا نہین
ایک عالم حسن کا دیوانہ ہے / تنگی کس کس سی یہ چنوا تا نہین
تجکو آتا ہی تو آ جلد اے اجل / جو نچلا تیرا مجھے بہاتا نہین
مینہ پی پینی کے توبہ کی تو کے / کوئی پسلتے سبہے تو بلواتا نہین
حشر مین دل کے نکالون کسطرح / یار کو تنہا کبہی پاتا نہین
کوچہ ہی اوس حور وش کا یا بہشت / جو گیا وان پہر کے یان آتا نہین
کیا مزا پایا ہے تو نی کیون دلا / عشق بازی سی تو باز آتا نہین
بہولتا ہی کب تصور یار کا / سانپ کب چہاتی پہ لہراتا نہین
ہجر کی شب کروٹین کیون کر نہ لون / کوئی پہلو دل کو چین آتا نہین
یہ پسند آئی ہی اوسکو سادگے / ہاتہی پر افشان سبہے چنوا تا نہین
جانتا ہون دل سمجہ نی کا نہین / اسلئی نادان کو سمجہاتا نہین
ق کیا سمجھکر مجسی فرماتے ہین آپ / میری گہر مین کیون تو اب آتا نہین

[illegible]

گلشن بغیر یار ہے کنج قفس سے تنگ	ہمتو بڑی عذاب مین ای ہمصفیر ہین
سودائیون سے عشق مین کرتی ہین مشوری	جیسی ہین آپ ویسی ہماری مشیر ہین
کہتا ہی سرو غیرت شمشاد سے مری	آزاد ہین وہی جو تمہاری اسیر ہین
سیلی تمہاری ٹیکی دیکھی ہی جیسی جان	اوسدن سے لی وس لکیر کے اوپر فقیر ہین
رکھتی نہین شریک وہ ذات وصفات کا	واسد بیمثال ہین وہ بی نظیر ہین
ہر طرح خاکسار ہین رحمت کی مستحق	ہم کشت خشک ہین جو وہ ابر مطیر ہین
نام خدا جمال ہی اونکا کمال پر	چودہ برس کا سن ہی وہ بدر منیر ہین
یکسان ہی مرتبہ یہان اکسیر خاک کا	ہمت تو بادشاہ کی ہی کو فقیر ہین

صحبت برار ہو کہ نہو رند دیکھئے
ہم پیر ہو چکے ہین وہ طفل شریر ہین

غیر نے لاکہ جوڑ مارے ہین	پر ہم اونکے ہین وہ ہمارے ہین
اوڑتے ہر آہ مین شرارے ہین	چہوٹتے کنج کے ستارے ہین
جیتی جی چہوڑتے ہین کب یہ قدم	ابتو ہم تمسے قول ہارے ہین
تو ہی مہر سپہر حسن وجمال	اور سب ماہ روستارے ہین
اختیار آپ کو ہی حضرت عشق	سب کرشمی غرض تمہارے ہین
ہجر کی شب گزند دیتے ہین	نیش عقرب ہین جتنی تارے ہین
جگر و دل جلا کی خاک کئے	تب ہجران کی کیا حرارے ہین
بحر غم مین اک آشنا کی لئے	مینی کیا ہاتہ پاؤن مارے ہین
چہوڑا وحسرت ہم آغوشی	لگ گئی گور کی کنارے ہین

۷۱

اپنی اسد کو بیکار سے ہین
اس طرح حال دل جتاؤن کا
سو کنارے ہین سوا شارے ہین
ہم ہین اور غم سے داغ ہی دل ہی
وہی گلشن سے ہم نظارے ہین
رشک بیاختہ ہین کبھو یار
نہ بنا سکے ہین نہ سنوارے ہین
شمع تربت مری بجھاتے ہین
روح کو بے غرض جلاتے ہین
لالہ بیون پہ دل جلاتے ہین

[illegible]

نہی حوصلہ رقیبون کو | آزمالین جو آزماتے ہین
خشک کیونکر نہون کہ گہن کی طرح | دردو غم مجکو کہای جاتی ہین
زندگی مین بہی ہی فشار قبر | میری پہلو مجہے دباتے ہین
گری شیشہ نہ دست ساقی سے | مست ہی پاؤن لڑکہراتے ہین
چہلی دیتی ہین کہتے ہین کل کہا | کرمیان کرتے ہین جلاتے ہین
یاد آتا ہے کشت کوچۂ یار | جب طواف حرم کو جاتے ہین
پہوٹین یہ آنکہین خون ہو یہ دل | مجہ پہ آفت ہمیشہ لاتے ہین
غل ہی نہ بخیہ کا کہین شاید | لڑکی دیوانون کو ستاتے ہین
جیب و دامن بلا جو وحشت ہین | چیتہڑی دہجیان اوڑاتی ہین
شوق دیدار و حسرت گفتار | کو بکو در بدر پہراتے ہین
حال دیوانگان عشق نپوچہ | تنکی چنتی ہین خاک اوڑاتی ہین
آپ کو کہوتا ہون اوسسے پاکر | ہاتہ اور پاؤن بہول جاتے ہین
کرتی ہین زلف یار مین شانہ | سانپ کو ہاتہ پر کہلاتے ہین
دہو چکاہون مین اپنی جان سے ہاتہ | آستین وہ عبث چڑہاتی ہین
درد دل جب بیان کرتا ہون | دانت میری زبان دباتی ہین

جادہ صحرای عشق کے ای اسد
سانپ بنکر مجہے ڈراتے ہین

ہی ہجوم درد و غم تشویش سے دل نہین | منتشر میری حواس خمسہ کل مین نہین
آتش افروزیکی ار گردون ہوا دل مین نہین | کچہ سوای خاکساری آب اور گل مین نہین

۷۴

ملی نہین ہوتی کسی سی گفتگوی حسن و عشق
جو تصور مین نہی وہ کر دئی ساماں وصل
زا رہی ہر چند پر جب زور سی جھکا دیا

ایک اا اصل مسئلہ ایسا مسائل مین نہین
سمجھ کیو نکر کہون مین عشق کامل مین نہین
اوپر پیرو پہرہ دیوانہ سلاسل مین نہین

کسکی اگی رند تنہا نغمہ پیرائی کرون
ایک بلبل ہمنوا میرا عنادل مین نہین

غیر کیا دوست بہی اب دشمن جان ہی ہین
مبتلا تیری ہی افلاک کی سب تاری ہین
مضمحل ہجر مین اعضای بدن ساری ہین
ہر طرح منزل مقصود کو ہم پہونچین گی
اوسکی بخشش ہین پابند عمل او وعظ
جہونکی دیتی ہی بس از مرگ بہی بیتابی دل
اج تک میری مدارات مین کچہ فرق نہین
دمبدم قطع ہوا جاتا ہی کیون نخل حیات
یہ جلن ہی یہ جلن ہی کہ پہنکا جاتا ہون
ہین یہ از قند و نبات اپکی میٹہی باتین
یاد ایام کہ رہتا تہا شب و روز وہ پاس
کوئی بلبل بہی وفا دار رہی ہمسا صیاد
سکی بیٹہی ہوی ہین فضل خدا سی اپنی
گاہ بیگاہ تری کام ہی اجائین گی

کس نی جا جا کی وہان جو نہین ماری ہین
جو ثوابت تہی وہ اب چرخ پہ سیاری ہین
ای اجل فرقت محبوب کی ہم ماری ہین
تہک گئی تہک گئی ہمت تو نہین ہاری ہین
وہ کری رحم تو اک بات پہ چہکاری ہین
تیر گلگشتون کی خبازی ہی مین کہواری ہین
ابتلک حسن سلوک اوسکی وہی جاری ہین
آمد و شد یہ نفس کی ہی کہ دو آری ہین
جگر و دل ہین یہ پہلو مین کہ انگاری ہین
لب شیرین نہین گویا کہ شکر پاری ہین
اب وہ اخلاص کہان روکی نظا ہی ہین
پہری کہا کہا کی تری باغ مین جہکاری ہین
سر نہ اوٹہنی دیا دشمن کا وہ گہن ماری ہین
اج اگرچہ تری ہنست مین ناکاری ہین

ہاتہ دہجہتی ہین گریبان ہتی پازنجیر سی
پاس سوائی ہی تمکو ضبط یان ممکن نہین
جسطرف کو دیکہتی ہو موجود ہین یوسف لقا
کرد یا رشک گلستان جسنم کو کہا کہا گل
آتی ہی کرتی ہو جانی کا ارادہ وجہ کیا
رنگ شاخ بارور جہکنا ہی ہر دم جہو نکسی
کشتی صہبای گلگون کا ہی ساقی ناخدا
ہنستی ہنستی مر گیا جسنی نظر کی سوی جام
پاؤن مین ہی طاقت رفتار تا اثنای راہ
دوسرا ہمسا کوئی مردود کفر و دین نہین
اک ماتی ہنی آلی ہی تمہاری یول چال
شوق جیسی یار کو پہولون کی گہنی کا ہوا
قبر مین ہی جاؤنگا تو ساتہ جائینگی مری
خود بخود مین جعد اس ہین دخل مشاطہ نہین
یون نہین ہی کا بدلی کلہان کا انتظام
نذر تیری کر چکا ہون ہین گریبان اکبان
دوستانہ گفتگو ہی اوسکی بی پہلو نہین
مختلط ہوا ونسی جنکی نام سی تہا ننگ و عار
ہر رگ پی سست ہی عب جمال یار سی

ایجنون مدت سی میری دست و پا بیکار ہین
تم اگر مجبور ہو مشفق تو ہم ناچار ہین
ہند کی کوچی نہین ہین مصر کی بازار ہین
انہی داغون کی بدولت آپ ہم گلزار ہین
سو بچہتی تو کیا ہماری آپ کی اقرار ہین
کا ٹکی تیتی نہال قد یہ اوسکی بار ہین
فصل گل مین میکشون کی آج بیڑی پار ہین
یار کی کوٹہی نہین ہین قہقہہ دیوار ہین
یہ ہو نچی جب جا کر گلی ہین اوسکی پہر دیوار ہین
قابل تسبیح ہین نہ لائق زنار ہین
والہ گفتار ہین وارفتہ رفتار ہین
موتیون کی ہار کی ہو لون گلون کی ہار ہین
حسرت و اندوہ و حرمان میری یار غار ہین
موسے گیسوی بتان بیساختہ خمدار ہین
کل وہی مجبور ہونگی آج جو مختار ہین
یادگار موسم گل ای جنون کچہ تار ہین
ضمن مین اقرار کی سو طرح کی انکار ہین
آگہی نا محرم نہی جواب محرم اسرار ہین
صورت مفلوج میری دست و پا بیکار ہین

۷۴

٧٥

جبسی کیا ہی عالم تجرید اختیار
ذرات ایک حال سے ہے تنویر حسن کا
حیرتکا ہی مقام مرقع جہان کا
صدمی اوٹہای عشق کا پہر حوصلا کری
وابستہ زندگی ہی ہی اوسکی عشق سی
آنکہون کی روشنی بہی گئی ساتہ یار کے
موجود دو نوہین یہ نزاکت سی ہین نہان
تاریک دنا میری نظر مین جہان ہی
ایام التیام پذیری کے جا چکے
دانستہ عارفانہ تجاہل ہی یار کو
تشبیہ کیا مین دون قد بالای یار سے
صورت سی یار کی ہی مجہی عشق لی غرض

حور و پری کا ہی کی گہر مین گذر نہین
رخسار یار کی ہین یہ شمس و قمر نہین
اس بزم مین کسی کو کسیکی خبر نہین
وہ دل نہین رہا مرا اب وہ جگر نہین
ہی رشتہ حیات تمہاری کمر نہین
کچہ سوجہتا نہین جو وہ پیش نظر نہین
کہتا ہی کون اوسکی دہان و کمر نہین
اندہیری جو پاس وہ رشک قمر نہین
ناسور اب تو ہوگیا داغ جگر نہین
کیونکر کہون کہ حال کی میری خبر نہین
کو لی نہین ہین سرو کی ویسے کمر نہین
واللہ پاکباز ہون مین بد نظر نہین

کہویا گیا ہون وادی الفت مین کیسی رند
برسون گذر گئی مجہی اپنے خبر نہین

گلی لگائین بلائین لین تمکو پیار کرین
یہ ہاتہ کیسی ہین بیکار کچہ تو کار کرین
کہان سی لائین اب اوسکو جو ہمکنار کرین
وہ ربط تم سی بڑہائین وہ تمکو یار کرین
گرای سیل عناصر کی چار دیوارے

جو بات مانو تو منت ہزار بار کرین
بہار آئی گریبان تار تار کرین
تسلی کیا تری او جان بیقرار کرین
ہزار طرح کی جو جبر اختیار کرین
خراب خانہ تن چشم اشکبار کرین

اوپری ہر وقت دیوانی ہو بکہرانی سیتی — زلزلی مین ہتی ہی زندان کی دیوار مدتون
ڈہونڈتی ہین آنکہین پہر نظارۂ رُوی نگار — کیچلا ہی کہینچکی پہر شوق دیدار مدتون
دیکہی کسکو بہینسا تین بیچ مین لایین کسی — اینٹہتی ہین پہر بہت گیسوی خمدار مدتون
صورت ناقوس دم بہرتا ہون اک کافر کا مین — ہی رگ جان سی زیادہ مجکو زنار مدتون
خیر تو ہی کیون نظر آتی ہو مرجہائی ہوی — صورت برگ خزان مین گلسی خسار مدتون
پہر کیا ہی ادہسی اگر عیادت کو مسیح — اولٹی دم سب لیی رہی ہین اوسکی بیمار مدتون
روی نکین قد موزون کا تری شہرا ہوا — گل سی بلبل سرو سی قمری ہی بیزار مدتون
دیکہ آئی کسکی انداز خرام ناز کو — کبک و طاوس اپنی کیون بہولی ہین رفتار مدتون
عالم رویا مین شب کیا یار دکہلاتا ہی شکل — خواب مین لاتی ہین اوسکی بخت بیدار مدتون
پہر گیا ہی بیچ مین جال ال کس کسی مین — ہین کسی کاکل کی پہندی مین گرفتار مدتون
اندہیری مین نکل آتا ہی چہپکر مشتری — چاندنی راتون سی بہتر ہی شب تار مدتون

کہولڈالو اب کمرسی تم بہی ہتہیارن کو رند
بید کی لکڑ یسی ہے بیقدر تلوار مدتون

کیسی ہی حسرت دید رخ جانان مجکو — دیکہلیتی دی ذرا دیدۂ حیران مجکو
تنگ زندان سی ہی صحن گلستان مجکو — لی نکل وحشت دل سوی بیابان مجکو
دہجیان کرکی اوڑادی اسی دست جنون — تنگ پہانسی سی ہی کرتا ہی گریبان مجکو
دیکہی جب لعل و گہر یار کی ڈاڑہین دیا — آگئی یاد تمہارے لب و دندان مجکو
یاد فرمایا ہی وسعت نی دعوت کی ہی — صاحب خانہ نی بلوایا ہی مہمان مجکو
میری حیرت پہ حسینون کو ہوا ہی سکتا — دنگ ہین آئنہ رو دیکہ کی حیران مجکو

چاندنی کا رنمک کرتی ہی زخم دل پر — زندگی تلخ ہی تجھ بن مہ تابان مجھکو

پاس ہی نیست سی ای موت اوٹھا لی اگر — اوٹھ گیا چھوڑ کی وہ عیسی دوران مجھکو

یہ ہنس جکا ہوں چہٹونگا میں یادہ نہ لپیٹ — پیچ پر پیچ ندی گیسوی جانان مجھکو

لکہ دیا عشق و محبت کا علاقہ تری نام — آج پہنچا یہ شہ حسن کا فرمان مجھکو

زندگی ہو کی تو بچ جاؤن کا اس آفت سی — اہتو بیٹھی ہی بلای شب ہجران مجھکو

گر گیا برف مین کہتک نفس سرد بہرون — پہونکدی پہونکدی اونالہ سوزان مجھکو

سرگمین چشم کے الفت نی کیا ناطقہ بند
دین نہ تکلیف سخن **رشد** سخندان مجھکو

۷۷

نمود خط ہوا حسن و جمال لینے کو — یہ جو رکہات مین تہا کسی مال لینی کو

ابہی ہو عازم جنت اگر یہ حسن پرست — چلین فرشتہ صاحب جمال لینی کو

ضرور چاہئی مستو نمین اک ہشیار — وگرنہ کون ہی ساقی سنبہال لینی کو

تمیز ہو تو کری فرق دوست دشمن مین — خدا نی آنکھین دیان دیکھ بہال لینی کو

عبث نہ تیز کرا و ترک خنجر و شمشیر — نگاہ بس ہی کلیجا نکال لینے کو

کہاں یہ غمکدہ دہر مین پہونچکر جاں — عدم سی آئی ہین رنج و ملال لینی کو

پناہ مانگ لا آہ دردمندان سے — نجات سہل کسی کی وبال لینی کو

سفیر تو نی تو کی گفتگو نہ یار سی ملے — مین آپ جاؤن جواب سوال لینی کو

یوہین شتابی آیا ہی دور سی مشتاق — بلائین آپکی یہ خستہ حال لینی کو

شب فراق کی ہمراہ روز آتا ہی — ہمارا خواب تمہارا خیال لینی کو

لگا یہ داغ تجہی کسب نور مہر سی ماہ — کہ ننگ جانتے ہین باکمال لینی کو

کچہ آج کل سی تساہل نہین طبیعت مین
قدیم خو ہی تغافل کی میری دلبر کو

حسین بند تمہارا جو یاد آیا ہے
تمام رات مین بیٹھا ہون سینہ سر کو

پڑی ہی ہین کی گلی مین لیٹی منہ پر خاک
تمہاری ہی سطی برباد کر چکی گہر کو

خدائی جا یا تو کلمہ پڑہی کا وہ بت بہی
دکہاؤن کا مین مسلمان کر کی کافر کو

دہن کی ہی اسطی ظلمات خط مین ل ہی تباہ
تلاش چشمۂ حیوان کی ہی سکندر کو

پس از فنا جو ہی شورشین جنون کی مین
تو او ٹہکی پہوڑون کا سنگ مزار ہی سر کو

بہری محبت گیسوی یار صانع سے
بجای مغز یہ سودا دیا مری سر کو

قضا لی آتی ہی ل قبور مجکو بہی
جگہ دو تہوڑ سی یار و ذرا ذرا سر کو

موی سب آج گنہ گار عشق زندان مین یا
سنا ہی ہنی ستمگر نی جن دیا در کو

غرور حسن ہوا ہر حسین ہوا خود بین
بنایا آئنہ کیون کیا کہون سکندر کو

کسیکی ساتہ کی میخواریان جو یاد آئین
رہا نہ آپ مین منہ سی لگا کی ساغر کو

ڈراتی ہو کسے مرنی سی کون ڈرتا ہی
مین آپ پہیک دون کہتی تو کاٹکر سر کو

جواب لونگا صنم سی سوال کا اہنی
خدا کی حکم سے گویا کرون کا پہتر کو

سنبہالو آپ کو ای ... ترک عشق کرو
کہان کا روک لکا یا ہی جان مضطر کو

ضبط نالی کو کرون ہر دم کہہ دو کون آہ کو
مجسی اب چہپتی نہین کہتک چہپاؤن چاہ کو

دشمن جانی بنایا اوس بت دلخواہ کو
شکر ہی بہتر ہی یون منظور تہا اللہ کو

کو جدا لفت ہی ایدل ہی عجب طرفہ مقام
یان تکلف کچہ نہین ... گدا سی شاہ کو

ماجرای عشق بت ناگفتنی ہی کفر ہی
حق کہون کا تو بری لگجای کی اللہ کو

آجاؤ بس اب رہ نہ ای یار دکہاؤ
مشتاق ہون مشتاق ہون دیدار دکہاؤ

عالم ہی سو ہی ہجر مین یان جوش جنون کا
صحرا مجہی دکہلاؤ کہ گلزار دکہاؤ

فردای قیامت کا نہ اقرار کرو جان
لو حشر سہی آج ہی دیدار دکہاؤ

عاشق ہین بہت ایک نہ چہنکر کوئی مجہا
بستی کی طرح پشت بدیوار دکہاؤ

عالم نظر آجای بہار اور خزان کا
ہم زرد ہون تم پہول سی رخسار دکہاؤ

تلوار نکالو مجہی گولی سے نہ مارو
تل دہانک لو اور ابرو خمدار دکہاؤ

ہردم متقاضی ہی یہی حسرت دیدار
پہر ایک نظر جلوۂ دلدار دکہاؤ

فرماتی ہو عاشق ہین مری تجہ سی ہزارون
ایجان زیادہ نہین دو چار دکہاؤ

عشق ابرو و مژگان کا تو ساتہ ہی دم کی
خنجر مجہی دکہلاؤ کہ تلوار دکہاؤ

مین قبر سی بہی رند یہی کہتا اٹہون کا
مشتاق ہون مشتاق ہون دیدار دکہاؤ

اوس تک کا ہر رگ کو جو ذوق شراب ہو
ساقی بنی مسیح قدح آفتاب ہو

آمادہ میری قتل پہ قاتل شتاب ہو
چہوٹون عذاب سی مین تجہی بہی ثواب ہو

اک ترک بادہ نوش کی فرقت مین دی ہی جان
پہولون مین میری چاہتی جام شراب ہو

نوبت نہ آئی اور رونکی ہون وہ گناہگار
پہلی جو سب سی حشر کو میرا حساب ہو

ساقی پلا شراب جو کیفیتین اوٹہین
مجکو بہی ہو سرور وہ بت بیحجاب ہو

رسوا کیا اوسی بہی مجہے متہم کیا
او عشق پردہ در ترا خانہ خراب ہو

چلکر چڑہاؤ قبر پہ عاشق کی اپنی پہول
روح اوسکی شاد ہوی تمہین بہی ثواب ہو

مرجاؤن مین تو گاڑیو سب سی جدا مجہی
بیچین ہون نہ مردی جو مجپر عذاب ہو

٨٠

مجکو بھی یاد ہین نقرے صاحب | جوڑ بندی یہ بنایا نکرو
خود ہین دمباز ہون ہی ہیہان کدہر | مجکو فقرون مین اوڑایا نکرو
ہوش مین آؤ پریزادو تم | مجکو دیوانہ بنایا نکرو
ہم بہو تہوک کی مرجائین گی | لالی ہونٹونپہ جمایا نکرو
لوگ سودائی ہوی جاتے ہین | دہڑے مسّی کے لگایا نکرو
ہونہ انگشت نما مثل ہلال | جان نوچندی مین جایا نکرو
ای بتو اپنے خدا کو مانو | کعبۂ دل کو توڑا یا نکرو
مین تو حاضر ہون وفاداری مین | تم کرو مجسے وفا یا نکرو
دہوکی دریا مین بہبوکا سی ہی | آگ پانی مین لگایا نکرو
ق
مجسی خلوت کی ملاقات رہی | روز جلوت مین بلایا نکرو
واسطی بندے کی بدنامی ہے | جان صحبت مین بٹہایا نکرو
دیکہنی والون کی جانب دیکہو | اسطرح آنکہہ چرایا نکرو
شرم بیجا ہے برا کرتے ہو | اچہی صورت کو چہپایا نکرو
جاو دریا پہ نہ تم غیر کی ساتہ | ایسی مینڈہے تو لڑایا نکرو
دانت پیسا نکرو عاشق پر | جان یون مونٹہ چہپایا نکرو
چار دن وصل مین ہنس لینی دو | آٹہ آٹہ آنسو رولایا نکرو
لوگ بدوضع کہین گے تمکو | میلی ٹہیلی کبہی جایا نکرو
جان کس کام کا یہ بہولا پن | دم مین ہر ایک کے آیا نکرو
معشوقون کی بہی گت ہوتی ہی | تم ستاری تو بجایا نکرو

خون ہو کر تو جگر آنکھون سی بہتی دیکھو
اور دکھلاتی ہی قدرت ابہی کیا کیا دیکھو

لی گئی کوچۂ جانان کو فرشتی نقال
لہو لگو رکی تختے مرا مردا دیکھو

ہی یہ عبرت کا محل اہل بصیرت تمکو
جو کبہی آنکہ سی ابتک نہین دیکہا دیکھو

صورت کرمک شب تاب نظر آتین کی
مشعلین میری سیہ خانی مین جلوا دیکھو

وادی عشق مین کیا کام ہی نامردون کا
بیشۂ شیر مین روباہ دلو جا دیکھو

بیوفا یار کی کوچی مین نجاؤ اب رشک
اور گہر تا کو کوسے اور محلا دیکھو

چشم وحدت سی اگر یار کا تماشا دیکھو
سمجہو خورشید جہانتاب جو ذرا دیکھو

یہی کہتا ہی جیلو وہ رخ زیبا دیکھو
پہر ہوا اس دل دیوانی کو سودا دیکھو

سرو پا کا نہی ہوش یہ محویت ہو
چشم انصاف سی اوسکا جو سراپا دیکھو

مین ہون مارا ہوا آفت بالائی کا
مجکو کیا دیکہتی ہو وہ قد بالا دیکھو

بہرا وسی دشمن جان سی یہ ملا ہہر کر
دل ہمارا نہ کسی اور سے بہلا دیکھو

خاکساری کی حقیقت سی اگر ہو آگاہ
تم مثا ڈالو جو اکسیر کا نسخا دیکھو

ہی بلا الحذر ای جاہنی والو مانگو
اژدہا سمجہو اگر زلف چلیپا دیکھو

رتبۂ کفر ہی کس بات مین کم ایمان سی
شوکت کعبہ تو ہی شان کلیسا دیکھو

منتظر آپ کی جانکی ہی یہ جان حزین
ہی یقین آنکی جو آؤ مجہی مردا دیکھو

بند آنکہین ہوین تصور ہوا وسی کا ہر وقت
کچہ نہ دیکھو جو کبہی وہ رخ زیبا دیکھو

ہو نہ اوس صاعقۂ طور کی مشتاق جمال
پہر غش آجائیگا یا حضرت موسیٰ دیکھو

دل یہی کہتا ہی اوس مدعی جان کی سوا
مین نہ بہلونگا کسی اور سی بہلا دیکھو

٨١

زندگی ہو جو وہ مشتاق آپ ہی ہاتی ای سند
بی اجل حسرت دیدار نے مارا مجھکو

خون گرفتہ کوئی جینی سے یون بیزار ہو
شاہ رگ پھڑکی اگر عریان تری تلوار ہو

آنکہ کہولی ہی کہین وہ شوخ خواب ناز سی
فتنہ چونکی نرگس جادو کہین بیدار ہو

تو دم آخر اگر بالین پہ ہوای رشک حور
پھر نہ سختی مرگ کی انسان پر دشوار ہو

چشم میگون صنم کا ہو جو کوئی شیفتہ
تو ہی ای ساقی بتا وہ مست کیا ہشیار ہو

ترک خوش چشمان کیا دونو سی کچھ مطلب نہین
نرگس شہلا ہو اب یا نرگس بیمار ہو

کفر بہتر ایسی دینداریسی ای ارباب شرع
حق کہا انسان اگر تو مستحق دار ہو

کس مین ہی تیری سوا عاجز نوازی کی صفت
کون ہی مشکل مین جو بندی کا اپنی یار ہو

قید کفر و دین سی ہین آزاد ہم رندان عشق
دونو یکسان ہین ہمین سبحہ ہو یا زنار ہو

کہوی غفلت مین جوانی پیر ہین کر یاد حق
رات بھر سویا کیا اب صبح ہی بیدار ہو

پہولتی پہلتی نہ دیکھا شاخ کو تلوار کی
وہ نہین سرسبز ہوتا جو غریب آزار ہو

پاس اظہار محبت ہی ہی انسان کو ضرور
یا صنم دل مین ہو لیکن لب پہ استغفار ہو

یار کی جتنی ہوین کیونکر نہون عالم پسند
خوبصورت ہوتی ہی پردار جو تلوار ہو

خاک چھنواتا ہی مجھسی کس لیئی او چرخ پیر
آسمان لی لی مری مٹی اگر درکار ہو

سنتی ہین دیوانی یان شور عنادل آنکر
گل سی رنگین باغبان تیری چمن کا خار ہو

زورق تن کیسی ہی دریای ہستی مین تباہ
ناخدا پھر خدا اب تو یہ کشتی پار ہو

تیرا غصہ ای صنم قہر خدا کی ہی دلیل
روٹھتا ہی اوس سی تو جس سی خدا بیزار ہو

تو ہی کر دشمن پہ سبقت منتظر اوسکا نہ رہ
فتح ہی اوسکی لڑائی جس کا پہلی وار ہو

۸۲

منہ سی آتی ہے لگے کی عطر سے بو
نام کیوڑی مشک تمام تو لو

پہلی کر پور رسائی زلف تاک
سلسلی کو جنون کے تہام تو لو

پہر تڑپ لیجیو گرفتار دو
دم بہر آرام زیر دام تو لو

می پیو جو نہین پلاتے ہو
مجکو دیتے نہین ہو جام تو لو

نازبردار دوسرا مجہسا
کون عاشق ہے اوسکا نام تو لو

رند حاضر ہین شیشہ و ساغر
می نہ سمجہو اگر حرام تو لو

وہ دیوانہ تہا مین جسکا ہوا غم اہل عالم کو
پریزادون نی اپنی بال کہولی ہیں ماتم کو

عداوت پاکدامن سی ہی اپنا ہی عالم کو
کیا مطعون معاذ اللہ بدکاریسی عیسی کو

کبہی ہی خلق کی کب دامن عصمت ملوث ہو
خدا تو جانتا ہی پاکدامانی مریم کو

مثال شیر مادر خون دل پیتا ہی غیرت سی
دیا کیا حوصلہ اللہ نے فرزند آدم کو

کیا باغ و بہار آتش کو ابراہیم پر جسنے
گل و گلزار کرسکتا ہی وہ نار جہنم کو

محیط حسن و خوبی ہی سراپا یار زیبا ہی
کہون مین وہ حباب بحر خوبی اوسکی محرم کو

مین دیوانہ ہون اوس شاہ پری کا دیکہکر جسکو
سلیمان ہند کی خاطر او ناری اپنی خاتم کو

جہکی وہ تیغ ابرو دست بازون کیطرف کیونکر
بنایا ہی نہین استاد نی تعظیم کی خم کو

مثال قیس مفتون شیفتہ ہی اک جہان جسکا
خدا سی مانگتا ہون مین اوسی محبوب عالم کو

پرستانکی ہی کچہ اقلیم کے زیر نگین اوسکی
کبہی کا اب سلیمان کی انگوٹہی اپنی خاتم کو

بجا ہی جو کہون محراب کعبہ اوسکی ابرو مین
اگر تشبیہ دون چاہ ذقن سی چاہ زمزم کو

کلیم فقر کو کیون دوش پر ہم ڈالتی ای رند
اگر کملی سی بہتر جانتی کمخواب و شبنم کو

۸۳

کیا سمائی ہی وسی جلوہ گری نی دیکھو — ہیئت انسان کی بگڑی ہی پری نی دیکھو
غنچہ ساں تنگ قباسی تہا میں یوں اینٹھ — کیا شگفتہ کیا دل جامہ دری نی دیکھو
خواب غفلت سی عبث شوخ کو بیدار کیا — فتنہ جو نکالا یا نسیم سحری نی دیکھو
عمر دو روزہ بسر ہو گئی بیہوشی میں — ہوش آنی نہ دیا بیخبری نی دیکھو
ہو کی مشتاق پریشان سی آتی ہی پری — دہوم ڈالی مری شوریدہ سری نی دیکھو
عمر بہر حسرت پرواز نہ نکلی دل سی — جسکی جی میں رکہے بی بال و پری نی دیکھو
دیکہکر اہ بہی نکلے میں گئی پہر ماری — مجکو دیوانہ بنایا ہی پری نی دیکھو
جان مشتاق سی عاشق کی کیا برق کا کام — کیا غضب ڈہایا ہی ہو باف زری نی دیکھو
آبی پر گئی ہیں سینی سی تا نوک زبان — بہون ڈالا مجہی سوز جگری نی دیکھو
کہل کہلا کر نہ ہنسو میں نہ کہا کرتا تہا — قہقہہ سیکہلیا کبک دری نی دیکھو
پہر گلگشت چمن میں وسی لی آتی ہے — گل کہلایا ہی نسیم سحری نی دیکھو
پا بزنجیر ہوی طوق پڑا گردن میں — قید کروا دیا شوریدہ سری نی دیکھو
چہوٹنا مجکو نظر آتا ہی اب بطر قدیم — نئی انداز سنئے او سکی قرینی دیکھو
تا چمن لای صبا دشت سی مانند نسیم — پر نکالی مری بی بال و پری نی دیکھو

بندہ ہوں باب اجابت جو دعا مانگوں نظر
کیا دکہایا ہی اثر بی اثری نی دیکھو

جلتی رہی وسی کوچی میں تلوار ہمیشہ — لاشی ہی نکلتی رہیں دو چار ہمیشہ
گل کہلتی ہیں پیچھے کرتا ہی بلبل — یارب رہی آباد یہ گلزار ہمیشہ
ہم رند ہوی شاہد مقصود سے وصل — جہگڑی میں رہی کافر و دیندار ہمیشہ

جلوهٔ جانان کی نظار یکا طالب ہوا
کسون چہرہ تا ہی تو مجسی وزن دیوار آنکہ

باغ مین رنگ و صفای وی گل پر کیا پری
برسون دیکہا کی ہی تیری ہو ل آسی رخسار آنکہ

باندہتی ہو تکنکی تو چند بوسی ہی پر و
شرط ہاریکا جہپک جائیکی جسکی یار آنکہ

دوست دشمن کا نہین پابند تیرا فیض عام
رکہتی ہین تیری کرم پر کا فرو دیندار آنکہ

ابر ہی باران ہی می ہی باغ ہی ساقی نہین
بی تکلف باندہ دی وینکا تو بہی تار آنکہ

تیغ مین جوہر نہ او قاتل سمجہنا اسکو تو
ڈالتی ہی باقی ماندون پر تری تلوار آنکہ

وعدهٔ دیدار فردای قیامت پر ہی رشد
روز محشر تک نہ کہولین طالب دیدار آنکہ

نیچی کرلیتی ہین شرما کر دم گفتار آنکہ
بات ہی کرتی نہین مجسی وہ کر کی چار آنکہ

رات دن وا ہی مثال دیدهٔ بیدار آنکہ
پہوڑ ڈالی کا تو کیا ای انتظار یار آنکہ

کیا عجب ہی جو جہکی ہتی پتی ہی یار آنکہ
بیشتر کم کہولتی ہین مردم بیمار آنکہ

می پلا ہر ایک کو اوسکی بقدر حوصلہ
ساقیا پہچان لینا مست اور ہشیار آنکہ

حسرت دیدار نی پیدا کیا حال ردی
پہیر دیگا اب کوئی دم مین ترا بیمار آنکہ

جان قربان ان اشارون کی پلا ابرو کو تو
صدقی اس چشمک نی کی بی تکلف مار آنکہ

صورت ناصور کیون ہر دم بہا کرتی ہی نم
مجکو بتلا دی یہ کیا تجکو ہوا آزار آنکہ

غش مین رہتا ہون پڑا اکثر کئی انکہون کو شب
کہولنی دیتی نہین ہی حسرت دیدار آنکہ

دلکو لیجائی چرا کر ایک پر ثابت نہو
کام کر جای ہزارون مین تری عیار آنکہ

حسن کی طالب اگر وہ ہی تو ہو نیدی ہی لا
تجکو کیا مطلب ہے اپنی فعل کی مختار آنکہ

منہ دکہا بہر خدا بس ہو چکا شرم و حجاب
کبتلک ترسی تری دیدار کو ای یار آنکہ

٨٥

حسرت یار مین آنکھین ہو تین اسد رنگ سفید
پتلیان چھپ گئین مکڑی کی طرح جالون سی

ہو گا مردہ نہ خراب اپنا پس از مرگ ای رشک
گور کن دوست ہین یارانہ ہی غسالون سی

آنکہ تجہ بن جو کسی پر بت عیار پڑے
عوض سبحہ گلی مین مری زنار پڑے

الفت چشم ستم کی ہون گنہکارون مین
جوب بادام سی لازم ہی مجہی مار پڑی

ہاتہ باندہی ہوی کہتا ہون کہ عفو قصور
پاؤن بہی ہاتہ کہین تو مشفق یہ گنہگار پڑی

بڑہ چلی گیسو خمدار خدا خیر کرے
پیچ تجہ پر نہ کوی او کمر یار پڑے

ہون مین وہ عاشق جانباز ترا او قاتل
ہون نہ ٹیڑہی ہو جو تلوار پہ تلوار پڑے

پوچہتی کیا ہو طبیعت ہی کی کیسی علیل
تم سی جسدن سی جدائی ہوی بیمار پڑے

ق

بہاگون کس سمت کو ٹوٹی ہوی ہین پای گریز
ہاتہ دہو کر مری پیچھی ہین طرحدار پڑی

اک طرف سی ہی کیا ناز و ادا نی نرغا
اک طرف لوٹ مین اپنی ہین دو چار پڑے

ہین ادہر طالب جان چشم سیاہ خون ریز
دل ادہر مانگتی ہین گیسو خمدار پڑے

قید مذہب مین ہنسی چھوڑ کی رندانہ طریق
کیسی جہگڑی مین تم او کافر دیندار پڑی

ہکی تو چندی ہین تی تند یارت کو اگر
علم حضرت عباس ہی کی بار پڑے

اب کلی کٹتی ہین دو چار کی ای شک مسیح
ایڑیان رگڑین کہان تک ترے بیمار پڑے

ناتوانی نی کیا اسقدر اب زار و نحیف
دبکی مرجاؤن اگر سایہ دیوار پڑے

ہمسی جب غیر سی تلوار چلی سن لینا
لوٹتی ہونگی گلی کو جو نہین دو چار پڑے

عشق کی کہا ہین قسم رسم محبت و نہ جا
سامنا ایسی مصیبت کا جو ہر بار پڑے

کشتہ دشمن کو جو سنہ کری ابر بہار
صاعقہ بنکی سی آہ شرر بار پڑے

[illegible]

ہم نہ کہتی تہی نہ دیکہو اوسی پچتاؤ گی	تر سواب نیند کو او دیدۂ بیدار پڑی
وسعت دشت کو وحشت نی کیا دل تنگ	کیوں نہ پہر پاؤں قدم جانب کہسار پڑے
ہوں جو آزردہ کسی اور سی ہم کوسی جاتی	کوی تقصیر کری اونکی ہمین مار پڑے
نغمہ سنجی کی کری مشق جو مجہسی چند سے	پہر گلا تیرا نہ او بلبل گلزار پڑے

اس زمین مین نہین کچہ اور تکلف ای **رند**
حسن اپنا ہی ردیف اسکی نہ بیکار پڑے

صدمی گذرے ایذا گذری	ہجر مین تیرے کیا کیا گذرے
ہجر مین جان رہی یا گذرے	**رند** کہو تم پر کیا گذرے
کیا کہون تجہسے حال فرقت	گذرے جو کچہ جانا گذرے
الفت بت نی کردیا کافر	یہ کیا بار خدایا گذرے
آئی نہین تم عرصہ گذرا	منع کیا کسنے کیا گذرے
گذرے جسدم ہم دنیا سے	ہمنے جانا دنیا گذرے
بحر جہان مین زیست ہمارے	شکل حباب دریا گذرے
کس سے کہتی کون سنے گا	کیا کیا گذرا کیا کیا گذرے
کہتا تہا مین عشق سے باز آ	دیکہا جو دل شیدا گذری
مر ہی سکئے ہم واہ ری غفلت	اونکو خبر ہی نہ اصلا گذری
اپنی تو ہی شغل خون آشام	نوبت جام و مینا گذری
کافر پر بہی نگذرے ایسے	ہم پر جو بت ترسا گذرے
وقت مرگ یہ سچ مین گذرا	زندگی اپنے بیجا گذرے

۸۷

[illegible]

تم پہ جو کچھ ہوا سزا ستے ہے **رند**
کیون پھری ایسے بیمروت سی

جب سنو مشورہ ہی خلوت ہی		یار کوئی ہی وقت فرصت ہے
تجہ سوا اور کس سی الفت ہی		جہوٹ بہتان مجہ پہ تہمت ہے
کبہی تو آ مرے ترے تصویر		وصل کی یہ سبب ایک صورت ہے
خوش رہو تم وطن مین اہل وطن		ہم ہین اور سیر دشت غربت ہے
جان مدت سی نذر فرقت کی		ای اجل تجہی کیا ندامت ہے
توڑین چوڑیکی طرح ہت کر یان		کیا ہی زور ون پہ دست وحشت ہی
مرض عشق کی شفا ہے موت		غسل میت ہی غسل صحت ہے
ہین بری وقت مین یہ اپنی رفیق	ق	دل لگی انسی انسی صحبت ہے
ہیونا یار کا تصور ہے		کنج عزلت ہی رنج فرقت ہے
جب سنو اک ڈہکوسلا ہی نیا		ایسی غمزدون سی مجکو نفرت ہے
اپنی دیوانون سی یہ اوڑ جلنا		اوپری کوئی آدمیت ہے
روڑ ہی روڑ ہی نکیجے باتین		ابہی تو بہولی بہولی صورت ہے
تم ہی یا خضر تو کہلاتے ہے کتے		کیا جنون خیز دشت وحشت ہے
یون خوش آدمی کچہ کبہی کوئے		سچ یہ ہی کتنا بیمروت ہے
لاکہ بار اوس طرف سے گذرا تو	ق	دفن جسجا شہید الفت ہے
فاتحہ ور کنار یہ نہ کہا		مرگیا کون کسکے تربت ہے
یار صورت نہین دکہا تا **رند**		کون سی زندگے کی صورت ہی

۸۹

رند موقع ہے عرض حال کرو
یار تنہا ہے وقت فرصت ہے

کوچے سے تیرے عاشق شوریدہ سر گئے — سب اپنے دم کے ساتھ لئے شور و شر گئے
مانند برق چشم زدن مین گذر گئے — یہ بھی نہ سمجھے ہم کہ ہر آئے کدہر گئے
ثابت ہوا جو کشتۂ چشم سیاہ یار — آہو مرے مزار کی سبزے کو چر گئے
رو کر کہا جو مینے کہ مرتا تہا میری جان — ہنسکر دیا جواب کہ پہر کیون نہ مر گئے
دیکھے جو ہوشیاری مین سو طرح کی ہنر — غفلت کدے سی دہر کی ہم بیخبر گئے
احوال کس سے پوچھیے یاران رفتہ کا — وہ بھی نہ پھرکے آئے جو لینے خبر گئے
سنئیو یہ سانحہ ہے یار و شنیدنے — لی لی کی خط جو میری کئے نامہ بر گئے
کہتا ہے کیا وہ شوخ کہ جیتے ہین رند کیا — مدت ہوئی کہ مینے سنا تہا وہ مر گئے
کوٹہے پہ جب چمک کی وہ زہرہ جبین بنا — شمس و قمر نظر سے ہماری اوتر گئے
گلزار روزگار مین وہ خوش نصیب تہے — دامن مین اپنے جو گل امید بہر گئے
سمجہین گے اسکو ابر کرم سب گناہگار — ہم حشر مین جو لیکے یہ دامان تر گئے
آیا نہ آج تک کوئی لیکر جواب یار — قاصد کئی سفیر گئے نامہ بر گئے
فرقت مین سیل اشک کا عالم جو ہے ہم — دریا ہزار بار چڑہے اور اوتر گئے
وقفہ کیا نہ کلکی روش باغ دہر مین — رنگ نسیم ہم ادہر آئے اودہر گئے
ہم آفتاب بام ہین یا ہین چراغ صبح — کیا اعتبار شام گئے یا سحر گئے
پہولے پہلے نہ آکے گلستان دہر مین — ہم وہ شجر ہین باغ سے جو بے ثمر گئے
ابتک وہ ایک سی کرتے ہین کرو — ہر چند ترک عشق کو برسون گذر گئے

جانکو کہا تمہین ڈہونڈتے ہین وہ کدہر گئے
جسوقت تیغ ناز کہنچی بوالہوس کہان
وہ ہم ہین ہم کون ہین جو سینہ سپر گئے
جانبازی اپنا کہیل ہے ہم سرفروش ہین
عاشق نہین وہ لوگ جو مرنے سی ڈر گئے

کیا کیا اذیتین نہ سہین ہجر یار مین
سوچ ہکہی کہ ہول کا عالم ہی انکہ کا
ناگفتنی ہی پوچہو نہ حال دل و جگر
ہمراہ اشک نے دل تو لہو ہوکے بہ گیا

موت آئی ایسی جینی کو ہم کیون نہ مر گئے
یہ ہی تمہاری ساتہ پہرے تم جدہر گئے
کس سی کہون کہ کیا ہوی دونو کدہر گئے
اور آہ مین گہٹی ہوی لخت جگر گئے

ہمراہ میر [illegible] ہی تہی کوی یار تک
پہر ہم ادہر کو آئی میان وہ اودہر گئے

گر یہ جبسی تری کاکل رسا آئے
چلون خبر کو یہ جی مین نہ دلربا آئے
نہ آیا لب پہ مری ایک حرف مطلب کا
گئی جو عالم وحشت مین سوی صحرا ہم
یہ بیحجاب ہوی بزم غیر مین صاحب
مین بزم دہر مین بیگانہ وار کیون نہ ہون
ہوا ہی مائل آرایش اب تو وہ خودبین
کری کا عشق تصرف تو دیکہنا وہ پری
شہادتین پڑہ اب دم نہ پہر بتون کا ولا
وہ کون لوگ ہین بیگانی ہین جو اپنون سے
خیال زلف مین دم گہٹ گیا تو صدق ہوا
شب فراق کی کالک سی دم نکلتا ہی
دہرا ہی سہتا ہی آئینہ رو بہ رو ہر وقت

وبال جان ہو کہ عاشق کی سر بلا آئے
ہزار حیف نہ آئی تم اور قضا آئے
زبان نہ کام دم عرض مدعا آئے
تو روح قیس کے لینی کو پیشوا آئے
تمہین تو شرم نہ آئی مجہی حیا آئے
نہ ایک شکل نظر صورت آشنا آئے
لگی جو سامنی سی آرسی حنا آئے
پیادہ گہر سی کہلی سر برہنہ پا آئے
لبون پہ جان تو ادبند خدا آئے
ہمین تو غیر سی ہی بوی آشنا آئے
ہمارا وقت برابر ہوا قضا آئے
الٰہی رات ہوی یا کوئی بلا آئے
پسند آنکو ہی اپنی کیا ادا آئے

وہ گل نہیں چمن میں نوا سنجیاں کرون
کس عندلیب زمزمہ پیرا کی سامنے

ترسا بچون کی ہاتہ سی وہ تاہی دین کو
مسجد بنا کی شیخ کلیسا کی سامنے

منکر ہو وہ اگر لب جان بخش کا تری
انجیل لا کی رکہدون مسیحا کی سامنی

مرجاؤن حسرت لب جان بخش مین گر
لیجاؤن التجا نہ مسیحا کی سامنے

وصل صنم جو بار خدایا نصیب ہو
مسجد بنا کرون مین کلیسا کی سامنی

ہین حق پرستیون مین ہی ہاتہ پریشان
بت بہی دہری ہوی ہین مصلا کی سامنے

فرقت مین جب لیا ہی تصور سی مینی کام
موجود کردیا ہی اوسی لا کی سامنے

آیا نہ باز ظلم سی وہ بعد قتل بہی
پہنکوا دی لاش سر مرا کٹوا کی سامنی

فرط جنون سی عالم آہن پا ہی پان
نشتر نہ لائیو رگ سودا کی سامنی

پہر ہو کا یار جلوہ نما آ کی بام پر
پہر ہون کی آج طور و تجلی کی سامنی

ہوئی شب وصال سیہ یا سفید ہو
یکسان ہی چشم محو تماشا کی سامنی

دل کی مقابلی صف مژگان سی دیکہیو
دیکہی نہون جو فوج سی تنہا کی سامنی

آنکہون مین اوسکی خاک مبادا نظر لگی
آنکہین کرو نہ نرگس شہلا کے سامنی

سنبل نکل ہی جائین کی سارے پیچ و خم
لینا نہ بل کی زلف سمن سا کی سامنی

صاجسکو مینی لکہدیا کب خط بند گے
رکہدو جو ہو نوشتہ کوئی لا کی سامنی

دیتا نہیں مین ڈاکئی کو فرط رشک سی
خط رکہیا ہی دیر سی لکہوا کی سامنی

مرتا ہون مین نہ جانی مین تعجیل کیجئی
اب جاؤ گی گا لاش کو گرنوا کی سامنی

دہونی رما ہی کونسی در پر ترا فقیر
کعبی کی سامنی کہ کلیسا کی سامنے

ہردم تصور قد بالا ہی یار سے
رہتی ہین اپتو عالم بالا کی سامنے

91

وعدہ پہر آنی کا لیون مین دم رخصت یار
ہوش اپنا تو مجہی بیخبرے رہنی دی

وہ حسین ہی تعویذ جو تصویر تری ہاتہ لگے
کرکی تعویذ ہر اک حور و پری ہنی دی

کنج زندان مین بسر کیجے کس راحت سی
پا بزنجیر جو شوریدہ سری ہنی دی

سب گرفتار ونکو آزاد نکر زندان سی
ایک دیوانہ تو ای تنگ پری ہنی دی

اوسکی نظارہ دیدار سی مین درگذرا
کور کورانہ مجہی بی بصری رہنی دی

کہیل ہی جانبی کا مرا شوق شہادت قاتل
تو چہری تو رک گردن پہ دہری ہنی دی

محتسب کچہ تو رہی چشم مروت سب مجہسے
ایک بوتل تو مری اگی دہری ہنی دی

خاک اتنی بہی نہ گلشن مین اوڑا باد خزان
کچہ تو ان پہولونکے تہالون مین تری ہنی دی

زعفرانی کوی جوڑا پہن آی ہی بسنت
دست نقچی مین لباس اکری ہنی دی

اوکمان دار مری سینی سی سب تیر نکال
دل مین جو ڈوب گئی ہو وہ سری ہنی دی

گہر کی گہر صاف ہوی جاتی ہین ہم لوگون کے
دل مین کچہ اور دنون کینہ وری ہنی دی

دلکو پامال نکر اس مین پہیعلی ہین کئی
ایک خوشہ تو ہیلالی ثمری ہنی دی

مین تو ہر چند مبرا رہون الفت سی **رشد**
دل ہی تو مجکو محبت سے بری ہنی دی

تم تو پہر اکی ہاتہ سی دامان نکل گئے
ہم چاک کرکی اپنا گریبان نکل گئے

تم اتی رنج دل سی مری جان نکل گئے
اندوہ و یاس و حسرت و حرمان نکل گئی

سیلاب اشک کو سون تلک موج زن رہا
روتی ہوی جدہر تری گریان نکل گئی

ثابت رہا مین آج تلک اپنی قول پر
اقرار کرکی آپ مری جان نکل گئی

دست جنون نی حا سی جو باہر قدم کیا
دامن سی ہو کی چاک گریبان نکل گئی

جسطور چھوڑ جاتا ہی سانپ اپنی کینچلی
جامی سی اپنی یون تیری عریان نکل گئے

پریون مین ذکر موتی ہین جو رون تنگ ہی
شہر سی تمہاری دور تنگ یہان نکل گئی

فریاد بیکسان محبت سنی نہ پاس
ہوکر تمہاری ہاتہ سی نالان نکل گئے

دیکہا جو تونی آئنی مین اپنی زلف کو
حیران ہوکی تیری پریشان نکل گئے

ایجان تونی آکی جو انکی خبر نہ لے
دم تیری عاشقون کی مری جان نکل گئی

عشاق تیری کوچی سی آتی ہوئی گئے
بلبل چمن سی او گل خندان نکل گئے

تاریک ہی جہان ہماری نگاہ مین
تم آج کسطرف مہ تابان نکل گئے

معلوم تہا کہ آج تو آئی گر اس لئے
ہم شام ہی سی وی شب ہجران نکل گئے

عشق بتان مین دشت نوردی جو ہم نی کی
تلوون کی پار خار مغیلان نکل گئی

پہر کہات پر چڑہین تیری امر محال ہی
قابو سی اب وہ ای ال ... نکل گئی

ٹہر انکو ہی معرکون مین میری سامنی
آگے سنی ال ... سام و نریمان نکل گئی

عاشق تمہاری زلف کی جاتی نہ بزم سی
سن سنکی گفتگوی پریشان نکل گئی

دیکہی جو دست بستہ تری ترک چشم کے
قزاق راہ کاٹ کی جانان نکل گئی

مدت ہوی کہ تجہسی ہمین سلسلہ نہین
پہندی سی تیری گیسوی پیچان نکل گئی

کیسی فسوق آمیزی مین چل دی
منہ مین زبان رہ گئی دندان نکل گئی

گر انقلاب دہر یہی ہی تو دیکہنا
روباہ بنکی شیر نیستان نکل گئے

فرقت مین خوش نہ آئی ہمین سیر باغ رند
گہبرا کے سوی کوچہ جانان نکل گئے

۹۳

کیونکر نہ ہو سکے ہمسی ملاقات آپکی
واللہ کیا ذلیل ہے اوقات آپکی

رہنی ہی دیگا گور مین بھی اضطراب دل
ہونگی نہ استوار جو تختی مزار کے

آیا ہی تنگ دام مین بلبلون کی مرغ دل
لتہ جو پڑدی اسی صدقی اوتار کے

ہمنوا ریاں کین ساتہ نہ اوس بلا دہ نوش نے
دیکھی نہ لطف بارش ابر بہار کے

وہ رشک گل تو آج گیا سیر باغ کو
دونی منگاون کسکی لئی پہول ہار کے

یہ بھی ہی سرد مہری جانان کا شعبدہ
لرزہ شریک ہی جو ہماری بخار کے

سینی مین نقد دل کا مین پاتا نہین پتا
ذرہ حنا لوہ گیا مال یار کے

ق

یہ ناوک انگلی ہی فقط سیری دم ہلک
یجتائی کا آپ بہت مجکو مار کے

ترکش کمر سی کھولی پہینکو گی میری بعد
رکہدو گی تم کمان کو چلہ اوتار کے

نامہ ترب کی گر نہ تیری نامہ بر کہین
مضمون لکھی ہین نہ مینی دل بیقرار کے

کس سوز سی جاتی ہی یار میری ساتہ
ارمان نکلی کب دل امیدوار کے

پابہن جو سمنے دامن ایہ کی رکہتین
سویا لحد مین چین سی ٹانگین پسار کے

کیون دوڑتا ہی ہاتہ گریبان کی طرف
شاید جنون قریب ہین اب دن بہار کے

دشمن ہوا ہی سینی مین تیری اک جان
ورلی ہین سیکڑون مری اک جان زار کے

ہر دم زبان پہ رہتی ہی لذت شراب کی
جو سی ہین جیسی ہونٹ کسی بادہ خوار کے

ای رند جلتی جلتی کلیجا پہلس گیا
دل ہین پہپہولی پڑگئی غمزون سی یار کے

عنایت کی نظر ہمیشہ نہین ہی
وہ آنکہ اب تیری او دلبر نہین ہی

نہین بلی و جو ابہی آہ و زاری
محبت یار سی کیونکر نہین ہے

کوئی تو شوق سی غنچہ سے گلے پر
سرک جائی یہ ایسا سر نہین ہے

یہی قول و اقرار باہم ہوئی تھے		تمہاری ہماری ہماری تمہارے
نکل جائیگا دم جو پہلو سی سرکے		مری زندگی ہی سہارے تمہارے
بتو قول سی اپنی پہرتے ہو ناحق		خدا درمیان ہی ہماری تمہارے
ہلی تیغ ابرو تو کاٹون گلے کو		سمجھنے لگا ہون اشارے تمہارے
نہ مانون کا ہرگز نہ مانونگا ہرگز	ق	بس اب عذر بیجا ہین سارے تمہارے
مین سب سن چکا ہون ندو مجکو جہنٹی		جو ہین شغل دریا کنارے تمہارے
مرا جذب الفت تمہین کہینچ لایا		اثر کچہ ہوا دل مین بارے تمہارے
قسم سرمگین چشم کی کہا چکا ہون		نہ بولونگا مین بی پکارے تمہارے
ہوا اب تو بے پردہ راز محبت	ق	چہپا کب چہپائی سی پیارے تمہارے
ہوئی عشق مشہور شہرون مین جانی		تمہاری ہماری ہماری تمہارے
ادا ناز عشوہ تبسم تکلم		سب انداز ہین پیارے پیارے تمہارے
وہ افعی ہو تم کا کل دیکہو یار		نہین مانگتی پاسنے مارے تمہارے

می حسن کی کیا ہوئین دہ ترنگین
نشی رندی سب اوتاری تمہاری

جب صبا زلف کو اوس عدو کی چہو آتی ہے	گو بگو عنبر فردوس کی بو آتی ہے
ساقیا جہوم کی بدلی جو کبہو آتی ہے	حسرت ساغر صہبا و سبو آتی ہے
کونسا غنچہ دہن گرگیا سے گلے آکر	بوی گل تجہسی حجاب لب جو آتی ہے
سال آیندہ فلک نیست اگر باقی ہی	میکشو فصل می و جام و سبو آتی ہی
یاد کرنا ہی ترا موت ہی عاشق کی لئی	دم او کہڑ جاتا ہی ہچکی جو کبہو آتی ہی

۹۵

سیکڑون کوس سی معشوق کی بو آتی ہے
بسکہ شادی مین ہی ہی مرگی کی سامان خیال
عطر سا ہون تو کا فور سی بو آتی ہے
[illegible]

[illegible]

٩٦

صبح ہوتی ہی نہ کٹتی ہی شب تار فراق ‏— نیند آتی ہی نہ عاشق کی قضا آتی ہی

یہ پتا کوچی کا اوس مہ رو کی سن کہ قاصد ‏— یون تہ ہمین چلتی ہی جنت کی ہوا آتی ہی

قیس نا تی سی بیابان مین کہین چھٹتا ‏— لیلی آتی ہی مگر رو بہ قفا آتی ہے

خواب شیرین سی مین آگاہ نہین سو نہ سکی ‏— آنکھین کڑواتی ہین جب نیند ذرا آتی ہی

پوچھتا اونسی مین جا کر جو مسیحا ہوتی ‏— آنکھو درد محبت کی دوا آتی ہے

کیون نہ پژمردہ ہو گل برگ خزانی مانند ‏— میری گلزار مین یون بنکی صبا آتی ہے

حسرت لطف اسیری سی ہی بلبل بیتاب ‏— نالی کرتی نہین صیاد کو چلاتی ہی

ربط ملمس کا کیا گلبدنون سی پیدا ‏— کیا لگاوٹ تجھی ای عطر حنا آتی ہے

یاد آتی ہین تری گریبان و شعلۂ طور ‏— دل بہکا جاتا ہی جب سرد ہوا آتی ہے

لال ہو جای نکیون صورت خاک پہ گل ‏— باغ مین جا کی صبا آگ لگا آتی ہے

کوچۂ زلف مین جاتی ہی مضامین کی لئے ‏— راہ پر اپنی اگر فکر رسا آتی ہے

دل دکھایا کسی گلچین نے کوئی گل توڑا ‏— باغ سی نالۂ بلبل کی صدا آتی ہے

کس گنہگار کی مردی پہ یہ ہوتا ہی عذاب ‏— توبہ توبہ کی جو مرقد سی صدا آتی ہے

لی مین خود کوچۂ جلاد کو ای موت چلا ‏— مین ہی آتا ہون تری پاس تو کیا آتی ہے

اک نظر بام پہ او بت نظر آ جایا کر ‏— دیکھنی کو تری اک خلق خدا آتی ہے

سر ہلا دیتی ہو منہ سی نہین کچہ فرماتی ‏— جان لکنت ہی زبان مین کہ حیا آتی ہے

ہی یقین باغ مزار و جنۂ رضوان بنجای ‏— سیر کو واسطی اک حور لقا آتی ہے

یون پہرا کرتی ہین کاندھو نپہ دوپٹہ ڈالی ‏— رو برو میری جب آتی ہین حیا آتی ہے

نظر لطف سی تم جانتی ہو خون چشمون ‏— یا فقط آنکہ ہی غصے کی دکھا آتی ہے

یار آتا ہی یار آتا ہی دل کہکا لب مجہسے
یان تجہی خبر پیشتر او نامہ بر آئی

اعجاز جنون ہی جو چلا مین سو صحرا
زنجیر مری پاؤن سی از خود اوتر آئی

دولاب کا عالم رہا فرقت مین ہمیشہ
خالی ہوی اک چشم تو اک چشم بہر آئی

ہمراہ جو تہی بخت کی برگشتگی بخت
تا باب اجابت گئی او ربی اثر آئی

الفت تری ای روح روان ساتہ ہی دم کی
آمیز ہوئی خون مین گردی مین در آئی

دن وصل کا موقوف تہا تاریک شبون تک
اندہیاری ہی او غیرت شمس و قمر آئی

پوچہو نکوئی مجہسی کہ قاصد نی کہا کیا
کچہ اپنی خبر بہی نرہی وہ خبر آئی

دل کہتا ہی کیون پیتی ہو تم گہونٹ لہو کی
خالی کرو رو رو کی اگر چشم بہر آئی

دل پہلو مین جلتا ہی منافق کی طرح رشک
سینی مین ہی کیا گرمی نار سقر آئے

برسون مین مری یار کی لیکر خبر آئی
مدت مین تو او باد صبا راہ پر آئی

رکتی نہین وکیسی کسی پر اگر آئے
آندہی کی طرح آئی طبیعت جدہر آئی

دو ن اس دل مہجور کو کیا خاک تسلی
خط یار کا آیا نہ زبانی خبر آئی

بیوجہ ہی اک بات مین شر کرتی ہو صاحب
کچہ خیر تو ہی آج طبیعت کدہر آئی

المنة للہ ہوی وصل کے سامان
لی شاد ہو دل مدت ہجران بسر آئی

رکہونگا عزیز اوس کو گر جان سی زیادہ
جو ہاتہ مری وصل کی شب وہ کمر آئی

رنج و غم و اندوہ کی نرغی مین ہین یارو
کس کس سی اکیلا مین کرون عہدہ بر آئی

بچتی ہین گنہگار اگر رحم کرے تو
پہر قہر ہو البتہ اگر عدل پر آئی

ہشیار ہوئی ہین کہ وہی بیخبری ہی
کچہ بیخبرون کی نہ تمہاری خبر آئی

97

چمکا خدا کا نام سحر کی شب فراق | تسبیح ساری رات پڑھی یا ودود کی
چنگاریاں ہیں آگ کی کھا ہی باغ دہر | پہنچی کہی ہی سنبل پیچان پہ دود کی
آتی ہیں دور دور سی مشتاق ہوکی لوگ | کیا رفتہ رفتہ حسن نی تیری نمود کی
مانند نقطہ کی حرکت بھی نہ اک قدم | پرکار وار سیر کی چاروں حدود کی
ہم سوختہ دلوں کی معطر ہوسئے دماغ | خوشبو جو پہیلی آپکی حقی کی دود کی
جاکر شریک برق ہوئی آہ سینہ سوز | بدلی نہی فلک پہ مری دل کی دود کی
سینہ مرا جنازہ ہی دل اسمیں مردہ ہی | واجب ہوا نماز پڑھوں بیسجود کی
گردش سی آسمان کو میری دعا کی ساتھ | ہاتھ آگئی ہی میری لگام اس کبود کی
قدرت خدا کی بات نکر آتی تہی جنہیں | لیتی ہیں اب وہی مری آگی نمود کی

سر اپنا کھای کا جو بگڑتا ہی سب مجھے رشک
اپنا ضرر کریگا عداوت حسود سے

ملی نہ درد ہی ساقی سی یا شراب ملی | مری سوال کا کیا دیکھیے جواب ملی
شگفتہ روح ہوا وسکی مجھی ثواب سے ملے | دلاؤں فاتحہ بلبل کا جو گلاب ملی
نہ کھاؤں داغ اگر لذت کباب سے ملے | پیوں نہ زہر جو کیفیت شراب ملی
ازل سی اوسنی دیا ہی جسی جو زیبا تھا | گلو کو رنگ تو سنبل کو پیچ و تاب ملی
کبود چرخ کری لاکھ تیز رفتاری | رکاب سی تری ممکن نہیں رکاب ملی
وہ تلخکام ہوں تبدیل ذائقی کی لئے | ملاؤں زہر ہی تہوڑا جو شہد ناب ملے
فلک کی چال نہ چل ای مہ سپہر جمال | بہت سی خاک میں گھر خانمان خراب ملے
گلوی خشک لئی جاؤں میرے جو مقتل میں | تو کربلا کیطرح تیغ میں نہ آب ملے

پھر کھینچتی ہی الفت بت دیر کی طرف
لو ساکنان کعبہ ہمارا اسلام ہے

اجماع میکدے مین ہی مثل سقیفہ آج
اصحاب بادہ خوار مین ساقی امام ہے

ثابت ہوا کہ خلوت خاص اوسکی گور ہی
میدان حشر یار کا دربار عام ہے

روحین مقیم ہین جو شہیدان عشق کی
دار السلام یار کی کوچے کا نام ہے

قاصد مجھی یقین نہین تیری بات کا
جعلی ہی خط دروغ زبانی پیام ہے

دل ہی روانہ گیسو جانان کی شوق مین
مرد غریب راہ رو ملک شام ہے

باہم برار صحبت ہمجنس کیون نہو
وحشی غزال دشت مین مجنون سی رام ہے

سرو چمن ہی بندہ آزاد اوسی کا ہی
جس شکل گل کا لالہ داغی غلام ہے

لینا نہ ساغر مے کوثر ہی حور سے
زاہد اگر شراب کا پینا حرام ہے

بھٹکا کوئی غریب نہ صحرای عشق مین
ہر غول مثل خضر علیہ السلام ہے

یان ہر گدا کو آگی ہوی سلطنت نصیب
چغد اپنی دشت کا ہی ہما جس کا نام ہے

دونکا ترا جواب اے دوست جز بلے
آگی جو قول تھا وہی اب بھی کلام ہے

مشتاق اضطراب اسیری ہی تو اگر
صیاد دیکھلینا یہ مین ہون یہ دام ہے

مرجانا زہر کھا کی ولا قصہ مختصر
انجام کار عشق بت سبز فام ہے

سجدہ ہی عاشقونکا وہان جا بسو درست
کعبہ ہماری یار کی کوچی کا نام ہے

دشنام ہر سخن مین ہی ٹھوکر ہی ہر قدم
وہ گفتگو کا طور یہ طرز خرام ہے

دل ضبط غم کریگا مگر قدر حوصلہ
اوتنی ہی می سمای گی جتنا کہ جام ہے

جایز نہ کر مذمت رندان بھی واعظا
مثل شراب غیبت مومن حرام ہے

الہام غیب ہی مرا ہر شعر طبع زاد
قول بشر ہی یہ نہ ملک کا کلام ہے

۹۹

عجب نہین جو دعا مستجاب ہو جائے
حضور قلب مجھے ای حضور ہوتا ہے

یقین ملال کوئی اب قصور ہوتا ہے
یہ جرم گردن بی خطاؤ رنہ

ہمی کہ ذات سے اکثر فتور ہوتا ہے
فہم ندای برباتی فساد ہے عشق

یہ ذکر فرزبان پر ضرور ہوتا ہے
بجشہ مدی ہمکو شمار و صفت جمال

تحمل اختلال دل ناصبور ہوتا ہے
اس اضطراب وقلق سی بیخبی سی مردم کی

نثار یار پہ یہ جان ناتوان کردے	یہ کہکی شوق شہادت گہسیٹتا ہی مجہی
نشان قبر بھی بیکس کا بی نشان کردے	لحد پہ چاہتی تعویذ مجکو کیا اوچرخ
یہ ترک بند اگر راہ کاروان کردے	عجب ہی ہنر ہی چشم مست یار سی کیا
زبانی مطلب خط نامہ بر بیان کردے	لگی لگی دیر افنا فی کی ہاک کرنی مین
کہان پہ آب دم تیغ کو روان کردے	یہ تشنہ کام شہادت بہی ہو چکی سیراب
مین تار اوسکی اوڑادون پہ بیجیان کردی	جنون مین اتنوگریبان سی تنگ ہوتا ہون

پڑا ہی سابقہ اوس سی جو رشید دم بہر مین
حقوق خدمت صد سالہ رایگان کردے

خطا معاف ہو مجسی قصور ہوتا ہے	خیلال اور کچہ ای شک جو ر ہوتا ہی
جنون سمجہتا ہون جسکو غرور ہوتا ہے	حواس خمسہ مین اوسکی فتور ہوتا ہے
گناہ مجسی تہا یا غفور ہوتا ہے	شباب باعث فسق و فجور ہوتا ہے
معاف کردی بشر سی قصور ہوتا ہے	نہ دیکہ جرم مرا اپنی مغفرت کو دیکھ
چراغ گل مرا ای شمع طور ہوتا ہے	عطا کر اپنی تجلی سی روشنی اسکو
جو بیقرار دل ناصبور ہوتا ہے	یقین ہوتا ہی ٹوٹی کو ار سینی کے
ظہور حشر ہی اہل قبور ہوتا ہی	کوئی دن اور لحد مین رہو نہ گہبراؤ
سنا ہی بعد فنا وصل حور ہوتا ہے	خدا نصیب کری موت ایسی جینی سے
ذرا ہی تہیں مین بس جو ر جو ر ہوتا ہی	کئی ہین دل نی ہی پیدا خواہش شیشی کی
چمن مین شور عنادل ضرور ہوتا ہی	گلی مین یار کی نالان ہین نیکون عاشق
وہ کیا معاملہ اہل قبور ہوتا ہی	تمام زندی لرزتی ہین جسکی دہشت سی

وہ بادہ خوار ہون کہنے مین جو ہر بات مین نہ
کہ دو وقت [illegible] سرور ہوتا ہے

عجیب [illegible] ہے
پتنگ شمع سی یان دور دور ہوتا ہے

کسی بیکسی کا ہو جو دیوانہ خلد مین [illegible]

١٠٠

[illegible]

مفسدی، وربپا ہوتی ہین اوسکی جی مین
فتنہ پرداز زبان کافر کی ادا کرتی ہی

رنگ گل ہنی لگا آگ چمن مین ہر سو
آتش افروز زبان کیون باد صبا کرتی ہی

نیچی نظرون ہی سی کرتا ہی وہ عالم کو تباہ
شعبدہ باز زبان آنکھون مین حیا کرتی ہی

ایک مضمون نہین زلف کا بندہتا مجہسی
کیون تو کوتاہ بیان او فکر رسا کرتی ہی

تیغ ہران کی برابر ہی اثر سیفی کا
کار شمشیر زبان فقرا کرتی ہی

کیون بہاتی ہی مری دلکو تو او فندق یار
کیون جہان مین مجہی انگشت نما کرتی ہی

شمع سان ہڈیان جلتی ہین پس مردن بہی
کام کلگیر کا منقار ہما کرتی ہی

دل بیمار شفا ہوگی ہے اسان نہو
بال کہولی ہوی وہ حور دعا کرتی ہی

گردبادا ہی کلی ہین نہ سمجہنا قاتل
روح ہی طوف مزار شہدا کرتی ہی

بیڑیان ہوگئین منت کی مری حق مین جنون
ہر برس پاؤن مین زنجیر پڑا کرتی ہی

پیرہن پہاڑ کی ہی شک سی عریان ہوتا
گلکو بہی تنگ تری جست قبا کرتی ہی

نرہی گی یہ ہوا باغ کی دیکہ او نرگس
چار دن کی ہی کیون نشو و نما کرتی ہی

باغبان دشمن جان گہات مین ہر دم صیاد
بلبل اس باغ مین کیون رہتی ہی کیا کرتی ہے

وہ ہی آئینہ ہی جب دیکہوا ور آرایش ہے
زلف بگڑی ہوی ہر وقت بنا کرتی ہی

شوق نظارۂ دیدار مین تیری ہر دم
جان آنکہون مین مری جان بنا کرتی ہی

تنگ کرتی ہی مجہی کو شب ہجران ہر روز
سامنا آکی مجہی سی یہ بلا کرتی ہی

بدتر از مردہ تو فرقت نی بنایا اوس کی
کیون پس و پیش اب آنی مین قضا کرتی ہی

ہی مری سر مین جو سودای بیابان گردی
خود بخود پاون کی زنجیر بلا کرتی ہی

چہوڑ کر سب خس و خاشاک چمن وای نصیب
آشیانی پہ مری برق گرا کرتی ہی

۱۰۱

102

الفت زلف پری چہرہ پریشانی ہوئی — خانہ ویرانی کی وہ چشم سیہ بانی ہوئی

آبیاری ابر رحمت نے نکی اک برس — مزرع امید اپنی خشک بی پانی ہوئی

کاٹ دی برسات ساری وسکی سایہ تلے — پوستین کہنہ روپیش بارانی ہوئی

جا پہنچتا کب کا یاران عدم رفتہ کے پاس — سدرہ ناحق مری یہ ہستی فانی ہوئی

کی جو بہر و اشد طبع گرفتہ سیر باغ — اور سنگر ناکہ بلبل پریشانی ہوئی

خلعت عریان تنی پہتوں نے پہنا رہے جنون — ٹھیک پیری جسم پہ تشریف عریانی ہوئی

ناخدائی بحر الفت کی ہے زیبا عشق کو — لے گیا ساحل تلک کشتی جو طوفانی ہوئی

ہو چکا تھا میں سبکروحان عالم میں شمار — سل مری چھاتی کو کیوں ایسی گرانجانی ہوئی

ہجر کی شب یاد جو آیا وہ ماہ چاردہ — روز روشن سے شب تاریک نورانی ہوئی

روح کو جسم مثالی بعد مردن ہے ملا — ہم ہے باقی جو شی فانی تھی وہ فانی ہوئی

مشق حیرت سے ہیں خود حیرت کا پتلا بن گیا — عمر ساری آئنہ سان صرف حیرانی ہوئی

کشور دل کر دیا تاراج کرکی بی چراغ — عشق غارتگر کی ہاتھوں خانہ ویرانی ہوئی

صدمی پر صدمی اوٹھائی درد سر کی عمر بہر — پر کبھی آلودہ صندل نہ پیشانی ہوئی

بہتر ہیں جبکہ افشاں وسنی ماہی پہ چھپا — چاند سے افزون ضیا وی نورانی ہوئی

سیکڑون مثل زلیخا ہونگی مشتاق جمال — دھوم تیری مصر تک یوسف ثانی ہوئی

خط نے مصحف کر دیا روی کتابی کو تری — بی تکلف لوح قرآن لوح پیشانی ہوئی

عالم برزخ میں بعد مرگ بہی تن ہون میں — روح باقی ہے جو شی فانی تھی وہ فانی ہوئی

حسن گندم گونکی الفت کی اثر سی بعد مرگ — لوح تربت تھی جو سنگ سرخ کی ہانی ہوئی

ہو سکا تجہسی نہ چھپا تک شبیہہ یار کا — آج کیا وہ دست کاریگی سی اومانی ہوئی

آج اوس گل سے کیا دو سے نہ ہے چشمے کا
یاد ساقی ہین کسے ہوش ہے میخواری کا
کیون نہ اغماض کرو حسن پہ چشم بد دو
بار عصیان سے ہوا ہے سر ار دہ بہاری

ٹھہری ہستی تہی تری نرگس شہلا کیسی
خون دل پیتا ہون مین ساغر و مینا کیسی
ناز و انداز و ادا ہین تمہین زیبا کیسی
دیکھتی او ٹھتا ہی یارب یہ جنازہ کیسی

بیش ازین رند خرابات نشین تہی چندی
بنگئی اب بیٹھی ہین رہبان کلیسا کیسے

سنی سرگوشیان غیرو نسی اشارے دیکھی
تنگ وہ چشم فلک نی ہینی یکھی ہونگے
قول کی پہلون کی اللہ رے کافر کو خوشی
رو صحبت نہوا ایک مریض فرقت
پاؤن ہر مرتبہ کس طرح نہ پہیلاو ہے
بوالہوس ہین نکوی عاشق صادق پایا
دل تو کیا جان ہے کی نذر تری اے شہ حسن

آج آنکھون سے کرشمے تری سارے دیکھی
ہمنے ان آنکھون سے جو روپ تمہارے دیکھی
بہنے سو مرتبہ سو بار اوتارے دیکھے
ایسی بیمار سدا گور کنارے دیکھی
ہتہ کہنڈے تنے نہین جان ہمارے دیکھی
چاہنے والی بہو دو چار تمہارے دیکھی
حوصلے تو نی فقیری مین ہمارے دیکھی

رند سے جتنی تہی اقرار ہوی سب عکس
قول سے فعل خلاف آپکی سارے دیکھی

کٹ گئی عمر غم و رنج مین بیچارون کے
غول کی غول ہین دو کانون پہ خمارون کی
مرتی ہین تنگتے ہی جان پہ بیچارون کے
تیغ ابرو کی مضامین سے ہی کرنی ہین تلاش

پوچھتی کیا ہو مصیبت کی گرفتارون کے
مستیان کرتا ہین بن آئی ہی میخوارون کے
خوب لی تمنی خبر اپنے گرفتارون کی
راہ چلنی ہی سے مجھے دہار ہے تلوارون کے

١٠٣

کیون ہی یہ مردہ تو او غیرت گل خیر تو ہی / کیون مبدل ہوئی رنگت تری رخسارون کی
یارب اشغال کی اپنی نہین ہوجای جزا / حشر پہ کہیو نہ تعذیر گنہگارون کی
کب بدین سی شہد کی ہی تلخ کلام / قدر سرکار نی کی خوب نمک خوارون کی
گل فردوس کی بو ناک پہ آیا ہی / جسنی بو سونگھی تری او تری موئی یارون کی
تو خرامان ہو تو ہی رشک چمن سایہ تلیر / پال پیدا ہو تو ابت مین ہی بیمارون کی

رند کہلتا نہین کچھ حال تمہارا کیا ہی
زرد ہی ہوگئی ہو شکل ہی بیمارون کی

ہجر کی رات اسی طور نہین ٹلنی کی / توبہ تا صبح قیامت بہی نہین جلنی کی
کیا عجب ہی جو گرادون مین شکوفہ لاکر / وہ شجر ہون جسی امید نہین پہلنی کی
ہجر مین بسکہ ملی دست تاسف ہر دم / خو ہوئی ہی کف افسوس مجہی ملنی کی
اے جنون خانہ زنجیر سی رخصت ہی مری / فصل آ پہونچی ہی صحرا کو نکل چلنی کی
یہ سی وعدہ ملاقات کا ہی بعد زوال / دوپہر آج کسی طرح نہین ڈہلنی کی
عہد طفلی سی لگا ہی مجہی الفت کا روگ / پل گیا کس کو توقع تہی مری پلنی کی
مات ہو بازی شطرنج محبت نہ دلا / مین کہی رکہتا ہون یہ چال نہین چلنی کی
نور کو میری سیہ خانی سی ہوتی ہی گریز / شمع روشن کرو ہر چند نہین جلنی کی
سوگ زنا تو کہا یار نی مجہ عاشق کا / ہان کہا ہنکی قسم کہائی مسی ملنی کی
آرسی کا فور سی کب ملتی ہی سینی کی جلن / مہر کی طور سی عادت ہی مجہی جلنی کی

ہجر بیٹھی ہو گیا منزل ہستی مین رند
کوچ در پیش ہی تیاری کرو چلنی کی

۱۰۴

کر چکے جلد میرا کام تمام
دیر کیون ہجر یار کرتا ہے

یار کو بر خلاف مجھ سے فلک
ہای پروردگار کرتا ہے

ناز تیری بین سب اوٹھاؤن کا
غمزے کیون مجھ سے یار کرتا ہے

پھیر در پردہ جان عاشق سے
اوس پر سے کا ستار کرتا ہے

دام گیسو مین مرغ دل ہین اسیر
گھر مین بیٹھا شکار کرتا ہے

ق

کیا کہون دل پہ کیا گذرتی ہے
جب یہ تحریر یار کرتا ہے

آج فرصت نہین کل آئین گے
تو عبث انتظار کرتا ہے

دل تو آگی ہی دے چکا ہی رند
جان سے اب نثار کرتا ہے

١٠٥

دیجان محبت مین کسی رشک چمن کے
سونگھین کی ملک آنکی بو میری کفن کے

سن آئی خوش الحانیان کس غنچہ دہن کے
بستی ہی جو بہولی ہوی مرغان چمن کے

خط نکلے پہ بوسہ رخ پر نور کا پایا
خیرات برہمن کو ملی چاند گہن کے

کافور کی بو آئی اگر عطر لگایا
پوشاک جو کی قطع تو یاد آگئی کفن کے

کیا جانیے کیا کیا دل عاشق سے کرینگے
ہر بار کی شوخی تری بیساختہ پن کے

انکار ہے تکرار ہے اک بوسہ لب پر
منحوس بنایا تمہین تنگی نے دہن کے

اوس کاکل مشکین کا جو مل جائے کوئی تار
تحصیل سمجھنا تو خطا اور ختن کے

ہمچشمی کا دعوا کہین کل اوس سے کیا تھا
سنتا ہون کہ آج آنکھین نکلو ہین ہرن کے

کم باد بہاری سے نہین نازکی رفتار
یمن قدم یار سے رونق ہے چمن کے

حسرت لئے جاتی ہین ہم او مرگ غریبی
ملنے بلی دوست عزیزان وطن کے

بجلی جا بین سے
صبا لالی دو پہول دہر جای سے
وحشت دل جدہر جای سے
سن او گل بہت منہ بجڑہ یار سے
یہ تہوڑی سی عزت او تر جاے سے
نکرنا تو اوس سے سوال جواب
تری بات سے یہ نامہ بر جای سے
چہپانا دو پٹی مین منہ چاند سے
یہ عادت سے یہ رشک قمر جای گی
بس اب آپ کی تشریف لیجاے

گڑ جاؤن سکی ہین ایسی کوچی ہین کا شکی
جا گین صیب بخت کہیلین ہیر بی لاش کی

بیجین یہان سی وحشت دل اب کسی طرف
اہل وطن مخل ہین ہی تو ہم دیاش سے

کب جامہ زیبون کا یہ آگی خیال تہا
انسان کر دیا تجہی او بت تراش سے

ہو کا نہ بعد قتل بہی غسل و کفن نصیب
ٹکڑی اوڑ رہین کی تو یہ قاتل ہین لاش کے

ناخن بدل تہی ہجر کی شب اوس پلک کی یاد
کیا کیا اوٹہا ی لطف جگر کی خراش کی

لوٹی کا مفت دولت دیدار مہربان
ہتہی چڑہی جو آپ کسی بد معاش کے

عاشق نہی تصدق خوبان کی واسطے
ہم لوگ آدمی نہین پتلی ہین ماش کے

خضر و مسیح گور تلک ساتہ ساتہ تہے
اللہ ری مرتبی تری کشتی کی لاش کے

ہی کنجی مین دہر کے ہر فرد بیمثال
انسان دکہا ی دیتی ہین کس کس قماش کے

بدتر ہی زیست مرگ سی فرقت مین یار کے
اس زندگی سی موت ہی آجای کاشکے

سیلاب اشک خون سی کہتا ہی ہجر یار
ٹکری ہی لا بہا کی دل پاش پاش کے

موت ایسی سب کو چاہنی دا لو نصیب ہو
قاتل ہی ساتہ ساتہ ہی عاشق کی لاش کے

خالی نہین تکلف دنیا سی فقر بہی
گدڑی مین اپنی ٹکری ہین دو چار تاش کے

ڈہونڈا ہی کس یاض سی کیا بارواہ رند
قائل ہین جستجو کی مقرہین تلاش کے

نہ یاد دہان و کمر جای گے
یوہین عمر اکدن گذر جای گے

بہی کبتلک چشم تر جاے گے
یہ ندے چڑہے ہی اوتر جای گے

زیادہ ہوا وصل سے اشتیاق
طبیعت مین سمجہا تہا بہر جای گے

نہ دکہی ترا دل یہ ممکن نہین
محبت ہی کام اپنا کر جای گے

١٠٧

نہ جایا کرو بزم رندان مین شیخ
یہ منبر نہین اک دن او چہل جای گی

کرون کا جو شور محبت بیان
زبان موم ہوکر پگہل جای گی

رہی کا نہ یون حسن ناپایدار
کوی دن مین صورت بدل جای گی

نہ کہلای کا منہ وہ خورشید رو
یونہین دو پہر آج ڈہل جای گی

صفا ہی جو یہ سینہ صاف سے
نگاہ تصور پہسل جانے سے گی

وہ کافر ادا اک نہ اک دن سجہے
چہلاوی کی صورت سی چہل جای گی

نکر یار سی حسن مین گرمیان
اری او پری دیکہ جل جای گی

شب وصل تکرار لازم نہین
کہین صبح کی توپ چل جای گی

نہ چوٹی سنوارو برای خدا
مجہی بہکی اژدر نگل جای گی

ق

طبیعت کا میری کرو تم نہ دہیان
کسی اور سے اب بہل جای گی

نہین رہنی کا بعد چندی یہ حال
سنبہلتی سنبہلتی سنبہل جای گی

ہمین یہ نہتی تمسے چشم امید
کہ دو دن مین چتون بدل جای گی

سر اوسکی قدم پر سے سرکاؤ رند
کہین تیغ قاتل او گل جای گی

رک گیا اوس پری سی جی ہی تو ہی
نہ رہا ہوش بیخودی ہے تو ہے

بعد الحمد کیا نمود ہوے
نہ تہی ہمسے دوستی ہی تو ہی

راہ پر آپ کا اجار کیا
ساقیا شغل میکشی ہے تو ہے

وجہ آزردگی بتاؤن کیا
بن پڑی ہمسے عاشقی ہی تو ہے

ہم بہی آ نکلین کے گلی ہی تو ہے

اگیا رنج دوستی ہی تو ہے

کیا کہوں کس طرح گذرتی ہے — دن کو فریاد شب کو نالا ہے
بیمروت زمانہ کہتا ہے — نام کیا آپ نے نکالا ہے
اوڑکے آتی ہیں قاف سی پریاں — کیا موثر ہمارا نالا ہے
افعی زلف یار سے بچنا — ڈس گیا مجکو یہ وہ کالا ہے
نکلی پڑتے ہیں آنکہ سے آنسو — کسکی زنجیر کا یہ نالا ہے
مار زلفوں سے پرورش کی ہے — میں نے ان موذیوں کو پالا ہے

کس شہ حسن پر فقیر ہوئے
رند کیسا یہ مرگ چھالا ہے

اپنا محبوب اپنا دلبر ہے — خواہ جلا دیا ستمگر ہے
جیسی سنجیدہ مجھسے دلبر ہے — خاطر آزردہ دل مکدر ہے
حال درد جگر سے ابتر ہے — کچھ نہ کچھ کوفت میرے دل پر ہے
اوسکی درویش باکمال ہیں سب — ایک اک بوعلی قلندر ہے
قد دلدار کو کہوں طوبے — سرو شمشاد یا صنوبر ہے
ہوش وہ دوپہر نہیں آتا — بیخودی بیشتر ہی اکثر ہے
ہی قلق سا قلق مرے دل کو — دو گھڑی مہمان جان مضطر ہے
ماتم دل میں یوں گذرتے ہیں — دست اور سینہ سنگ اور سر ہے
زخم ہیں دل میں یا جگر میں داغ — شکر ہے شکر جو ہی بہتر ہے
کیا کہوں تمسی حال زخم جگر — چار دن خشک چار دن تر ہے
صاف رکہ دل کو ہم فقیروں سے — خاکساروں سے کیوں مکدر ہے

چمن مین بہی ہوآ ہی صحرا یہی ہے	کہین ہے نہ تفریح حاصل ہوئے
کلا کٹ چکا میرا جہگڑا مٹا	تسلی ترے اب تو قاتل ہوئے
قدم رنجہ اوس سیم تن نی کیا	یہ دولت نصیبون سے حاصل ہوئے
طبیعت رہی اپنی دقت پسند	وہی بات کی جو کہ مشکل ہوئے
دکہایا جو خون شہیدان نی رنگ	ہلال شفق تیغ قاتل ہوئے
کہو کچہ وہ دیکہا ہین اپنی طرف	ہمین بات کرنی بہی مشکل ہوئے
تری تیغ کے منہ کا بوسہ لیا	خطا مجہسے اسقدر تو قاتل ہوئے
یہ ہین تینون بیماریان جان کسل	محبت ہوئی دق ہوئی سل ہوئے

یمن دیوانہ مجنون رہا اوسکا رشید
پہ سرسے جو کہیلے شمایل ہوئے

رکہہ نظر اوسکی عطا پر تو خطا سے پہلے	خوف کو دخل نہ دی دل مین رجا سی پہلے
نیست نابود ہوا ہون مین فنا سی پہلے	مرچکا ای ملک الموت قضا سی پہلے
سلسلہ تہا نہ کسی لف رسا سی پہلے	مین بہی آگاہ تہا اس دام بلا سی پہلے
یون نہ ٹہکراتی ہی تم گور غریبانکو کبہی	بجلی چلتی ہے مزار شہدا سی پہلے
کون کہتا تہا تری قد کو پہلا سرو روان	کسنی تشبیہ یہ دی تہی شعرا سی پہلے
اسطرح پہیل کی سوتی تہی شب وصل کبہی	تہوڑی تہوڑی ہو چلی تہی حیا سی پہلے
کوئی جہونکا جو کبہی باغ سی آجاتا ہی	پوچہ لیتا ہون خبر گل کی صبا سی پہلے
استخوان بعد فنا بہی مری ہونگی تلف	اوڑکے آئیگا سگ یار ہما سی پہلے
تہی نہ پامالی عشاق تہین مد نظر	راہ کب چلنی تہی اس ناز و ادا سی پہلے

110

ہوا نہ سا منا دنیا میں کس کو آفت کا
دو روزہ زندگی میں سیکڑوں ملال ہوے

خیال آتا ہی جب دم او بھی نکلتا ہی
وبال جانکی لئی لنبی لنبی بال ہوے

بڑی ہی ہتی ہین بل ہیوریون مین جب یکھو
بڑا غضب ہی اصاحب جو خوشجمال ہوے

قفس مین طاقت پرواز او رکئی صیاد
وہ ضعف ہی کہ مجھی بار پروبال ہوے

شب وصال کا کیا ماجرا بیان کرون
نہو چہہی یہ حقیقت عجیب حال ہوے

سوال کرتی تو کر بیٹھا او نسی جی سی کا
مین زرد ہو گیا غصی سی وہ جو لال ہوے

کبھی جو بیٹھتی اوٹھتی ہم اوس کلی مین گئے
وفور ضعف سی غش آگیا نڈھال ہوے

سنین جو آپکی سرگوشیان رقیبون سے
ہزار شک ہی کیا کیا نہ احتمال ہوے

نہو کا ہمسا زمانی مین دوسرا غمدوست
کسی کو رنج ہوا ہم شریک حال ہوے

بتاو کس سی جو آشنائی صرف کیا
تمہاری واسطی کس کس کی غیر حال ہوے

عجیب حال رہا عارضی مین فرقت کے
کبھی نڈھال رہی اور کبھی بحال ہوے

دیا ہی عارض جانان پہ خال نی جو حسن
تل اسطرح کی ہی جو ہر نہ یہ خال خال ہوے

وہ شوخ کرتا ہی مہندی لگا کی مشق خرام
کوئی پسینی پسی ہمتو پائمال ہوے

مریض آپکی فی الجملہ وہ بہ صحت ہین
سنا ہی اگلی بہ نسبت تو کچھ بحال ہوے

دعای مغفرت اونکی کرو او ٹھا کر ہاتھ
تمہاری ہجر مین جن لوگون کی وصال ہوے

سوای رنج و غم و درد کچھ نہ پہل پایا
لگا کی آپ سی دلکو بہت نہال ہوے

لگایا کرتی ہین مجذوب کی طرح سے بڑ
سنا ہی رشد بھی درویش باکمال ہوے

زیست کی دن انہی یو رہی کر سے چلے
تکتی تکتی راہ تیرے مر چلے

پڑھ کی قرآن جو مری روح کو بخشی تو ثواب	چین آجای مجھی گور مین راحت ہو جای
یکلخت جو ہر جسن نگین کی اوصاف	میرا دیوان نمکیون کان ملاحت ہو جای
اپنی بیمار کی گھر جائی کسی حیلی سی	تم یہ چھدا ان سی اوسکی عیادت ہو جای
دم نکلجای جو فرقت مین تو بہتر ہی دلا	بات رہجای تری رفع ندامت ہو جای
نام لی مینہون محبت کا جو اوسکی آگی	ظلم ہو جای مری جان پر آفت ہو جای
سرو قد کر نہین اوٹھتی تو ید لینی زانو	میری تعظیم علی قدر لیاقت ہو جای
تہا زلیخا کو دیا مژدۂ وصل یوسف	مجکو بھی عالم رویا مین بشارت ہو جای
اپنی یوسف کی جدائی مین تعجب کیا ہی	مثل یعقوب اگر ضعف بصارت ہو جای
کیا عجب شعبدۂ چشم فسون گر سی اگر	سحر کو رتبۂ اعجاز و کرامت ہو جای
سنکی آواز مری رونیکی چنچلای کہا	یا الہی اسی موت آئی یہ غارت ہو جای
اب کبھی ہو کا نہ حاضر در دولت یہ فقیر	گالی یا بوسہ جو دینا ہو عنایت ہو جای
ہاتھ اوس فتنۂ دوران سی اوٹھانی کا نہین	حشر برپا ہو اب اسین کہ قیامت ہو جای

آدمی کیا تپ فرقت وہ بلا ہی ای رند
دیو بھی ہو تو اوسی ضعف و نقاہت ہو جای

حیران سی ہین آئینی مین رخسار کو تکتی	عاشق کیطرح آپ ہین دیدار کو تکتی
دل جوئی ملازم کی ہی سرکار کو منظور	کس ہیتی نظر سی ہین نمکخوار کو تکتی
کیا جھوم کی ابر آیا ہی قبلی کی طرف سی	میخوار ہین سب خانۂ خمار کو تکتی
گلگشت چمن تجکو مبارک رہی بلبل	ہم چاک قفس ہی سی ہین گلزار کو تکتی
اب پست سی عاشق کی جو پابوس سی ہی پیر	کس یاس سی ہین صورت بیمار کو تکتی

۱۱۱

مشتاق شہادت کی ہی ...

نظر لطف سی دیکہو اوسی کچہ تسکین ہو	آنکہ بیمار سی کیون اپنی مسیحا بدلے

سر محفل جو اشارہ کیا بوسی کا رشید
چتون اوس ترک ستمکار نی کیا کیا بدلے

رشک الفت کم نہین کچہ کاٹ سی شمشیر کے
الٹ گیا پروانہ شبکو ظلم سی گلگیر کے

رشک آتا ہی مجہی طالع پہ اوس نخچیر کے
بنلی تو وہ رہگیا آگی جو تیر ہی تیر کے

عفو کردیکا وہ کو لائق ہون مین تعزیر کی
آگی لغزش کی کیا تہی مری تقصیر کے

تلخکامی کی مزی ہین عہد ازل سی آشنا
عہد طفلی مین پیا ہی زہر بدلی شیر کے

کون سی مجنونکو کارہا ہی مسلسل ای جنون
سنتی ہین زیر زمین نالی صدا زنجیر کے

کان تک جہنکار پہونچی جسکی دیوانہ ہوا
کیا جنون انگیز نالی ہین مری زنجیر کے

دل جگر دو نو ہدف کرتی ہین بہر امتحان
دیکہنی ہین ایکدن ہلی تمہاری تیر کے

ناوک مژگان پہ تیری جان قربان کیجئی
لاک ہی مدت سی دلکو تو مری اون تیر کے

عشق ابرو و مژہ مین جان بلب ہین سیکڑون
تیر کی زخمی ہین کچہ گہایل ہین کچہ شمشیر کے

شمع روشن ہوگی گندرا ہجر کا روز سیاہ
وصل کی شب آئی جاگی بخت اب گلگیر کے

ہوگئی اپنی عدم المرد و نکی دست زر و شل
خرسے و بہ بازیان کرتی ہین آگی شیر کے

خود بخود نامہ لپٹ جاتیکا کہل کر بیصدا
لی تر ہی سمجہی کا وہ مطلب مری تحریر کے

آب باقی ہو اگر قاتل تو کردی حلق تر
لی رہی ہین ہچکیان بسمل تری شمشیر کے

چل مثال تیغ وصف ابرو خمدار مین
آج دکہلا دی زبان جوہر مری تقریر کے

قید مین بہی ہین جنون و ہی نظارہ بازیان
عالم چشم پری حلقونپہ ہی زنجیر کے

ہی بعینہ ابرو قاتل علی کی ذوالفقار
پوچہتی روح الامین سی کاٹ اس شمشیر کے

شرم آتی ہی کیون اپنی شکل یوسف کیا بیان
خواب وہ دیکہا ہی جو قابل نہین تعبیر کے

عشق نی طفل ہوس کی کیا کشتہ
ہی یقین ہون خاک مین میری قفس اکسیر کے

کرتی ہین اتنا کلیجہ منہ کو آجاتا ہی تا
کان تک پہونچین اگر نالی کسی دلگیر کے

قتل کرتا ہی ہزارونکو خم ابرو سی یار
کام لیتا ہی وہ بجلی کمان سی تیر کے

جیسی ہنسی ہی کلی مین اوس سپہر حسن کے

112

[illegible]

بوی یوسف کی سو مصر سی کیا لاتی نسیم — اور یعقوب کی قابل کوئی سوغات تھی

فخر کرتا تھا عبث کوہ کنی پر فرہاد — معجزہ عشق کا تھا اوسکی کرامات تھی

یہ بھی احسان ہی تیرا جو دیا دوزخ مجھے — میری اعمال کی تو یہ بھی مکافات تھی

عمر بھر لی ہی معشوق کی رو رو گذری — ہنسکی کٹجاتی سو ایسی کوئی [illegible] تھی

نشی سی صورت تصویر تھا بیخود سرمست — تھا مرقع کا ورق بزم خرابات تھی

وصل کی شب بھی ہی وصل کی حسرت دلکو — تب وہ بیدار ہوئی نیند سی جب رات تھی

ایک کلمی میں کیا تونی دو عالم کو مطیع — اسم اعظم تھا سبحان تری بات تھی

چشم بد دور نظر بھر کی نہ میں دیکھ سکا — نور کی چھیڑ تھی ای شوخ تری کات تھی

ہاتھ پہونچا ہی سلاطت سی جنا کی ورنہ — یاد انکو ہاتھ لگانیکی کوئی کہات تھی

کیا سبب آپکی تشریف نہ لانیکا ہوا — رستہ بند نہ تھی شہر کی برسات تھی

کیا تعجب ہی جو دو جام دئی بستی ا — لب یہ حال سے ساقی کی عنایات تھی

چار دن زیست کی جو چاہی سو کہوالی رشد — پیش از ین خاک کی پتلی کی کوئی فرات تھے

پری کا منہ ہی تیرا حور کا سا جسم پایا ہے — خدا نی ہاتھ سی اپنی تجھی او بت بنایا ہے

شب مہتاب میں وہ مہر وش جب یاد آیا ہے — تو مجکو صبح تک اختر شماری نی جگایا ہے

کیا ہی خواب سی بیدار اکثر اوس نی وکو — مگر فتنہ خوابیدہ کو تونی جگایا ہے

مجال غیر کیا ہی وہ بگاڑی کا تو بگڑونگا — مجھی جس نی کہ مشت خاک سی انسان بنایا ہے

کبھی جو حور وش دلداری کو جی ہی گذرا ہوں — بہار باغ جنت کا مزا دلنی اوٹھایا ہے

جلائی ہیں نحوست نی ہماری سیکڑوں گلشن — وہاں بجلی گری ہی آشیاں جیسا بنایا ہے

۱۱۴

[illegible]

یاد کبہی اسکو شفق دیکہتی کا صبح و شام
کفر اور اسلام مین باقی نہین اب امتیاز
پاس خاطر ہی خدا کو بہی تمہارا ای بتو
بی تکلف ہو جیئی بہد منہ دکہلائے
شکر ہی تکو شہ خوبان کیا اللہ نے
کون پہانسی دی کلی کو کون کاٹی دیکہتی
دیکہکر وی منو ٹہنک آئی حور کو

کیا کری کی جامہ زیبی ہیرزائی آپکی
کلمہ گو ہی ہی بتو ساری خدائی آپکی
کجہجی خون مسلمان اسمین آئی آپکی
الغرض جان حاضر ہی یان بہی نمائی آپکی
جس سے سنتا ہون وہ دیتا ہی دوہائی آپکی
آج کل کرتی ہی کیا بی اعتنائی آپکے
ہاتہ ملوائی فرشتون کی کلائی آپکی

ترک الفت رند سی بہ بہت بہتر نہین
شہرۂ آفاق ہو گی بیوفائی آپکے

۱۱۷

چمن مین آمد آمد ہی خزان کے
خوش آئی ہی او نہین اب وضع باغ کے
کریگی دیکہئی کس کس کو سیدہا
بڑی منحوس ساعت مین پہنسی ہے
تن خاکی ہی نکلی ہے کہین روح
عدم کا قافلہ کیا جلد گذرا
اکیلی جاتی ہین رہ رہ عدم کے
پہنسا کسی نہ چمن او عشق بیچے
وہی آزار ہی پہر جس مرض سے
آئی جلد لی چل اس مکان سے

عبث بلبل نی طرح آشیان کی
کمر پر رہتی ہے کاکل میان کے
یہ تیری وضع تیری بانکی بانکے
کہ پہر دیکہی نہ صورت آشیان کی
پہونچ جاتی یہ سٹی ہو جہان سے
نہ دیکہی گرد تک اس کاروان کی
نہین اس رہ مین حاجت کاروانکے
عبث تقلید کی زلف بتان کے
کئی بار ای مسیحا کو رجہاسکی
چہٹی ہی سیر مجہسی لا مکان کے

مثل گندم ہوی ہین سینی چاک نخل ماتم پہ آشیان ہے مرا	جیسی محرم کسی کی وہان نے ہے زمزمہ میرا نوحہ خوان نے ہے

مخمس

لکھو کی جو حال دل ای رند
گہٹ سے آ مرجاو کی جوانی ہی

فصل گل آئی جنون سلسلہ جنبان ہوئے	یارب آباد کہین خانۂ زندان ہوئے
گاہ بیگاہ ادہر بہی رخ مژگان ہوئے	اسطرف بہی کرم خنجر بران ہوئے
رشک فردوس مکان ہی ترا او غیرت حور	یان کی دربانی کو زیبا ہی جو رضوان ہوئے
طبع قاتل کیطرح موت بہی ہی مجہسی خلاف	کیون نہ برگشتہ دم خنجر بران ہوئے
پہر تزئین اگر اوس کو ہوا افشان کی تلاش	لگی سورج کی کرن صورت افشان ہوئے
قد کشی جب تجہی زیبندہ ہی او سرو چمن	یار کیطرح اگر تو بہی خرامان ہوئے
خط آزادی اسیران محبت کو ملی	خط کہین یار کی عارض پہ نمایان ہوئے
کہولی اوراق کو غنچون کی صبا آئی بہار	باغ مین بلبلونکو درس گلستان ہوئے
کوتہی کا نہین ہنگام یہ ای دست جنون	چاک جو جیب کا ہوتا سر دامان ہوئے
دیدہ و دل نی کیا عشق پہ پردہ فاش	راز کسطرح تنک ظرفون سی پنہان ہوئے
زلف سہ رخ وہ رخ اپنی نظر آکو دکہلای	یا الہی سحر شام غریبان ہوئے
ہنس کی تلوار لگا دی ہی مجہی قاتل نے	دہن زخم مرا چاہتی خندان ہوئے
شوق نظارہ رہی چاہتی مرتی دم تک	جان لب پر ہو مگر رخ سے جانان ہوئے
جاتی ہین جانب عدم سی ہوا کار ثواب	ہاتہ سی انکی اگر خون مسلمان ہوئے
سرگین چشم کا شہرا ہو یا یون چندی	چاہتی سارا جہان شہر خموشان ہوئے

۱۱۵

مجکو درکار نہین چادر گل کور پہ رند
داغ حسرت ہی مری کہین کی گل پوشن مجھی

آج گلشن مین کون آتا ہے	گل جو پہولا نہین سماتا ہے
دیکھون طالع کے اب رسائی کو	مری بگڑی کو کیا بناتا ہے
دل دیا اتبو ایک کافر کو	دیکھئے کیا خدا دکھاتا ہے
عمل خیر کرلے کچھ غافل	وقت فرصت وگرنہ جاتا ہے
رو کی کرتا ہون عرض حال اگر	تو ہنسی مین سب مجھے اوڑاتا ہے
بہولا بھٹکا سا آپ پہرتا ہے	خضر رستا کسے بتاتا ہے
شوق نظارۂ جمال سے مجھے	کو بکو در بدر پہراتا ہے
شاہ راہ عدم کا حال نپوچھ	ایک آتا ہی ایک جاتا ہے
نہ ملی کاز یادہ قسمت سے	رنج بیہودہ کیون اوٹہاتا ہے
عشق مین رکہ نہ زندگی کی امید	یہ مرض گور سے جہنکاتا ہے

تم بھی سوی عدم چلو اے رند
قافلہ روز یان سے جاتا ہے

اوسنی صید حرم کو مارا ہے	آہو دشت وان چکارا ہے
ماہ رو بام پر سدہارا ہے	اوج پر اب مرا ستارا ہے
رہتی ہے شکل یار کے دل مین	پری کو شیشی مین اوتارا ہے
آدمی میری منہ چڑھے کا کیا	بارہا دیو کو اوتارا ہے
رات کو دفن کیجیو لاشا	زلف شبگون نی مجکو مارا ہے

ق

ہنسی تھی کبھی کہ کی منہ اوسکی منہ پر
سو منہ ڈھانک کر آج رونا پڑا ہے

مری گھر مین آنیکی اوسکی خوشی ہی
گھرون مین قیبون کی رونا پڑا ہے

مرے ساتہ سوتا نہین یار آ کر
اسی بات کا ہی رونا پڑا ہے

پلنگ ایک جانب کو اوندہا ہوا ہے
کسے سمت اولٹا بچھونا پڑا ہے

مسہری پہ ہوتا ہی تابوت کا شک
یہ مرنا پڑا ہے کہ سونا پڑا ہے

کمو چل کی آباد اب گور ای رند
بہت دن سے سونا وہ کونا پڑا ہی

آزاد ہون آگاہ ہین سبہی لقب سہی
کچھ کام نہین مجکو حسب ہی نہ نسب سہی

ہی کون بچائی جو تری قہر سے یارب
تجھسی ہی امان مانگتا ہون تیری غضب سے

شانون سی ہون نیچی کہین وہ کاکل مشکین
دل منتظر آفات سماوی کا ہی کب سہی

جانبازی نکی معرکۂ عشق مین کس روز
میدان مین رہا چار قدم آگی ہی سب سے

امید ہی بخشش کی تو ہی ذات سے تیری
اور خوف ہی ہی دلمین تو ہی تیری غضب سہی

جز شکر کی شکوہ نہ کبھی آئے زبان پر
انسان ہی باہر نہو تو مرضی رب سے

غنچہ دہنو ہم تمہین کیا یاد کرینگے
دو بوسونکی شرمندہ نہین ایک کی لب سہی

دم بھر نہی چین سی افسوس ہی اک رخ
ایذا ہی اوٹھاتی رہی پیدا ہوی جب سے

دکھلای کا دن وصل کا ہی جذب محبت
اسہ بچائی جو مجھی ہجر کی شب سے

آدم کو ہے اللہ نے پیدا نہ کیا تھا
دیوانہ ہون اوس شکل پر نیزا دکا تب سے

بڑہ چلنا قد یار سی زیبا نہین تجکو
باہر نہوا و سرو چمن حد ادب سے

مطلب نہین کچھ اہل دل سی مجھی ای رند
سائل ہی یہ درویش شہنشاہ عرب سے

۱۱۷

[illegible]

راہ طلب میں او سکی نہ خستہ جان تہکے
سر سے چلی ہین پاتی جسن جہان تہکے

پہوٹی وہ آنکہ جو کری تجہ پر نگاہ بد
او بت برا کہی جو تجہی وہ زبان تہکے

مجنون سی اب چلا نہیں جاتا خدا کری
ناقی کا پاؤن ہا نہ ترا ساربان تہکے

تو ایک کی ہی ای یوسف نہ آیا تہا
کیا کیا تلاش مین تری کاروان تہکے

درویش ہین مقام ہمارا ہی ہر جگہ
سمجہو سی مکان کو تکیہ جہان تہکے

گر زمانہ نہا بہار مین او برق ہو فنا
ہم جمع کر کی خار و خس آشیان تہکے

دو چار گام یہان سی ہی لشکر ای دوست
ٹوٹین یہ پاؤن دیکہو تو اگر کہان تہکے

وہ دشت گرد ہون مین کہ ہمراہ سے رند
اہل زمین چل نہ سکی آسمان تہکے

١١٨

کیا ہوا یار جو آنکہون سے نہان رہتا ہی
ذکر خیر آٹہ پہر ورد زبان رہتا ہی

حسن اور عشق مین آخر یہ ہوئی یکرنگی
مجکو غش رہتا ہی اونکو خفقان رہتا ہی

اثر عشق ہی ہی کہ محبت پر سے ہے
زخم بہر آتا ہی پر اوسکا نشان رہتا ہی

قول ہی پیر مغان کا ہی سب یاد ہمین
تا ابد نام جوانمرد جوان رہتا ہے

زیست کرتی ہین بسر خوف و رجا مین اپنے
ہر گہڑی وسوسہ سود و زیان رہتا ہی

روی انور پہ عبث ڈالتی ہین آپ نقاب
کوی خورشید چہپائی سے نہان رہتا ہی

سکو وہ عقل حسین صورت یوسف عزیز
اوسکا مشتاق ہر اک پیر و جوان رہتا ہی

رستم زال کی احوال سے ہی تا ہی ثبوت
نام سے مرد کا دنیا مین نشان رہتا ہی

اک پریزاد کی دیوانی ہین ہم مدت سے
عقل کہتی ہین کسی ہوش کہان رہتا ہی

رند وارستہ کو کیا قید تعلق سے خطر
سرو آزاد کو کب خوف خزان رہتا ہی

[illegible]

119

اوسکی کشتی ہین زندۂ جاوید
نیستی اونکی عین ہستی سے ہے

ایک بت سے نہ دیا ہمکو جواب
بیر بانون کے ہندبت سے ہے

خاکسارون کی ہے یہی معراج
سربلندی ہماری پستی سے ہے

کئی دن سی ہی گہات مین صیاد
عندلیب آج گل مین پہنستی سے ہے

اس مرقع سے دیکہ تصویرین
کوئی سوتی ہی کوئی ہنستی سے ہے

منزل عشق کے ہی رہ ہموار
نہ بلندی ہی یان نہ پستی سے ہے

حسن دکہلا رہا ہے قدرت حق
بت کو ہی ذوق خودپرستی سے ہے

جان ہے دیکر ملے تو مفت سمجہ
ہر طرح جنس حسن سستی ہے

زلف اوسکی سیاہ ناگن ہے
مار رکہتی ہے جسکو ڈستی ہے

کہیلین کے انکہین نشہ اودہر سے کا
حسن تک اوپری یہ مستی ہے

ایسی جینی پہ رند خاک پڑی
موت اس زندگی پہ ہنستی ہی

آستان یار تک اپنی رسائی کیجیے
جبہین ہی دربان سی اوسکی آشنائی کیجیے

مثل آئینہ مصاحب جتی اوس حور کے
شانہ سان گیسوی پیچان تک رسائی کیجیے

میری نظرون مین ہین اب تک آپ وہی نازنین
پہیر دی رستم کا پنجہ یا کلائی کیجیے

پاؤن پہیلا کر شب وصل صنم مین سوئیے
بالش سر دست جانانکی کلائی کیجیے

نالہ و فریاد سی انکی بتنگ آئی ہین لوگ
ذبح ہون یا اب اسیرونکی رہائی کیجیے

رنگ دل مٹتا نہیں ہر دم کدورت ہی یاد
تا کجا آئینہ رو کیونکر صفائی کیجیے

خون ہو جاتین لہو تہوکی کو مہا جسکو گیا
آپ مہندی ہاتہ دستی پا حنائی کیجیے

ثابت ہوا انہون نی سی جہری یہ خال ...
منت کی بیڑی بہتی ہی نی زنجیر ماتہی
فرش ستم رسیدہ نی زیبی کی عشق مین
لوجہی سی تری لعف کی و ... صبا تہی
آوارہ راہ عشق مین ہی جیسی ... خار
تو بادبن سی وہ کبہی ... تہی
ایسی کی ... کی بی ... تہی
دریا مین ... کہین ... تہی
... عشق ... جو ساحل ... تہا

ہور یکس تلک کی غذا شہد و قند ہی	خوان کرم سی تیری ہر اک بہرہ مند ہی
نکلی ہی جان ٹوٹ جکی قصر تن کہین	کیسی پری طلسم عناصر مین بند ہے
اوسکی سامی عرش تلک اسکی بصر تک	یوسف سی میری یار کا رتبہ بلند ہے
اندیشہ کر نہ دل مین نشیب و فراز کا	ہموار راہ عشق مین پست و بلند ہے
ہر عیب سی اگرچہ مبرا ہی اوسکی ذات	اتنا کہون کا یار مرا خود پسند ہے
شاعر کی بعد کرتی ہین اوسکی سخن کی قدر	خلق جہانکو دیکہا تو مردہ پسند ہے
پیر و جوان فریفتہ اوس طفل کی ہوی	حسن و جمال یار بہی عالم پسند ہے
ہی یہ باغ خلد تصور جمال کا	آنکہین جہان کہلین در فردوس بند ہے
رخسار آتشین پہ ہی خال سیہ منور	جلتا نہین جو آگ مین یہ وہ سپند ہے
شیرین لبون کی ہاتہ سی کہائی ہین کس نی زخم	مجروح نیشکر کے طرح بند بند ہے
شاعر ہی کہین کی تری زلف و چشم کو	یہ آہوے سیہ ہی وہ مشکین کمند ہے

کیا کام نیک و بد سی مجہی در رشک ہون
کچہ کار گر یہان نہ نصیحت نہ پند ہے

کسدن زبان آت کو صرف دعا تہی	یارب تری جناب مین کب التجا نہ تہی
مرتی نہی یون نہ تشنۂ دیدار آن کر	قاتل گلی تہی آگی تری کربلا نہ تہی
نالون سی عندلیب کی کیا آگ لگ گئی	کون سی زیادہ گرم چمن کی ہوا نہ تہی
کس شب ہمین تصور زلف سیہ نہ تہا	کسدن ہماری جان پہ نازل بلا نہ تہی
کعبی کو جا تا کس لئی ہندوستان مین تہی	کس بت مین شہر ہند کی شان خدا نہ تہی

فن دہر ... تجوم لطافت سی جا ... تہی
... مضمون مین ... ایسی ... ہیہ
تن مین ہماری جان ... نہ تہی ... تہی
ایک عالم کو تری چشم کی بیماری ہی
اک جہان نرگس بیمار کا آزاری ہی
وصل دلدار کہان مین کہان ... نصیب
او فلک خواب ہی یا عالم بیداری ہی
... نہین مہر و محبت ... عیار ... تہی

[illegible]

۱۲۱

رخصت حسن ہے بھی یار کا بدلا نہ مزاج
ناز و انداز وہی ہی وہی دلداری ہے

نشہ مین قتل جو کرتا ہی گنہ گارون کو
یہ بھی اوس قاتل بدمست کی ہشیاری ہے

بو الہوس سامنا کس منہ سی کریگا میرا
ایسی ویسی یہ تو مردا بھی ابھاری ہے

واہ ری بازو سفاک نہی آتش تیغ
ایک جر کا نہین جو زخم لگا کاری ہے

اسقدر زار کیا ہی تپ غم نی ای [illegible]
جان بہی جو تن لاغر یہ مری بہاری ہے

نسبت ید بیضا کو نہین دزد حنا سی
بہتر ہی چھڑی یار کی موسی کی عصا سے

گیسکی کا اہوا بکی ہوس رنگ حنا سی
بسیجی گئی ہین کیاریان خون شہدا سے

اعجاز مسیحا کا ہی وابستہ رفتار
جی اوٹہتی ہین مردی تری ٹہوکروں کی صدا سے

قمری بہی فراموش کری نغمہ یا ہو
گلشن مین ہم آزاد اگر کہینچین اوداسی

دریوزہ دید ار حسینون سی کیا کر
بیکار رہنا ئی نہین آنکہونکی یہ کاسے

ہین بیخبر ارباب جہان موت سی گویا
بیٹھی ہین الگ رہگذر سیل فنا سے

تکلیف کفن دو نگا نہ مین اہل وطن کو
ہونیکا مرا سامنا جنگل مین قضا سے

بیماری فرقت سی گذر جاتی ہین یہ لوگ
عاشق کو بی مرتا ہی کبہی اپنی قضا سے

ڈرتی نہین موذی سی جو ہین آپ سی ماہر
کہٹکا نہین دیوانون کو خار کف پا سے

عاشق ترا دنیا سی گیا تشنہ دیدار
لب تر نہ سکندر کی ہوی آب بقا سے

جاتی ہین ترا باغ مبارک بہے تجہے بلبل
سر پہرنی لگا اپنا تو گلشن کے ہوا سے

دور اتو غزالون نی مری گرد نہ پائی
وحشت مین رہا چار قدم آگی صبا سے

شل ہوگئی ہاتہ اپنی یہان گہس گئی لیکن
ہرگز نہوا ربط اجابت کو دعا سے

بہر لیا آنکھون تلی ای رند وہ چشمی جام
سو لیا سرکی کی بانو پری نیند خواب مین
حالتش سرور کا راز تو نظر آیا مجھے
لوی کام ہو زدہ اگر آ تو نظر آیا مجھے
نی تکلفی میکدہ مین بیٹھ ساقی پلا دیکھا مجھے
پھر اکدن کہو کر ساقی پلا دیکھا مجھے
اسمان تجھی مین کیا ناکون قلی کی پھانکی
تو منین ہی مجھی قال کی صدا دیکھا مجھے

ہون وہ سرکش کہ تجھی گردن میری جھکتی نہین
او فلک کر خاک مین ہی تو ملا دیکھا مجھے
ایک بیت الی بیوفائی کی تو کی ہی غم نہین
دوسرا نعم البدل اوسکا ضرا دیکھا مجھے
فی سبیل اللہ ہی جو دولت قارون بھی ہو
آپ مین دی ڈالتا ہون کوئی کیا دیکھا مجھے
دل مین سمجھو تھا کہ خاک آستان یار ہے
ذبح مین کوئی اگر خاک شفا دیکھا مجھے
بیٹھ جاو نگا جھکا کر سر کو مین جا و یاس

لباس شال و زربفت اہل دولت کو مبارک ہو
تو اکدن آکی لیٹا تھا کہین ای گلبدن دم بھر
صفت سلک در دندان جانا نکی مین لکہو نگا
سحر تک میکدی مین ہچکیان لیکی و یا ہو ن
خیال کو ہر مقصود مین جب و نی اکتا ہو ن
پیام وصل شیرین لیکی آیا ہی تو او قاصد

غریبون کی ہی کنج عافیت سعری ایک چادر سے
چلی آتی ہی بو ہو بو نکی اشک میری بستر سے
کہو خامی ہی کلی جلد کر لی آب گوہر سے
صراحی ہا کلا یاد آگیا تیرا جو ساغر سے
گذر جاتی ہی اگر موج اشک اکثر مری سر سے
یقین ہی آج خسرو منہ ترا بہر دیگا شکر سے

جو ہوای رند وہ رشک چمن ایام ہی آکی
تو ڈہانکون مرقد بلبل کو مین پہولون کی چادر سے

جلوہ تیرا ای صنم ہر سو نظر آیا مجھے
غور سی جس شی کو دیکھا تو نظر آیا مجھے
فکر مضمون کمر مین کروٹین لیتا رہا
یاد مین سلک در دندان کی جب دو نی لکا
بیشتر مضمون میان یار کی بندہتی رہے
شانی سی ناخن تلک ای نور کی تہی تہی فقط
وصل کی شب کر دیا حیران فروغ حسن نی
کونسا آئینہ رو منہ دہو گیا ہی آن کر
اوسکو کہسیانا کرونگا اوسکی گالی کہاونگا
یہ وہ آنکھین ہین جو ہین نا آشنائی غیر
کی بسر کس لطف سی فصل زمستان ایکی سال

جسطرف کو مینی دیکھا تو نظر آیا مجھی
تو ہراک گل مین تری بو نظر آیا مجھے
ایسہ بہی تازہ نہ اک پہلو نظر آیا مجھی
کو ہر غلطان ہراک آنسو نظر آیا مجھی
سو طرح باندھا جو اک پہلو نظر آیا مجھی
نہ کلائی سو جہی باز و نظر آیا مجھے
صاف آئینی ہی وہ پہلو نظر آیا مجھے
چشم حیران ہر حباب جو نظر آیا مجھے
خوب چہیڑونگا جو وہ بد خو نظر آیا مجھی
آنکہ کہولی جبسی ہی تو نظر آیا مجھے
گریبان کہین جب و آتشخو نظر آیا مجھی

جو ہوا رسکی بہی بہار دیکھا مجھے
جلوہ گر بحر نکال عشق مین
کو ہر انیس نیاز ای کار فنا دیکھا مجھے
جنگل تشنی وہ جی آگ کا آتش کی
گریبان میرا جو او سکی شعلہ جلا دیکھا مجھے
اکدن وہ جلوہ دیکھا جی
جلوہ نہ بجلی حسن کا جلوہ دکھا دیا
ہو آتی ہی چمن مین بیہ فتنہ اٹھا دیا
طوفان اٹھا جو آنسو سی مرغ چمن نی
ارمان صدا جو چاہی بادل صدا دیا
چمن کو آتی گلشن ہی
دہشت مین بیٹھی تھی کہ وہ
جوش بہار ہی بی سی مہ آتی تو
واقف ہو اری ابر چمن
ایکا وہ ار ہی نہ
ارمان لب ابر بہار
دیکھا تماشا دیکھا

جاتی ہین اب وہان کہ جہان سے نہ آئین گی | جلنا ہو جسکو ساتھ ہماری چلا چلے
رہ بولکا خون مین کاٹونکا اپنی گلی کو یار | دکہلاؤ نگا تماشا اگر دست و پا چلے
ان ٹہنڈی گرمیون سی مین جلتا ہون آہ سی | تم آگ لینی آئی تہی کیا آئی کیا چلے
ق
آباد رکہی حق تجہی ای باد شاہ حسن | عاشق تری فقیر ترے بینوا چلے
ہر وقت جاؤ جاؤ کہان تک سنی کوی | در سی تری چلی چلی او بیوفا چلے

موہ سی گئی سفید و سیہ کاریون مین رشک
کس کام کو تم آئی تہی اور کر کی کیا چلے

کشتۂ تیغ تغافل ہی جو دل خستہ ہی | کون زندہ ہی تو اب کس پہ کمر کستا ہی
اسکو گلدستہ کہون یا قد موزون تیرا | یا یہ مصرع کسی استاد کا برجستہ ہی
ہی جو منظور ادہر سے اب ادہر کی نیا | اوجڑی جاتی ہی یہ بستی وہ نگر بستا ہی
امتحان عاشق جانباز کا کچہ خوب نہین | زر خالص کو کسوٹی پہ کوی کستا ہی
نشہ افیون کا سا ہو جاتا ہی ہون بیخود | یاد گیسو مین جو کالا ہی مجہی ڈستا ہی
جادۂ راہ عدم ہی تری تلوار کی دہار | مجہکو جانا ہی اسی راہ یہ وہ رستا ہی
خواب غفلت مین گذرتا ہی مرا عہد شباب | نو جوانی یہ مری پیر فلک ہنستا ہی
پیچ پر پیچ لگاتا ہی دوپٹی کے عبث | ہی کمر یا کہین قاتل جسی تو کستا ہی
دلکو مین اک نظر لطف پہ دیتا ہون کا | مال مفلس کا ہی سے لو تو بہت سستا ہی
مردی جی اوٹہتی ہین پازیب کی جہنکار کی ساتھ | شور محشر تری رفتار سی وابستہ ہی

سنکی اشعار مری بولا وہ ہو کر انجان
کیا کوی رشک ہی یان شاعر دلخستہ ہی

ہم اور وہ آپ کر لیتی ہین باہم کام ساقی کا
ہم اوسکو پلاتی ہین وہ ہمکو پلاتا ہی

کہ پھر لیجا سکا کس دشت کی کانٹونکو روندی کا
انہی خیر کرنا پھر مرا تلوا کہجاتا ہے

گئی تاب و توان اب مرے شور ناتوانی سے
زبان تک آہ آتی ہی تو نالہ لبنک آتا ہے

ستم کرتا ہی چرخ سفلہ پرور اہل غیرت پر
جو کانون سے سنتی تہی وہ آنکھونسے دکہاتا ہی

اکیلا کیا نبا ہون مین محبت اپنی جانب سے
مثل ہی کوئی ہی اکہا تہسے تالی بجاتا ہی

عداوت سے نہین کم دوستی ابنای عالم کے
جو میری سر کو سہلاتا ہی ہیجا کہای جلتا ہی

ہوے جاتی ہین لبہای جراحت بندبی تاسنکے
تو قاتل تیغ کو کس آب شیرین مین بجہاتا ہی

عدم آبادسے تا شامگاہ ملک ہستی تک
اودہر سے کوئی آتا ہی ادہر سے کوئی جاتا ہے

نہوا آغاز پر نازان مآل کار کو دیکہے
یہ پتلا خاک کا کیون آسمان سر پر اوٹہاتا ہے

فلک رفعت ہی جنکی آستان رکہتی ہین گلیون مین
یہ چرخ ہیمروت دربدر انکو پہراتا ہے

نظر کرتا ہون گاہی بام پر گہ در کو تکتا ہون
وہ رشک مہ زمین و آسمان مجکو جہکاتا ہے

اوٹہا لونگا اسی اک تو زمہر طپش مین اگر
سمجہکر ناتوان مجکو فلک کہ دم دباتا ہی

ترا عاشق ہون چشم قابل نظارہ کہتا ہون
مین دیکہونگا کبہی تو لن ترانی کیا سناتا ہے

حباب پہنچا تا ہی ہر اک عطر کی شیشی
وہ میرا گلبدن دریا مین جاکر جب نہاتا ہی

یگانی زندگی تک ہین عزیز و اقربای **رشد**
لحد مین سوی جب جاکر نہ رشتا ہی نہ ناتا ہے

دگر گون رنگ گلہای چمن ہے سوی گلگون سے
کٹی جاتی ہین سرو بوستانی قد موزون سے

عجب کیا آتی جو شیرین کی بو فرہاد کی خون سے
انا لیلی کی آواز آرہی ہی گور مجنون سے

زیادہ ہون مین دیوانہ جنون مین قیس مفتون سے
مری زنجیر ہی بہاری بنی زنجیر مجنون سے

اوپر سے ہے تیری بو آتی ہی عالم کو گریز
جاگتی جاگتی اور کروٹین لیتی لیتے

آج دیکھا تجھی مشتاق تہا بدت ہی
عاشق زار زمانی ہین تجلی کا کوئے

پھر ملاقات کا بہی کچھ نہ ہی تو ٹھری کا طریق
جلوۂ یار ہر اک شی مین نظر آتا ہے

عشق پوشیدہ جو تہا فاش کیا ہر اک پر
تو نہ موسی کیطرح ہو جیو مشتاق جمال

مر چکا تہا تب فرقت سی جلا یا آکر
کور پر کون تہا پانی کا چھڑکنے والا

جب مین سوتا ہون تو سہلاتی ہین تلوی کی

بھاگتی پھرتی ہین پرچھائین سے سودائی کی
کٹ گئی باری مصیبت شب تنہائی کی

دہوم سنتا تہا تری خوبی و رعنائی کی
دوسرا مجہا قسم تیری ہی یکتائی کے

راہ تو نکلی کہین اوسی شناسائی کے
تو نہ دیکھی تو یہ تقصیر ہی بینائی کے

دل ہیتاب تڑپ نی ترے رسوائی کے
بند ہو جاتی ہی آنکہ اوسکی تماشائی کے

سچ تو یہ ہی مری یوسف نی مسیحائی کے
ابر رحمت نی مری خاک پہ سقائی کے

خدمتین کرتی ہین پریان تری سودائی کے

دن تو مر مر کے کٹا ہجر مین اوس کے اے رشد
جھیلنی ہے ابھی آفت شب تنہائی کے

تاب ہر اک آنکہ کب لاتی ہی تیری نور کے
اے پری تجکو خدا نی دی ہی صورت نور کے

بار عصیان سی خمیدہ ہو گیا ہی قد رست
کسقدر تجکو حسین پیدا کیا اللہ نے

سی چہٹی کی تجسی کیونکر مٹی کا ہی میرا خمیر
خط کی آتی ہی دیا عاشق کو بوسہ یار نی

دیدۂ موسی ہو تو دیکھی تجلی نور کے
تیری ایڑی پر کرون صدقی مین جوتی حور کی

بوجہ اوٹھاتی ہی کمر جھک جاتی ہی مزدور کی
اے پری تجپر نہ کیون کر ران ٹپکی حور کی

تجکو گھٹی مین پلائی ہی شراب انگور کے
شام کا وقت آیا اجرت ملگئی مزدور کے

عارض سادہ ہوئی خط آتی ہی باغ وبہار	دو عذار اوسکی ہین دو قطعی خط گلزار کے
دیر ہی جاتی ہین کبھی کبھی سی آتی ہین دیر	خاک اوڑاتی پھرتی ہین جو یا مکان یار کے
کوچہ دلبر مین ہی اوسکو بھی آسیب کا	بجلی چلتی ہی پری ہی تیسی دیوار کے
کس لئے کرتا ہی تدبیر دوا ای مسیح	موت کی بھین نظر آتی ہین اس بیمار کے
بدمزاجی ہی سبب کیون او نہائین وہ کیا	جا ہنی والی ہین کچہ نوکر نہین سرکار کے
در غضب سے ہی جو آمرزش کا ہی امیدوار	نام ہین قہار او جبار ہی غفار کے
جوش وحشت مین کبھی کرتا ہون صحرا کا جو قصد	انکھین دکھلاتی ہین روزن یار کی دیوار کے
کیا بھلا سیر چمن کو جائی وہ نازک مزاج	درد سر ہوتا ہو جسکو عطر سی گلزار کے
کردن شارع پہ خون ناحق منصور ہے	حق کہو نکا کو مجھی بھی ہائین قائل دار کے
بوی عطر آئی دماغ جان معطر ہو گیا	نفسین ہیں سے کیا کھلین حقے کھلی عطار کے
ناتوانی نی رکائی ہین تن لاغر کو پر	سانس کی ہمراہ ہلی یا ہین دیوار کے

بیستون پر چلکی اب ہا دسی کہتی ہین رند
منہ چڑا ہین کرکی کیا مالک ہوی کہسار کے

[illegible] ریاضت کا صلا ملتا ہے	بندگی کرنی سی کہتی ہین خدا ملتا ہی
راہ سر کرتا ہی رہزن کا مسافر سی سلوک	خضر سی گور کی منزل کا پتا ملتا ہے
کسطرح ڈھونڈ ہ کا لین تجھے جویا تیری	نہ نشان ملتا ہے تیرا نہ پتا ملتا ہے
کل کونی الجملہ نشانہ کف پا سی ہی تیرے	وہ صفائی تو کہان نقش ترا ملتا ہے
جسکو دیکھا ہی سلفون کا وہ سودائی ہے	جو مجھی ملتا ہے جویا ہی بلا ملتا ہے
خاک پھنواتا ہی ہر بار مجھی سے ظالم	آسمان مجھکو ستا کر تجھی کیا ملتا ہے

۱۲۷

نجہ بن می نظرمین مبدل ہی رنگ باغ
اکلی سی کرمیان نہین حسن و جمال کی
ہر ذرہ شکل مہر درخشان ہی خاک کا
غصہ عبث ہی جنگ کو موقوف کیجیے
چڑہتی ہی برف بند ہوئی ہی کلی کی راہ
مرکر بہی ہین رکاب سعادت کی ساتہ ہون
ملتا نہین پتا تری منزل کا خضر کو
کرنا کسی کو قتل یہ مردانگی نہین
آزار کیا ہوا تمہین ای رند عشق مین
ہم اپنا حال اونکو دکہای چلی گئے
دم بہر مری تڑپنی کی دیکھی نہ تمنی سیر
کوٹہی پہ وہ جو چہپ گئی تابوت دیکہکر
ابتو اوتہایا ہاتہ مرے فاتحہ سی ہے
آئی تہی دس سی کہکی نہ آئینگی اب کبہی
مشتاق اونکی باتونکا تہا وقت نزع ہی
ہنستا رہا وہ برق کی مانند اور ہم
برخاستہ دلونکی کہین دل سے لگے نہین
تہی مدتون سی ہمسی اور اونسی لگ رہی
ای رند وقت بد مین کسی نی دیا نہ ساتہ

ہر گل برنگ برگ خزان دیدہ زرد ہے
تہوڑی دنون ہی عشق کا ہنگامہ سرد ہے
یارب یہ کس سوار کی توسن کی گرد ہے
ہی یہ شب وصال کہ روز نبرد ہے
کوچی مین تیری کہینچتا کون آہ سرد ہے
توسن ہی آگی چار قدم میری گرد ہے
برسون گذر گئی یون ہی صحرا نورد ہے
نادان شعار نفس کشی کر جو مرد ہے
آنکھون مین اشک سرخ ہین اور رنگ زرد ہے
لیکن وہ ہمسی آنکہ چرای چلی گئی
دو ہاتہ نیمچی کے لگای چلی گئے
ہم ہی کفن مین منہ کو چہپائی چلی گئی
تربت پہ صرف پہول چڑہای چلی گئی
تو آج پہر بغیر بلای بتی گئے
بولی نکلہ گہڑی گہڑی آئی چلی گئے
آنسو مثال ابر بہای چلی گئے
بیگانہ وار بزم مین آتی چلی گئے
اپنی طرف سی بات بنای چلی گئی
آنکہین چرا کی اپنی سپائی چلی گئے

تجسی بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم مین	تیری آگی کوئی کیسا ہی طرحدار نہ تہی
پہر گئی جا کی مردہ مجہی سو بار اگر	سوت بہی اس تن لاغر کی خریدار نہ تہی
چاہتی تم تو ملاقات بہت آسان تہی	مجکو مشکل تہی مری یان تہین دشوار نہ تہی
آہ کی ساتھ فنا جان کو بہی کر دینا تہا	طاقت ضبط اگر تجہ مین دل زار نہ تہی
قتل منظور ہوا تجکو نہ میرا ورنہ	جان دینی تو بہت سہل تہی دشوار نہ تہی
کون سی دلکو نہ تہی لاگ تری مژگان سی	کس کی سینی سی کہان تیغ سنان پار نہ تہی
آفت ہجر دکہاتا ہی ہا وصل کی بعد	کب یہ عادت تری ای چرخ ستمگار نہ تہی

عمر دو روزہ کٹی بیہودہ پائی مین رند
جو میسر ہوئی پاپوش تو دستار نہ تہی

بنغار سی ہزار مشقت سی پر کہلی	یا رب نہ یہ خبر مری صیاد پر کہلی
ہی کوچ اس مقام سے کیونکر کمر کہلی	منزل پہ جا کی پہونچون تو سار سفر کہلی
ممکن نہین ہر ایک پہ یہ راز کمر کہلی	وہ مبتدا نہین ہی یہ جس کی خبر کہلی
خالی نہ جائے وار سر وہی کا یار کی	سینی پہ روک بیٹہ سی جبتک سپر کہلی
افشای راز عشق مین ہین سو قباحتین	کاٹون زبان اپنی اگر یہ خبر کہلی
صیاد نی یہ کہکی مری باندہی بال و پر	مقراض سی کٹین کی اگر ایکی پر کہلی
حسن و جمال یار کا عالم ہوا دو چند	کیا کیا نہ خال و خط رخ محبوب پر کہلی
زائل ہوئین مزاجون سی اگلی حرارتین	ہتیار بند پہرتی ہین اب تو کمر کہلی
ہر بار نام یار کو رٹتا ہون اس طرح	جیسی زبان طفل کسی بات پر کہلی
مقبول و مستجاب نہو بی حضور قلب	نیت درست ہو تو دعا کا اثر کہلی

129

ہم جو کہتے ہین سو اسپر ہے غلط
سب بجا ہی آپ جو فرماتے

اوٹہ نہین سکتی شدائد ہجر کے
آئی اب یاس مجہے بلوا لیے

دنکو تو تشریف تم لاتے ہو روز
شب کو ہی اکدن کرم فرمائے

ترک عشق لا اسے وہان کہہ دلا
کسکی کسکی واسطی گل کہائے

کفر کیون بکتی ہو توبہ کیجیے
جہوٹی ہو ٹی بس قسمین کہائے

کچہ کرونگا مین بہی اب خدمت مین عرض
چپکی رہیی منہ نہ اب کہلوائے

دیدہ سوزن مین بہی ہے آہ مین اشک
زخم سینی کی اگر دکہلائے

کی ہی جیسی بیوفائی آپ نے
بالعوض اسکا خدا ہی پائے

ق

ہاتہ پانون توڑتا ہون نزع مین
مشکل آسان ہو مری جلد آئے

ہی فقط آنکہون مین دم باقی رہا
اپنی صورت آنکر دکہلائے

باغ مین او گل تو نظر آیا گیا
خون بلبل سی تجہے نہلائے

باغبان دشمن ہی گلچین برخلاف
آشیانہ باغ سے لیجائے

وصل کی شب ہونی دی او شمع تو
اوس سی ہنسنی اور تجہے رلوائے

بن چکین زلفین ہی سر ہی کمند چکا
آئنہ آگی سے اب سرکائے

کوہ و صحرا کی ہی وسعت تنگ ہے
وحشت دل اب کدہر کو جائے

دل لیا ہی جان سے ہے کردرکار ہو
کیا کرو کے یاد سے لیتے جائے

خوف رسوائی جو بیداری مین ہو
خواب مین صورت مجہی دکہلائی

تکتی تکتی آنکہین ہے پتہرا گئین
اپنی پردہ غرض کا اٹہوائے

زور روز رہی جسطرح ممکن ہو ند
آج چلکر اوسکو گہر لی آئے

رونیگا کہنہ سالی مین عہد شباب کو	جب ٹوٹکر نہ نکلین گی دندان ہی نئے
پہرتا ہہین وہ دست نگارین کسیطرح	کرتا ہی زور پنجہ مرجان ہی نئے
کر سیر چشم غور سی جو ذوق شعر ہی	مضمون دکہا نگا مرادیدان ہی نئی
ہنس ہنس کی بار بار نہ کیونکر دکہائی آپ	نام خدا نکالے ہین دندان ہی نئی

دیوانہ قدیم ہون کیا میری قدر **رند**
پہریان ہی نئی لئی ہین سلیمان سے نئے

زیبا ہین جعد گیسو خدار کی لئے	ہین پیچ و خم ازل سی ہی مار کی لئی
تسبیح کی لئی ہی نہ زنار کے لئے	گردن ہی میری خنجر خونخوار کی لئے
منڈلا نہ او ہما تو تن زار کی لئے	یہ مشت استخوان ہین سگ یار کی لئی
تکلیف سیر باغ نہ دو دل گرفتہ ہون	طبع شگفتہ چاہیے گلزار کی لئے
جب سے کی ہین عشق کی سینہ سپر کیا	چہری یہ وار یار کی تلوار کے لئے
پہانسے لگائی گردن عاشق مین زلف کی	یہ ہی سزا تہی ایسی گنہگار کے لئے
سوسن کا پہول فرط نزاکت سی بن گیا	بوسی کئی جو اوس گل رخسار کی لئے
جب آفتاب حشر مین مجکو بٹہاینگے	بہلسونگا تیری سایہ دیوار کی لئے
وہ رشک گل جو آج گیا سیر باغ کو	آنکہون پہ بلبلون نی قدم یار کی لئے
او موت تو نہ آئی گلہ بخشی وہ گیا	سب آچکی عیادت بیمار کی لئے
تو جای باغ مین تو غبار قدم ترا	سرمہ ہو چشم نرگس بیمار کے لئے
نفرت ہی ایسی غزل ہی قرار ابکی	آخر کچہ انتہا بہی ہی تکرار کی لئے
کیسی کہڑی ہین جو پسند ہی تکتی بٹہن دو سی	جلتی ہین تیری سایہ دیوار کی لئے

اللہ ری کسادی بازار مصر حسن
یوسف کو ہی تلاش خریدار کے لئے

تیری طرف ہی گبرو مسلمان کی بازگشت
مرجع تو ہی ہی کافر و دیندار کے لئے

قطرے عرق کے ابرو پہ ہین پونچھ ڈالئے
چھالو لگا ہوا عجب ہی تلوار کے لئے

مرتے ہین لوگ دولت دنیا کے واسطے
کتونکی طرح لڑتے ہین مردار کے لئے

روز قیامت آج ہی مجھکو دکھاؤ شکل
وعدہ کرو نہ حشر کا دیدار کے لئے

جو چاہے آج کر لے عمل پر یہ یاد رکھ
اک دن جزا کا بھی ہی گنہگار کے لئے

سیخ کباب پر بط مے کو جگر ہا شتاب
ساقی گزک ضرور ہی میخوار کے لئے

کرتا ہی نیک و بد کی برابر وہ پرورش
وان ایک مرتبہ ہی گل و خار کے لئے

مجنون عشق کو ہی عبث پند واعظو
ہی حکم شرع مردم ہشیار کے لئے

دوزخ مین بھیج دے مجھے یا بہشت مین
یہ اختیار ہی مری مختار کے لئے

اک ماہ چاردہ کی تصور مین صبح ہو
کیا خوب مشغلا ہی شب تار کے لئے

اوترا کسی طرح سے آسیب کوی یار
پھونکے فتیلی سایۂ دیوار کے لئے

دو دل تمہاری یار کو سوتا ہون کرکے یاد
در کی لئی سب کبھی دیوار کے لئے

کرتی ہین پانچ وقت ملک آکی وان سجود
کیا مرتبہ ہی سنگ در یار کے لئے

ای حاجیان کعبہ تمہین حج نصیب ہون
ہم جاتے ہین طوف کوچۂ دلدار کے لئے

رہتے ہین اسطو شاہ نشینون مین وہ فقیر
محتاج تھی جو سایۂ دیوار کے لئے

پشتارہ گناہ نہ باندہ اپنی پیٹھ سے
کھٹکا ہی اس سے بار گران بار کے لئے

[illegible] ہین ہین تری جا بجا گفتگو
یون حجتین سبب سے ہین تکرار کے لئے

عاشق ہون رشید یار کا تقصیر وار ہون
جو چاہے حکم دے وہ گنہگار کے لئے

١٣١

[illegible]

۱۳۲

شرر جو کیا آہ نے میری شاید	مکدر جو گل سے وہ آئینہ رو ہے

رولاتا ہے یہ مصرع درد اے رند
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

گل کسی شمع رو پہ کھا بیٹھے		دل کو پروانہ سان جلا بیٹھے
مہ کی منہ پر ہوائیاں چھوٹین		چاندنی مین اگر وہ آ بیٹھے
تو لنا تیغ کا عبث ہر بار		جو لگانا ہوا لگا بیٹھے
ہی وہ قسمت فقیر ہو جاؤن		میری سر پر اگر ہما بیٹھے
رکھد یا سر کو پای قاتل پر		مرتی مرتی ہی جی جلا بیٹھے
خندہ دل نی کیا نہین کھینچا		بی بلائے جو پاس آ بیٹھے
راہ الفت مین رکھا بعد قدم		پھر سے ہم پہلے ہاتھ دھو بیٹھے
لگ چلا ہی تو پھر نہ رکیو دلا		تیر ہی سید ہی جو وہ سنا بیٹھے
کشتگان وفا شہید ہوے		اب پڑہین آپ مرثیا بیٹھے
خاک ہو کر اگر اوٹھین تو اوٹھین		اب تو در پر تمہارے آ بیٹھے
گہہ گہی گھر ہی طالب دیدار		راستون مین جا بجا بیٹھے
بوسہ خط طلب جو سنتے کیا	ق	خال رخ کو ہی وہ چھپا بیٹھے
مہراب کو تاو نہ ہونے لگے		دولت حسن جب لٹا بیٹھے

سبز رنگت یہ اوس پری کی رند
کیا عجب ہے جو زہر کھا بیٹھے

رخ سے پردہ اوٹھا دیا کسنے	جلوۂ حق دکھا دیا کسنے

دل سینی مین بیتاب ہی جان آ تی ہی لب پہ — اب جانکو روکی کوئی یا دلکو سنبھالی

کہتا ہی ہر بار تجھی قتل کرون گا — اک جان ہی میری اسی تو لی کہ خدا لی

کیا خستگی حال پہ عاشق کی ہو خندان — توبہ کرو اللہ مصیبت مین نہ ڈالی

آنکھین تری مدہوش ہین تنہا ہی مرا دل — دو مست نہ سنبھلینگے اکیلی کی سنبھالے

آغاز محبت مین ہوا ہجر کا بیمار — دل دیتی ہی مجکو تو بری جان کی لالے

جان بر ہو یہ ممکن نہین آزاری فرقت — بیمار اسی طرح سی لیتی ہین سنبھالی

تاثیر کرین گی ترا دل دوکھنی لگی گا — پہونچی جو کبھی کان مین عشاق کی نالے

ڈرتا ہون لہو دیکھکی غش آئی نہ تجکو — تلوار لگا شوق سی پر منہ کو پہرا لے

لہراتی ہین ہان خم پہ تو یان ستی مین دیکھو — زلفین نہین دو سانپ ہین پیارے نی پالی

رو رو کی جنازی پہ مری عشق پکارا — تم آپ چلی مجکو کیا کس کی حوالے

تیزاب کا شیشہ ہی ہر اک آبلہ پا — جنگل مین لگی آگ جو پہوٹی کبھی چھالی

اوس شوخ کو اثر ہو کہ نہو اس سی غرض کیا — او نالہ دل عرش معلی تو ہلا لے

سوتا ہی اسی اوڑھ کی وہ گلبدن اکثر — قربان گئی تہی مری کملی پہ دوشالی

جب یاد کیا ہی تجھی او غیرت شمشاد — بہر بہر دئی ہین آنسوؤن نی آنکھ مین تھالے

او دل ہدف تیر نگہ پہر کیا تو نی — انگلی سے مری زخم جگر تہا ہی آلی

خدمت تہی مجھی دشت نوردی کی پس قیس — عہدہ یہ کسی ہوگا مری بعد حوالے

اک ایک سی دل چسپ ہے جو عضو بدن ہی — یارب یہ طرحدار ہین کس سانچہ مین ڈہالے

[illegible] عزت مری کہنا تو اسے ہے — دل پڑ گیا ہی اک بت بی پیر کی پالے

کیون رند کی دیوان کی کرین قدر نہ عاشق — اجزا ہین یہ سب علم محبت کی رسالی

پیمانہ میری عمر کا لبریز ہو چکا

[illegible]

۱۳۴

اک قطرہ عیش کا ہے ملایا تبرکا	باران غم سے جب گل آدم بھگو چکی

کوکب مزاجیون پہ جوانون کی دل ندو
آئی رند اب لحاظ کرو پیر ہو چکی

نہ انگیانہ کرتی ہی جانی تمہارے — نہین پاس کوئی نشانی تمہاری
ہوئی رند تو زندگانی تمہارے — یہی ہی اگر ناتوانے تمہاری
زیادہ ہوئے یادجانی تمہاری — غرض قہر ہی مہربانے تمہاری
نہ بھولونگا ہرگز نہ بھولا ہون اب تک — عنایت کرم مہربانی تمہاری
شبیہ آپکے کھینچ دی کایہ مانا — ادا کسطرح کھینچی مانے تمہاری
تباہ وخراب اک جہان کو کیا ہی — خدا کا غضب ہی جوانی تمہاری
وہی کہہ رہا ہون جو فرماتی ہو تم — مرے گفتگو ہی زبانی تمہاری
برابر سمجھتی ہو غیرون سے مجھکو — نہ ہی مہربان قدردانی تمہارے
دل و دیدہ لیکا ہی پہنچی کا تمکو — کہان تک کرون پاسبانی تمہاری
بس اب شکل دکھلاؤ بیجا ہی غمزہ — بہت سن چکی لن ترانی تمہاری
عدم کو چلی لیکی داغ محبت — دکھاؤنگا سب کو نشانی تمہاری
کیا امتحان میرا سو سو کرون مین — وہی ہی اگر بدگمانی تمہارے
برا گر نہ مانو تو سچ سچ مین کہدون — تم اچھی برے بدزبانی تمہارے
جگا کر دل زار [illegible] کے شب — سحر تک کہی ہی کہانی تمہارے
کرم کیجئی آئے حضرت عشق — ہی خون جگر میہمانے تمہار
عبث [illegible] [illegible] تو چھٹی ہو — ق — ہی تو برسے خوبی جانی تمہارے

دام میں پھنس کی پھڑکتی ہی عبث اے بلبل
شکر کہ تامری جانباز ہمیں شاکر شیرین

بلبل و پر نوچ کی رکھدیگا صیاد ابھی
سر ہی مارونگا اوٹھا تیشہ فرہاد ابھی

خضر قدون کی ہی پیار زمرگ بھی الفت ای شمشاد
خاک سی سبزی اوگا کرتی ہیں شمشاد ابھی

منہ نہ دکھلا کو عبث حیا کر کے
نہ چھپو صورت آشنا کر کے

صاف کر قلب اتقا کر کے
دیکھ اللہ آئینے کو صفا کر کے

کیا ملا عرض مدعا کر کے
بات بھی کھوئی التجا کر کے

خاک اوس سے اوٹھ مریض عشق
جات جا بنت شفا کر کے

حق اسیری کا تیری او صیاد
جاؤنگا دام دام ادا کر کے

پاس دین کفر میں بھی تھا ملحوظ
بتکو پوجا خدا خدا کر کے

ترک مطلب حصول مطلب ہے
بیٹھ رہ ترک مدعا کر کے

گور میں بھی ہے جگا یا زندوں نے
حشر سر پر مرے بپا کر کے

صبحدم انفعال عصیان سے
خود پشیمان ہوا دعا کر کے

تیرا او بت ادا ہی شکر کیا
طاعت فرض کو قضا کر کے

پایا شانے نے نام عقدہ کشا
گرہ زلف یار وا کر کے

ہو وہ طائر اور آتا ہے صیاد
صدقے سر پر سے ما کر کے

شان روح القدس دکھاؤ کبھی
لب اعجاز نما کو وا کر کے

... ہے سکے امید سحر
رات کاٹے خدا خدا کر کے

نہوا غیر رنج خاک حصول
تجھسے او بیوفا وفا کر کے

۱۲۵

[illegible]

تہمت وصل اگر عشق مین لگنی ہی لگی	ایسی ایسی بند ہی کی ابھی پہلن کتنی
مین ہی تنہا نہین کچھ ہو نہ چھپاتا اپنی	حسرت بوسہ ہین لب ہین تہ دندان کتنی
پاؤن پڑتی ہی عبث آبلہ پائی میری	ابھی طی کرنی ہین پرخار بیابان کتنی
چند خونخوار ہین مدت سی ہری دیلی	دشمن دل ہین کئی جان کی خواہان کتنی
مرگیا ہون مین کسی کی خط کی لئے	ختم کروانا مری نام پہ قرآن کتنی
کبھی غل کرتی ہین کوچی مین فرسا بام آ (ق)	پا بزنجیر کئے چاک گریبان کتنی
خط نو خیز کی دو چار تو سودائی ہین	ہین رخ و زلف کی حیران و پریشان کتنی
توڑ کر بیڑیان دیوانون نی لی دشت کی راہ	فصل گل آتی ہی خالی ہوئی زندان کتنی
اشک جو چشم سی نکلا وہ ہوا رشک محیط	ایک اک قطری سی برپا ہوئی طوفان کتنی
یاد آئینہ رخ نی تو بنایا حیران	دیکہون جہنکو ای کو تین چاہ زنخدان کتنی
ماہ کنعان کی زلیخا ہی فقط گاہک تہی	مری یوسف تری جو دہین خواہان کتنی
ربط ہین کافر و دیندار سی یکسان مجکو	کتنی ہندو مجہی کہتی ہین مسلمان کتنی
پہر جنون کٹری لگا ہاتھ نی پہر آئی بہار	اور گئی جیبہتری ہو ہوگی گریبان کتنی

کوچہ یار مین ای رند بقول غافل
تشنہ خون ہین مری گبر و مسلمان کتنی

الفت نکرو نگاہ ب سکے کی	دشمن ہوا جس سی دوستی کی
حالت کہون اپنی بہو دسے کی	دل دیکی سنو جو میرے جی کی
اوّل اوّل بہلا نیاسان کہین	آخر آخر بہت برے
مصروف ہی سینہ کوبی مین دل	آتی ہی صدا دہر ادہر سی کی

[illegible]

جو حال پوچھی وہ عیسیٰ مرا تو کہہ دینا | زیادہ ہی اوسی درد جگر کئی دن سے
نہ شکر کی تری قربان صدقے ہونی دی | بہرا نہیں ہی یہ سی گی دسر کئی دن سے
تڑپ مین ہجر کی شب چپ لگ گئی شاید | لہو اوگلتا ہی زخم جگر کئی دن سے
جھڑی کی طرح سی باندھا ہی تار اشکون کا | ہراک مژہ ہی رگ ابر تر کئی دن سے
سحر جو ذکر ہی رخ کا تو شام کاکل کا | یہی وظیفہ ہی شام و سحر کئی دن سے
ہاکر الہو قفس سی کہی ذبح کر صیاد | پھڑکتی ہین کئی بی بال و پر کئی دن سے
عیان ہی طرہ زلف سی حیرانی آنکھ ہو کیون | پھری ہوئی ہی تمہاری نظر کئی دن سے
جواب صاف ملی دیکھتی ہی خط کا جواب | گیا ہوا ہی مرا نامہ بر کئی دن سے
نظر پڑا کہین بی پردہ رشک ماہ مرا | اوڑا ہوا ہی جو رنگ قمر کئی دن سے
قفس سی جاؤن چمن تک مین کس طرح صیاد | جواب دی چکی ہین بال و پر کئی دن سے

بڑا ہی سابقہ کس کوچہ گرد سے کیون رشد
مین دیکھتا ہون تمہین دربدر کئی دن سے

١٣٧

ناز ہے غمزہ ہے یا اعجاز ہی | سحر ہے افسون ہی یا انداز ہی
وہ ہی آئینہ ہے مشق ناز ہے | چشم بد دور ابتو اور انداز ہے
کیا کرون اظہار سر عشق کا | عاشق و معشوق کا یہ راز ہے
مین پھڑکتے ہو گرفتار قفس | توڑتی پر حسرت پرواز ہے
ہجر کی شب تا سحر اور رشک ماہ | شکل انجم چشم عاشق باز ہے
تو نہ آنا اوسکی باتون مین دلا | جھوٹا ہی مکار ہے دمباز ہے
ظلم ہی جیتے مین نہ سازندی ہے سان | کیا مزاج دشمنان ساز ہے

رشک عیسی مرا گیا افسوس
جان ناکام تن سی تو نہ گئے

سر پٹکتی ہے گو قفس مین ہے
مغز بلبل سے گل کی بو نہ گئے

نہ چھٹا مجھ کو جیتے قاتل
مرگیا تو بہی میرے خونہ گئے ق

آب و گل مین جو تھے وفاداری
خاک بہی اوڑ کے کو بکو نہ گئے

مرتی دم تک تری تلاشش رہی
تا لب گور جستجو نہ گئے

ہونٹھ چاٹا کیا مین تا دم مرگ
لب شیرین سے آرزو نہ گئے

مرگیا پر دماغ سے میرے
نکہت زلف مشک بو نہ گئے

تیز رو تو ہے سے نسیم مگر
مجھسی آگے نکل کے تو نہ گئے

اشک بہ نکلی وقت رخصت یار
شکر کرتا ہون آبرو نہ گئے

سینی تک آکی پہر گئی اولٹے
نارسا آہ تا گلو نہ گئے

مثل پروانہ جلکے خاک ہوئی
پہ تری گرمے شعلہ رو نہ گئے

نہ چھٹی مجھسی خوی جامہ دری
جیب سے عادت رفو نہ گئے

کب نہ ششدر ہوا گلی مین تری
کب نظر میرے چار سو نہ گئے

جب نہ تب اک نئے اک بہانہ کیا
تیری بدخویہ حیلہ جو نہ گئے

عمر بہر شعر عاشقانہ کہے
ہاتہ سے طرز گفتگو نہ گئے

وہ پری شیشی مین اوتاری رند
جو سلیمان تلک کبھو نہ گئے

قرار دل کو ہوا اضطراب کی بدلے
وہ لطف کرنی لگی اب عتاب کی بدلے

طریق یاری نے مہر و حجاب کی بدلے
حیا کی پردی مین رخ پر نقاب کی بدلے

۱۳۹

گنہ ثواب سی تبدیل ہون گی یوں کے
ملی گی گور مین راحت عذاب کی بدلے

منہ سیہ کی لیے بوسی سنگ اسود کی
گناہ مجھسی ہوئی ہین ثواب کی بدلے

اوگی جو تاک سی مجبہ ست گی قسم کا درخت
شراب رنگی سی ٹپکی شہاب کی بدلے

یہی ہی حال تو صوفی کا مال ہوگا غیر
جو بربط و تونی نہ مطرب رباب کی بدلی

سپہر سفلہ نی دیکھا نہ حسن معنی کو
کیا مجھی نظر سی انتخاب کی بدلے

مرید پیر مغان ہون مری وصیت ہی
مجھی شراب سی دین غسل آب کی بدلے

ہین تہوکنی کا نہین می پیالہ قیاب یار
بیوگا زہر ہلاہل شراب کی بدلے

معاوضہ نکرون قطرہ عرق سی ترے
جو ایک شیشے سی کوئی گلاب کی بدلے

ہین بیر دیر کو ساقی جواب دیون گا
اگر وہ تو سو نی کی بت رکہ شراب کی بدلے

نہ دی سکی مری اعمال کی مکافاتین
ہزار بار فرشتے عذاب کی بدلے

سوال مجھسی نکیرین جب کرینگے **رند**
ہو الغفور سنین گی جواب کے بدلے

سانس دیکھی تن بسمل مین جو آتی جاتی
اور جلا دنی خنجر کا دیا جاتی جاتی

خط نی اوس عارض رنگین پہ کیا عرصہ تنگ
خار ہین صحن گلستان کو باتی جاتی

کیا چڑہ ہوگی کسی روز مری گہات پہ تم
آخر اس استی ہی روز ہوا آتی جاتی

آتش شوق یہ کرتی ہین یہ کار روغن
اشک گرم اوریہ ہین آگ لگاتی جاتی

آزماتا ہون محبت مین ظرف اکو
درد و غم اس مین کہان تک مین سما جاتی تو

تا ہین منہ سی لگتا تہا تقا
آخری وقت تو دیدار دکہاتی جاتی

یک بیک دل سی مٹی حرف محبت کیونکر
لالہ و داغ ترا جیب کا جاتی جاتی

عالم پسند ہو گئی جو بات تمہی سے کہی — جو چال تم چلی وہ زمانے میں چل گئے
وہ شوخیاں کہاں گئیں عہد شباب کی — صورت کی ساتھ خوبی تمہاری بدل گئے
اب اوس مژہ کا دل سے خلش دور ہو گیا — وہ پھانس جو جگر میں چبھی تھی نکل گئے
سوز غم فراق کی ایسی حرارتیں — اولے کیطرح منہ میں زبان تک پگھل گئے
وقت سحر جو اوٹھکی وہ آغوش سے گیا — ثابت ہوا کہ روح بدن سے نکل گئے

یاد آ گئی جو جنبش ابروے یار **رند**
بیساختہ چھری سی کلیجے پہ چل گئے

یارب مجھے بلا لے وہ یا آپ آ ملے — مطلب بر آئین دل کی مراد عا ملے
جب گل کو رتبہ آگے تری خار کا ملے — کیونکر دماغ پھر ترا گلگون قبا ملے
ہرگز نہ رکھ فلک سے عنایت کی چشمداشت — خلعت سمجھ کفن کا اگر چیتھڑا ملے
رکھ دیکھو اپنی سامنے یوسف کی بھی شبیہ — کاٹوں میں اپنی ہاتھ جو صورت ذرا ملے
جیتا ہوں اور نہ مرتا ہوں درد فراق سے — اب موت آئے یا مجھے عیسی شفا ملے
کنعان سے تا بمصر گیا اس تلاش میں — طفل حسین کہیں کوئی یوسف لقا ملے
لازم ہے ہر صنم کی لئے کبر اور غرور — بتھر ہے بت نہیں جو نہ شان خدا ملے
مدت سے آشیانہ و گل کی خبر نہیں — پوچھوں چمن کا حال جو باد صبا ملے
سر پر چڑھا یا طرہ کیا ہر حسین نے — کیا طالع رسا تجھے زلف رسا ملے
بجتا ہے ہاتھوں ہاتھ ابرک کی طرح سے — اونچی ہوئی جو پاؤں کی تیری حنا ملے
مرتا ہوں ہجر یار میں کوسا تہا کسنی ہا ہے — وہ درد ہو مجھے کہ نہ جسکی دوا ملے
ہو بر خلاف جسکا ہر فعل قول سے — پھر مجھی خاک دل مراد وہ بو فا ملے

گذرا اک برس کا ہوا چاہتا ہے
نصیبوں سے دل کو اوس آئینہ رو کا
میں حیران ہوں اب کیا ہوا چاہتا ہے
یہ عقدہ ہے اب وا ہوا چاہتا ہے
تری حسن کا یار پھیلا ہے چرچا
کوئی دن میں شہرا ہوا چاہتا ہے
قصد اوس گلبدن کا

وہ یوسف زلیخا ہوا چاہتا ہے
محبت میں رسوا ہوا چاہتا ہے

۱۴۰

کوئی دن مین خوناب ہوکر بہے گا　　دل اب یک کی بہو را ہوا چاہتا ہے

ذرا ضبط کر ضبط آہ و فغان کو
تو کیون رند رسوا ہوا چاہتا ہی

بت کرین آرزو خدائی کے　　شان ہی تیرے کبریائی کے
ہاتہ پہونچی نہ پاؤن تک اوس کے　　طالع بد سے نارسائی کے
یاررستی سے پہر گیا آکر　　بخت برگشتہ نے برائی کے
بحر خون کے ہین مچھلیان پانچون　　اونگلیان پنجۂ حنائے کے
جو بوہین سمجھے بیوفا سب ہون　　رسم اوٹھہ جائے آشنائی کے
موت آجائی قید مین صیاد　　آرزو ہو اگر رہائی کے
لب لعلین کے گر صفت لکہون　　سرخ رنگت ہو روشنائی کے
تری کوچی مین بادشاہون نے　　سلطنت چہوڑکر گدائی کے
زولا یادا و تسلسل اشک　　سمرنین یار کے کلائے کے
رونگٹا تک کہین بدن پہ نہین　　انتہا ہو گئے صفائے کے
دیکھے اوس معبچی کو گر واعظ　　قلعی کہلجائے پارسائی کے
خاک ہوکر نکالا اوسکا غبار　　اور صورت نتہی صفائے کے
بہولا بہٹکا سا آب پہرتا ہے　　خضر نی کس کی رہنمائی کے
دہوم ہی یاسمن عذارون مین　　گوری گوری تری کلائی کے
رہا ہوکا جام جم سے مرا　　سیر کرتا ہون مین خدائی کے
خط کو منڈوا کی آج اوس گل نی　　گلشن حسن کی صفائی کے

چہرہ رنگین دکھا کر رنگ گل کو کاٹیے
وا ذرا بند نقاب روی گلگون کیجیے

اپنی تصویر اور مری اک صفحے پر کھچوائیے
آپ لیلی بنیے اور بندیکو مجنون کیجیے

لائے طوفان چشموں سے محیط اشک کا
تو غریق لجہ خون ربع مسکون کیجیے

نقش زر سے کیجیے تسخیر جس دن چاہیے
کیجیے سحر اوس پہ پڑھ کے افسون کیجیے

کیا تکلف ہے اگر تیشے سے کاٹا کوہکن
کوہ سے ٹکرا کے سر کو تو ہامون کیجیے

اوس لب لعلین پہ قربان کیجیے یاقوت کو
صدقے اون دانتون پہ سلک در مکنون کیجیے

ساتھ لیجانا نہین ہمکو اوٹھا کر زیر خاک
جمع کر کے مال کو کیا مثل قارون کیجیے

گر اثر باقی ہے سرگشتگی کا بعد مرگ
گنبد مدفن کو گردان مثل گردون کیجیے

دیولی جوش جنون کی گرمی دکھلائیے
ہوش پران سر سے تیری ذوفلاطون کیجیے

اس خرابی مین نہ اصلاح ہو برا ہی چاہیے
چشم عبرت گر سوی قصر فریدون کیجیے

وصل مین تا چند بیٹھے رہیے پابند حیا
شوق سے حد ادب سے پاؤن بیرون کیجیے

مبتدی ہم گرچہ شاگردان آتش مین ہین رشید
منتہی کی ہوش اوڑین پیدا وہ مضمون کیجیے

چھپنی او مہرو سے تجکو نہ دہانی چاہیے
چاند ٹکڑا ہے دوپٹہ آسمانی چاہیے

سرخ ہو جائے یہ رنگ زعفرانی چاہیے
رنگ لائے کچھ شراب ارغوانی چاہیے

موسی کی گرانی لگین تن پر گرانی چاہیے
اب کہان زور اپنا ناتوانی چاہیے

روکی کیون کھویا ہے یعقوب نے چشم کو
پھر ملے گا آکے یوسف زندگانی چاہیے

منکشف ہمپر ہوا جسکو فروغ شمع سے
نام روشن کر نیکو آتش زبانی چاہیے

گو ہے ہر دم کا ضبط نالہ ہای گرم سے
پھونکدے قلب و جگر سوز نہانی چاہیے

فرد ہی ہمشکل ہی یکتا ہی تو اپنی ڈھب کا حور
جن و انسان مین نکلی تیرا ثانی چاہیے

وہ بہی ہو شوق ہم آغوشی مین خم مثل کمان
پیر کر دی طفل کو تیری جوانی چاہیے

پاؤن پر سر آ رہی جہک کر جو ضعف سی
بار لائی کچھ نہال ناتوانی چاہیے

جان جان آغاز سی بہتر ترا انجام ہو
شوخ ہو طفلی سی بہی حسن جوانی چاہیے

دانت کہتی اہل عالم کی تمہیں روپی کی سے
ہونٹھ چٹوائی تری شمشیر میں ہانی چاہیے

بار بار اپنی سینے مین بجہاتا ہی **رند**
تیغ ابرو کا کڑا ہو جای پانی چاہیے

تمنے نظر جو اک بت بالا بلند ہے
ہر چند آہ صورت طوبا بلند ہے

بو تا سا ہی نہ پست نہ اتنا بلند ہے
کچھ شاخ گل سے وہ قدِ رعنا بلند ہے

گو خاک ار خلق مین بنا بلند ہے
سید ہین خاندان ہمارا بلند ہے

کیا پست فطرتون کی رسائی ہو تم تلک
واقف ہون مین باغ تمہارا بلند ہے

یارب تو پار کیجیو بیڑا بحق نوح
پل سی بہی آب موجہ دریا بلند ہے

کیا آشیانہ پہونک دیا باغبان نے
جو دود آہ بلبل شیدا بلند ہے

دن رات آہین کہینچتا ہون جسکی یاد مین
قامت کشیدہ اک بت بالا بلند ہے

قمری نے بحث مجہسی ابہی اوسکی ناب لی
شمشاد سی تری وہ سراپا بلند ہے

نرگس کی ہو آنکہین مین ابر وہین تہیلیان
گل سی بہی شاخ نرگس شہلا بلند ہے

جلتا ہون سوز عشق سی خاموش مثل شمع
ہی لب پہ میرے آہ نہ نالا بلند ہے

کرتا ہی شہسوار کوئی نیزہ بازیان
بانسون غبار دامن صحرا بلند ہے

چہالی پڑین گی ہر سر انگشت مین ترے
اک شعلہ جاے نبض مسیحا بلند ہے

۱۴۳

خیال آگیا رخ کا تصورِ خط مین
کل بہشت ملا مجکو خار کے بدلے

کیا ہی عیش تو مینی اوٹہای ہین اکون
غم فراق تو لی وصل یار کی بدلے

شبِ وصال مین ہین بدمزاجیان اوسکی
لڑائیان رہین بوس و کنار کی بدلے

فریفتہ کسی چاہِ ذقن کا ہون پس مرگ
کنوئین مین لاش کو رکہنا مزار کی بدلے

اس انتظار سی چہٹ جاؤن کاش آجائی
پیام مرگ ہی مکتوب یار کے بدلے

بہڑایا غیرون سی اوس طفل شوخ نی ای رند
لڑا پیادون سی اک نی سوار کے بدلے

ابہی ہی پردہ فقط اک نقاب باقی ہی
ابہی مزاج مین کچہ حجاب باقی ہے

ہوا ہی پہر تجہی الفت کا حوصلہ او دل
کوئی ستم ابہی خانہ خراب باقی ہے

یہ چہٹتا نہین ابہی سررشتۂ عشق کاکل کا
ہنوز سلسلۂ پیچ و تاب باقی ہے

ہزار شکر چہٹی قیل و قال دنیا سے
فقط لحد کا سوال و جواب باقی ہے

ابہی خیال نہ چہوڑون گا عشق بازی کا
یہی ہین ولولی جبتک شباب باقی ہے

پلادی بادہ کشون کو اوٹہا کہ ساقی نے
صراحی مین کئی ساغر شراب باقی ہے

حلال کر کی وہ کہتا ہی اپنی بسمل سے
تڑپ لی اور اگر اضطراب باقی ہے

جو تمکو آنا ہی جلد آؤ دیکہ لون صورت
فقط دم آنکہون مین مثلِ حباب باقی ہے

وہ بادہ نوش ہون ساقی بجاؤنگا جب تک
کباب سیخ پہ خم مین شراب باقی ہے

ابہی تو خوب برستی ہین نیکدو یہ سحاب
چڑہاؤ جام ہوائی شراب باقی ہے

وصال یار ہوکیا بی تکلفی سے رند
مجہی لحاظ ہے اوسکو حجاب باقی ہے

الفت ہی تیری کوچی کی اٹہا ہی روح کو
مرجاؤن مین تو گور کو قاتل نہین مجہی

جیتا رہا مین ہجر مین مرجانی کی ہی جا
او موت تونی اوس سی کیا ننگ کن مجہی

یاد آتی ہین کسیکی مجہی گوری گوری گال
کانٹون مین کہینچتی ہین گل یاسمین مجہی

اس بوریای فقر کی توقیر دیکہنا
جہک کر سلام کرتی ہین مسند نشین مجہی

وہ دن گئی کہ جان نکلتی تہی آپ پر
اب کیا گہمنڈ کرتی ہو پروا نہین مجہی

یان تو سیاہ حشر کو ہون رشکؔ روسفید
دکہلای نور ماہ یہ داغ جبین مجہی

مطلب ہی کیا جو کرتی ہین وہ پہر طلب مجہی
کہتا نہین بلائی کا اونکا سبب

جہنجہلا کی وہ پکارتی ہین جیسی تب مجہی
آزردگی کا کچہ نہین کہلتا سبب مجہی

گنتی ہو عاشقون مین عبث اپنی اب مجہی
تمکو غرض نہین ہی تو پروا ہی کب مجہی

دربی نہو جبی نہین منظور اب سے مجہی
تب کیا ہوا تہا تمکو محبت تہی جب مجہی

کیونکر جیا مین آج تک اوسکی فراق مین
ہی اپنی زندگی کا نہایت عجب مجہی

مجہپہ نگاہ قہر ہو غیرون پہ چشم لطف
ہی مہربانیون سی تمہاری عجب مجہی

تم فرش گل پہ چین سی سوتی ہو صبح تک
اختر شماریون مین گذرتی ہی شب مجہی

دنیا مین بیٹہنی کا ٹہکانا نہین رہا
قہر خدا ہوا ہی تمہارا غضب مجہی

کیا تجہسی چشم لطف کی ظالم ہو چشمداشت
بہولی نہین ابہی وہ نگاہ غضب مجہی

ملوائین گی یہ پہر اوسی دشمن سی جان کی
پہر دوست ورغلاتی ہین سبکی سب مجہی

حد ادب سی بڑہ نہ چل او شوق وصل یار
گستاخ کر نہ اسقدر او بی ادب مجہی

امکان کیا جو الفت گیسو و رخ چہٹی
دیدی کو ہی حاصل چین و حلب مجہی

١٤٥

مشت پر تھی جو بساط اپنی سو وہ نذر کئے
ہم ترے بیچ سے صیاد ستمگر چھوٹے

چاند نے دیکھنے یار آئے جو مہتابی پر
منہ پہ تیرے ہے ہوائی مہ انور چھوٹے

جوشش گریہ رہی ہجر میں دیکھیں تا چند
کب تلک دیکھئے یہ اشک کی چادر چھوٹے

زلف دلدار سے دل چھوٹ کے بھاگا کس طور
جسطرح دام سے صحرائی کبوتر چھوٹے

موج مے تار رگ جان ہے مجھے او ساقی
نبضیں جس جا ہیں اگر ہاتھ سے ساغر چھوٹے

غیر کی ہاتھ سے لگوائی ہے مہندی او سنگ
اٹھو فوارۂ خون ای مژۂ تر چھوٹے

عمر بھر اپنی ہاے تری الفت سے نہیں
دیکھنا ایکدن اس قید سے مرکر چھوٹے

... بیان آیا نہ کچھ عاقبت اندیشی کا
دل پھنسا بیٹھے ہیں اب دیکھیئے کیونکر چھوٹے

دل لگا بیٹھے ہیں اوس قاتل خونخوار سے ہم
ہاتھ سے جسکی نہ دم بھر کبھی خنجر چھوٹے

کوئی چاند ایسا ہی آئے جو ملوں پھر تجھسے
سال بھر ہو گیا اے ماہ منور چھوٹے

ربط کچھ عاشق و معشوق کی بھایا ہی نہیں
روبرو رہتے ہیں جیوڑے کی کبوتر چھوٹے

جسم سے جان چھٹی ہے یہ گوارا ای رند
پر خیال رخ دلدار نہ دم بھر چھوٹے

دام لے لی کے ہیں صیاد ستمگر چھوٹے
دخل کیا باغ میں بلبل کا جو اک پر چھوٹے

یوں لگا لاتی ہے وہ آنکھ دل عاشق کو
جسطرح سے کوئی نگہ بنکی کبوتر چھوٹے

ہے وہی جوش جنون گو کہ گئی فصل بہار
دست اطفال سے اب تک نہیں پتھر چھوٹے

طوق و زنجیر کا غل اب نہیں زندانوں میں
قیدی خیرات میں اس سال مقرر چھوٹے

دام الفت سے یہاں کا کہیں کیا احوال
کسطرح نکلے ہم اس قید سے کیونکر چھوٹے

تیری الفت میں ہمیں سب سے ملاقاتیں ترک
اقربا چھوٹے مرے جان برادر چھوٹے

کیا اب بک بک ہی یہ بیج جائین گی ہی رشد
دشمن مری بی النار سقر کیون نہین جاتے

واہ کیا شکل ہی ہر بت کی شباہت کیسی
آپ تو کیسا ہی صانع ترے صنعت کیسی

دیکھتی ہی نہین تم چشم عنایت کیسی
پیار کیسا ہی مری جان یہ الفت کیسی

کون عاشق ہی ترا یار محبت کیسی
ابتو یہ یاد نہین تہی تری صورت کیسی

ہڈیان میری ہلکتی ہین دبو نین اوڑتی ہین
آج پہر کی ہی تپ ہجر نی شدت کیسی

رکہ چکا ہون مین گلا اپنا چہری کی نیچی
سانس لینی کی بہی مہلت نہین فرصت کیسی

بی سبب دشمن جانی رہ ہوا ہی میرا
بغض للہ ہی دوست کو عدو دے کیسی

ٹال جاتی تہی جو تم مین بہی طرح دیتا تہا
درگذر اب نہین کرتی ہو مروت یسی

دل کی بانی نہین پی سکتا ہون کہانا کیسا
سلب کی عارضۂ ہجر نی طاقت کیسی

کیون نہون مستحق لطف بزرگوار کرم
کی ہی سرکار مین بندی نی رفاقت کیسی

تم جو توڑو کہنی پکار وسر محفل مجکو
فخر ہو جای مری واسطی ذلت کیسی

کہنچتی جسکی تمنا مین ہزارون نقشی
کہینچی تصویر یہ ای صانع قدرت کیسی

تم ہی نو چندی ہین اے چاند کی ٹکڑی آو
دیکہو درگاہ مین ہوتی ہی زیارت کیسی

مجسی مانگی تو کبہی وہ نشہ خوبی ای رشد
جان تک دی مین وسی حشمت و دولت کیسی

تنگ آیا ہون اس حور کی بیدادگری سی
اوجہاو نکا اب دلکو کسی او رپری سی

قاصد تو جواب ایک مری خط کا نہ لایا
درگذرا مین باز آیا تری نامہ بری سی

بچہ جاون کو ئی دم مین اگر مین تو عجب کیا
بد تر ہے مرا حال چراغ سحری سی

۱۴۷

رہا ہون ہم صفیر عندلیب قدس ہین سون
دلا بوسی لب شیرین کی تیری واسطی ہم ہین
برس کر تو نہ پہر اچشم طوفان اکورونی پر
براہی بیکسان عشق پر ظلم و ستم کرنا
قسم ہی تجکو ای دجنون سودای کاکل کی
وہ اپنی زہد پر نازان ہی ہین اوسکی کریمی پر
تر قیخواہ حسن اپنو ہزارون غم ملازم ہین
کیا فائدہ کہو لون جو ہر شکوی کی دفتر کو
سلگتی ہین سوز عشق سی اجگر نہین ہین کچہ
پہنسی گا حشر کی ان مظلمی ہین خون ناحق کی
نگہبانی کری کی موت اگر ہی زندگی باقی
مثال تیر سیدہا منزل مقصود پر پہنچون
لگاوٹ چڑ ہی ظاہر ار یون سی مجکو نفرت ہی

بخت مجہسی بلبل گلزار جانی دے
یہ بدیر سیر زبان ہندی تو او بیمار جانی دے
ندی آنکہون کو پہینٹی ابر گوہر بار جانی دی
نکریہ بدعتین حسن غریب آزار جانی دی
جو اک تار گریبان تک مرا بیکار جانی دی
نہ بحثی مجہسی واعظ کہدو یہ تکرار جانی دی
نمکخوار قدیمی کو بس اب سرکار جانی دی
یو ہین ہنسی دی اسکو گو نگوای یا یجانی دے
نکہا ان ہڈیون کو مرغ آتش خوار جانی دے
ہماری قتل سی باز آتو او خونخوار جانی دے
نکر شرمندہ عیسی دل بیمار جانی دے
جو راہ راست پر یہ چرخ کجرفتار جانی دی
نکر یہ چاپلوسی مجہسی او عیار جانی دے

نہ لی جنس محبت دی کی دل بازار الفت مین
یہ سودا ہیچ دی کار **رند** یہ بیپار جانی دی

نظر آتا ہی وہ بیزار خدا خیر کرے
پہر کسی بت کی محبت نی بنایا کافر
ٹوپی پہر گوشہ ابرو پہ بنائی اوسنے
ٹیس پہر اوٹہنی لگی پہر ادہسی گہنی گہیرا

پہر گئے پہر نظر یار خدا خیر کرے
پہر پہنی پڑے زنار خدا خیر کرے
پہر کہنچی میان سے تلوار خدا خیر کرے
پہر کراہا دل بیمار خدا خیر کرے

فردیات

تیری سوا ثنا ہی نہین سی صفات کا	حقا شریک کوئی نہین تیری ذات کا
مضمون آبدار کئی یک قلم رقم	پہر بہر دیا ہے موتیون سی منہ دوات کا
تسبیح تیری نام کی ورد زبان رہی	ثابت ہی جب تلک کہ یہ رشتہ حیات کا

ولہ

عدم کی سیر کی دنیا مین آکر اک جہان دیکھا	خدا شاہد ہی او بت تجسا یان دیکھا نہ وان دیکھا

ولہ

مٹجای دغدغہ کہین روز حساب کا	منہ اسطرف کو پہر بہی ...

ولہ

دیکھکر افتادگی سب نی عزیز دل کیا	خاک ہوکر مرتبہ اکسیر کا حاصل کیا
اہل ایمان کی نہو بعد فنا مٹی خراب	کب کسی نی مردہ مومن کو گل ورگل کیا

ولہ

کیا مذکور راوسکی سامنے حیرت خط وکاکل کا	بہلا یا منطقی کو مسئلہ دور و تسلسل کا

ولہ

اک پری پیکر کا پہر دیوانہ و شیدا کیا	پہر غضب مین مجکو الہی کیا کیا
پوچھتی کیا ہو شب فرقت مین تو نی کیا کیا	رات بہر بکا کیا مین ایڑیان رگڑا کیا

ولہ

یہان سی بلبل شیدا تو آشیانہ اوٹھا	چمن سی تیری مقدر کا آب و دانہ اوٹھا

ولہ

آج اوس گل کو ہمکنار کیا
غ ... شباہت سا پیار کیا

ولہ

دم ندی آب پہ کس طرح سی عالم اپنا
آئینی مین تو ذرا دیکھئی عالم اپنا

ولہ

غفران پناہ رند جہان سی گذر گیا
اچھا ہوا عذاب گناہ دردسر گیا

ولہ

کفر ہم جسکو سمجھتی تھی وہ ایمان نکلا
جسپہ پوجتی کا گمان تھا وہی قرآن نکلا

[illegible] آپ [illegible] جو صورت شہیدان دکھلائی ہو
دم کو ہی دم کو مرا اور نہ مری جان نکلا

ولہ

دل مبتلاے گیسو دلدار ہو گیا
یارب مین کس بلا مین گرفتار ہو گیا

دق کا فراق یار مین آزار ہو گیا
عیسی سے اپنی جینی کی مین بیزار ہو گیا

رویا جو پھوٹ پھوٹ کی شوق جمال مین
اندھا تمہارا طالب دیدار ہو گیا

مر مر کی پہلی تھی مرض عشق سی بچے
کیون رند پہر تمہین وہی آزار ہو گیا

ولہ

دنیا کون و مکان ہی تو لامکان پہونچا
تری تلاش مین مین بہی کہان کہان پہونچا

ولہ

کچھ زیادہ ہی قلق اور بیقراری کل سی آج
او مسیحا غیر ہی حالت ہماری کل سی آج

ولہ

[illegible] گیا نظارہ گل مین مرا نقصان صریح
کھینچ کی بہار اہی بلبل نی مرا دامان صریح

بہر ہوئی ہی بادہ خوار ساون گہر ہوا ہے | تو بہی آمادہ ہو او ساقی برای سیر باغ
قد و رخ سی سرو گل کا کاٹنا منظور تھا | اب کہلا ای رشک گلشن بہ عای سیر باغ

ولہ

تہو زبان الہی سوال سے واقف | جبین نہو عرق انفعال سی واقف
خدا کری نہ تمہیں میری حال سی واقف | نہو مزاج مبارک ملال سی واقف

ولہ

قاصد تجہی نہ یاد رہی کا پیام شوق | خط ہی میں لکہیو اوس سی نبی بانی سلام شوق

ولہ

دل کو لی لیتا ہی محبوب جہان ایک ایک | مل ہی رہتا ہی مجہی آفت جان ایک ایک

ولہ

پیدا جو آتی مین ہی ہوتی صفائی دل | سینی مین اپنی رکہتا سکندر بجای دل

ولہ

کبہی کرتی ہو جن لوگون کی خاطر داریان | خوش نہین آتی ہین مجہی یہ ظاہر داریان

ولہ

بغیر یار کی لطف مئی و کباب نہین | پیالہ زہر کا ہے ساغر شراب نہین
وہ عضو کون سا ہی جو کہ انتخاب نہین | کمر کا مثل دہن کا تری جواب نہین
زمانہ پہر گیا تیری نظر کی پہرتی ہے | غضب خدا کا ہی کافر ترا عتاب نہین
کہڑا ہو بام پہ پردا اگر تو عاشق سی | کلیم سے صنم اللہ کو حجاب نہین
خدا کا قہر ہے زنار مل ہوا ہی ہندون | مراد پر یہ ترا عالم شباب نہین

جلوہ نور تو موسی کی طرح دیکھ لیا
اتحاد وسن بیتکی جدائی کا نہ انتظار کرو
معرفت سے بات کی تو دوبارہ خمیازہ کرو
دل کی ہو تھی مین نہ دلدار سے انکار کرو

ولہ

تیغ سے بہتر شہادت کا بھی حاصل نہو
تم نکو نام دو وہ بحسین کی قابل نہو

ولہ

[illegible] کی موت ہی کی نہین بیچاروں کی
لب ہوا زار [illegible] بیماروں کو

ابہی وحشت مین جو آون سر دربان توڑون	[illegible]ی نحیب اوڑادون در زندان توڑون
لب لعلین سے لڑا لعل بدخشان توڑون	دست رنگین سی ملا پنجہ مرجان توڑون
کہو دون بتخانی کو کیون کس لئی مسجد ڈہون	مجکو کیا ہی جو دل کبر و مسلمان توڑون
اپنی محسن کی نہ احسان فراموش کرون	وہ نہین ہون کہ نمک کہا کی نمکدان توڑون

ولہ

اب عرش تلک جاتی دل کی سی نالی ہین	بیتابیون نی دل کی کیا پاؤن نکالی ہین

ولہ

[illegible] بسث ماہ لقا کرتی ہین	اچہی صورت کو چہپاتی ہین اکرتی ہین

ولہ

بہار آئی جوانان چمن کیا اکڑتی ہین	چمن شفاف ہوتی ہین خس خاشاک جہڑتی ہین
رواج بادہ خواری اس قدر ہی دور ساقی مین	سر بازار مست و محتسب کا نہی گرتی ہین

ولہ

ہوا ہی قتل کی در پی ستمگر دیکہتے جاؤ	گلی پر بیگنہ چلتا ہی خنجر دیکہتی جاؤ

ولہ

کتنی ان سی صورت دکہاتی نہین ہو	سبب کیا جو تشریف لاتی نہین ہو

ولہ

ہو کی بیزار عبث گہر کو نہ جاؤ آؤ	تہوڑی سی بیح کو اتنا نہ ترہاؤ آؤ
دل نہین دنیا مین اسبات پر آزردہ ہو	روٹھی جاتی ہو اسی بات پہ آؤ آؤ

ولہ

ولہ

جون محبت کرکے واقف اپنی بیگانہ ہو
سبحان اللہ عشق ہر مضمون کا افسانہ ہو
[illegible]

١٥٢

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

۱۵۳

مشق کر مشق کہ تا لطف سخن پیدا ہوا		خود بخود شعر مین بیساختہ پن پیدا ہو
	ولہ	
پڑ سی ہین پیچ ڈھیلی سر بسر باندہ		ذرا تو کھینچکر قاتل کمر باندہ
قفس مین جی مرا لگنی دی صیاد		جو پھر پھڑکون تو میرے بال و پر باندہ
نمک تھوڑا چھڑک دی پھر مزا دیکہ		نہ ٹانکے دی نہ پٹی زخم پر باندہ
	ولہ	
نکلی کہ جان تن سی سفر کی خبر کی ساتہ		اپنا ہی کوچ ہو گا تمہاری سفر کی ساتہ
سویا نہ صبح تک رخ انور کے یاد مین		آنکھین تمام رات لڑائین قمر کے ساتہ
کیا دون خبر مین ہیچ مدان بے غریب کی		معدوم ہی نہ ہین ہی ہمارا کمر کی ساتہ
	ولہ	
یہی زندگی ہی تو مرتے رہین گے		سدا دن مصیبت کی بھرتی رہین گے
	ولہ	
فرقت مین تیری عمر تلف کی نہین جاتی		او جان جہان جان تو یون دی نہین جاتی
	ولہ	
پابندیہ مرغ جان تنہا نہ قفس کا ہی		پھندا ہی تو گردن مین اک تار نفس کا ہی
	ولہ	
بیان کیجئی کیا واردات اتنی ہی		وہ بولتے نہین کچہ منہ سی بات اتنی ہی
	ولہ	
پایا جو اپنی ڈھب کا خریدار بک گئی		ہم مفت تیری ہاتہ جفا کار بک گئی

ولہ

غیر کے جانے ہوئی اب مہربانی آپ کی

اس نے نئی نیندی نئی ہی وہ نشانی آپ کی

ولہ

جو دو ہوین رات جو تو منہ کی نقاب اٹھاتی

چاند سے نیلی ہو دو لیلوا اپنی قبا ان اٹھاتی

ولہ

کچھ فقط ہند مین شہرت نہین جانی تیری

مصر تک دھوم ہی ای یوسف ثانی تیری

ولہ

کسکو نسبت دیجئی اوسکی رخ پرنور سے	خوبتر پایا پری سے اوسکو بہتر حور سے
پہر شب مہتاب مین سامان عشرت ہو نصیب	بادۂ گلرنگ چہلکی ساغر بلور سے
تیشہ رانی کا نہ پایا مزد کچہ شیرین سے	کوہ کن بہی کم نہین بیگار کی مزدور سے
عمر نے کیا کیا تہا ئی ضبط لیکن یار سے	ہین ملاقاتین اوسی معمول ہی دستور سے
بعد مردن گلشن جنت جہنم ہوگیا	پہر گئی آنکہون مین صورت تیری شکل حور سے
وجہ جنسیت سمجہ اسکو جو اکثر شیخ جی	وجد مین آتی ہین آواز خر تنبور سے

ولہ

وصال کی شب مین اتنی منتی حاجات رہے	حشر کی روز تلک صبح نہو رات رہے
ترک ہوجائی اب اس سی ملاقات رہے	دم نکلجائی ملا اسی یہ مری بات رہے
قصد کرتا نہ بہت ربط بڑہانی کا ولا	مغتنم جان جو اتنی بہی ملاقات رہے

ولہ

خدا کی واسطی ملتی کسی قرینی سے	مین خاک چہان رہا ہون کبہی مہینی سے
وہ ماہرو نہین ملتا کئی مہینی سے	الٰہی موت دی گذرا مین ایسے جینی سے

ولہ

آئی نہ عیادت کو بہی بیمار کی اپنے	لی خوب خبر تمنی گرفتار کی اپنے

ولہ

طبیعت اوسکی عبث مجہسی بے نیاز ہوئی	نیاز مند سی ناحق نگاہ ناز پہری

ولہ

جان بلب ہی اور دل بیمار کس کی واسطے	نکلی جاتی ہے یہ جان زار کس کی واسطے

ولہ

کیا خوب مکین مہمان سے
... گوہر کی بان سے
میری یوسف کون سی شی تجہکو کس ان عزیز
دل تو کیا ہی تو اپنی جان تک قربان سے

ولہ

اوس بیوفا کو مجہسی اب الفت نہین رہے
الفت تو در کنار مروت نہین رہے
آئینہ دیکہا تو شکل میری ... کی
اب کوئی منہ دکہانی کی صورت نہین رہے

[illegible]

ہاتہ آتی ہی محسوس نظر ہو نہ آہے ۔ کسی انسان کی ایسی ہی کمر ہوتی ہی
آج رخصت ہی مری کوچہ دلبر سے شد ۔ در و دیوار پہ حسرت کی نظر ہوتی ہی

ولہ

چہری کس لطف سی پہری گلی پر اپنی بسمل کی ۔ جو بس ہوتا مرا تو چوم لیتا ہاتہ قاتل کے
دکہاؤنگا اگر مین زور اپنی وحشت دل کی ۔ تو جوڑی کی طرح توڑونگا حلقون کو سلاسل کے
گریبان چاک کرڈالا کبی ٹکڑی سلاسل کی ۔ جنون تیری بدولت خوب نکلی حوصلی دل کے
نہ بہجانیگا قیس اے لیلی تیری نانی سے ۔ شمال گرد لیتا جای گا سائی سی محمل کے
جنون نی بعد مجنون مجکو بہوایا بیابان کو ۔ روانہ ہوتا ہی عاشق ہمیشہ بعد عاشق کے
کشش گرداب کی شاید تہ دریا دکہاتی ہے ۔ مری کشتی بہی الٹی ہو چکر پاس ساحل کے

ولہ

لالہ سان اپ جل کی سیر کوہ و صحرا اب کیجیے ۔ تا کجا داغ جنون کو دل مین اخفا کیجیے
گلشن حسن و لطافت کا نظارا اب کیجیے ۔ روبرو ٹہلائی اور اوسکو دکہایا کیجیے
راز پنہان محبت کو اب افشا کیجیے ۔ خود ہی رسوا ہو چکی تجکو بہی رسوا کیجیے
اور بگڑی سی بنی لگتی ہی صورت آپ کے ۔ مو پریشان رکہتی یا کڑونکو میلا کیجیے
دامن کہسار کی وحشت مین اتنی سب لیجیے ۔ جیتہڑی دامن کی نذر خار صحرا کیجیے

ولہ

کیون رنگ حنا ہاتہ پہ اوسکی نہ گران ہو ۔ گل ہاتہ مین لینی سی لچکتی ہی کلائی

ولہ

موت اپنی ہی جہی یاد جو آتی ہوتے ۔ گورکن ہی مین مٹی نہ ملائی ہوتے

[illegible]

تن مین ہی توانائی نہ زور حمایت ہے — فریادرس عالم ہنگام کفالت ہے
ایماہی کنایہ ہی چشمک ہی اشارت ہے — معلوم ہوا اونکو اک چشم عنایت ہے
مردی کو نہ آسایش زندی کو نہ راحت ہی — ہر طور سی مشکل ہی ہر طرح قباحت ہے
چنگاریاں اشکون مین نالون مین حرارت ہے — عشق بت سنگین دل سب یہی شرارت ہے
آتی ہی صدا اوسکی کشتون کی یہ مدفن سے — یہ گوشہ تنہائی کیا گنج فراغت ہے

ولہ

آرزو وصل یار دیکہتی کب تک رہے — حسرت بوس و کنار دیکہتی کب تک رہے

ولہ

توقع مہربانی کی نہ کہ صاحب جمالون سے — دغا بائی گا او دل اب بہی باز آ ان خیالون سے
پڑی میں مو سی میان مین دقیقین باریک بینون کو — کمر او س شوخ کی بندہتی نہین نازک خیالون سے
رہی جو عہد آسایش مین گردون او نکی دربی ہے — مصیبت دیکہتی کیونکر او ٹہی نازون کے پالون سے

ولہ

طفلی مین بہی یہی تہی طبیعت جو آج ہے — یہ زلزلہ بہی قدیم سی عاشق مزاج ہے

ولہ

جسی دیکہا سو ملک عدم دنیا سی راہی ہے — چلی جاتی ہین بند آنکہین یہ ڈیرا بادشاہی ہے

ولہ

اپنی زلفون کو جو تم ہاتہ لگانی دیتے — راہ گیسو مین ہم اوسدن کی شانی دیتی
اسقدر سبز قدم ہون مین کہ گل چین مجکو — پہر گلگشت چمن تک نہین آنی دیتے
بات کرتی تو مین گالی ہی تمہاری سنتا — پاؤن ہی پڑتا اگر ہاتہ لگانی دیتے

۱۵۶

وله

اب چہوڑ دی حجاب کو پردا اوٹہا ئے	مشتاق ہین جمال کی صورت دکہائے

وله

کون اہد ہی تو فاسق کسی کہوا تا ہے	سب ہی کرتی ہین جو کام تو فرماتا ہی

وله

حضور قلب سی کسدم دعا نہین ہوتے	تری خضاب مین کب التجا نہین ہوتے
نصیب ہے بت عناب لب نہین ہوتا	مین وہ مریض ہون جسکی دوا نہین ہوتے
مقام ضبط کا ہی وادی شکستہ دلان	گری جو شیشہ ہی یلن تو صدا نہین ہوتے
کوئی غریب مگر قافلی سے چہوٹ گیا	جو بند آج صدای درا نہین ہوتے
کدورت آئینی کی دور ہونہ بی صیقل	صفائی قلب کے بی اتقا نہین ہوتے
گداز آتش غم نی کیا یہ جسم کا حال	جو استخوان کو بہی توڑون صدا نہین ہوتے

وله

بیخطا ہر ایکو حکم تہ شمشیر ہے	مملکت مین ماہ رویون کے برا اندہیر ہے
ایک سی ہین داد اور نامرد اپنی عہد مین	ہر سگ دیوانہ اپنی عمر مین اب شیر ہے
کوئی کافر بو چہتی والا نہین اس ظلم کا	بی گنہ خون مسلمان ہو یہ کیا اندہیر ہے
میوہ ہای خلد کا مشتاق ہون ہین ابکی	نعمت دنیا سی اب میری طبیعت سیر ہے

وله

نسیم گیسوی مشکین یار آ سے گئے	تن عروس کے بو ایک بار آ ہی گئے

وله

صد اجل گرفتہ قضا ہے لا ئی ہی
اللہ ری ذوق صحبت رندان بادہ نوش
ساقی سی بیشتر بطی اور کی آئی ہی

وله

پاؤن پر گر کی ہاتھون کی رہائی ہے
میری ماہ دائی کسی نی جو کلائی ہے

وله

اشعار فارسی

ولہ

یون مہکتا تہا نہ گلشن کبہی تیری بو سے ۔۔۔ ہو کی آئی ہی صبا آج تو کس گیسو سے

صبح تک شام سی کرتا ہون تراذکر جمال ۔۔۔ رات بہر گئتی نہین میری زبان تالو سی

فکر نی مجکو دیا مرتبہ اسکندر کا ۔۔۔ شکل دلبر ہی عیان آئینہ زانو سے

رند مشرب ہون مرا مہر و محبت ہی طریق ۔۔۔ نہ مسلمان سی کاوش نہ خلش ہندو سے

کہنہ مضمون ہی تو ہو بہر نئی فکر کرو ۔۔۔ کمر یار کو باندہون نئی سو پہلو سے

تنگ خونریز کہون مردم چشم اوسکی نہین ۔۔۔ کام تلوار کا لیتی ہے نگہ ابرو سے

ولہ

اگر تری کوچے مین گدا شاہ ہوا ہے ۔۔۔ سایہ تری دیوار کا یا ظل ہما ہے

ولہ

سنتا ہی نہین شیخ وہ بت گمراہ کسی کے ۔۔۔ ایسا نہو سن لی کہین اللہ کسی کے

دیر نی کو بیٹھی ہین بہت جان سی بیزار ۔۔۔ مشکل کرو آسان کبہی لللہ کسی کے

جو تجسی غرض رکہین اونہین غیر سی کیا کام ۔۔۔ الفت کو نہ تیری ہوا خواہ کسی کے

درانہ چلا آؤن کا اکدن تری گہر مین ۔۔۔ سنتی کا نہین بندہ درگاہ کسی کے

ولہ

سحر کو ہم ہین اور وداع جان جان ہے ۔۔۔ وصال یار مین شب درمیان ہی

بسینا حسن سے ہے چاہ ذقن کا ۔۔۔ نہو پانی تو پہر اندہا کنوان ہی

ولہ

بنہی لاگ کسی زلف گرہ گیر سی آگی ۔۔۔ اک سلسلہ تہا مجکو بہی زنجیر سی آگے

کی بود بنیم اسے مہ روسے تو از گدا می گلشنی اسے گل بگو		ای ہلال عید ما ابروی تو خوبی تو ناز کم ترا بست از بوسے تو
	قطعۂ تاریخ چاہ	
خضر آب بقا یوسف بیر علم **رند** ترقیم نمود سال این چاہ جدید		قاسم حوض جنان ہست واللہ علی جام پر آب دہد عوض چاہ علی ۱۲۶۷
	تاریخ سبیل قادر علیخان	
بانی وہ کربلا مین ہوا ہی سبیل کا مقبول کیون نہ ساقی کوثر کرین ادا ہی شیرینی اوسکی آب کی کیونکر بیان ہو آیا خیال کیجئے تاریخ اوسکی نظم ہاتف پکار اکی سر جان ار و و سا		قادر علی جو خان ذوالاحترام ہے دل سی پسند طبع تشنہ کام ہے ہر آبخورہ پانی کا شربت کا جام ہے شاعر ہون مین بھی **رند** ہی اکام ہے پانی پیو سبیل کا نذر امام ہے ۱۲۸۸
	رباعیات	
عاشق کو ابھی اب نہ ترساؤ تم جیلکر سکے کوسے بہانہ کر سکے		پھر چاند سے شکل آکی دکھلاؤ تم جسطرح بھی ہو سکی یہان آؤ تم
	ولہ	
تنہا جو کبھی یار کو مین پاتا ہون کہتا ہی وہ مسکرا کی ای **رند** سنا		بیتاب ہو دوڑ کر لپٹ جاتا ہون مین تیری انہین باتون سی گھبراتا ہون
	ولہ	

159

کہتی ہین شب برات جسکو مردم
روز مولود مہدی ہادی ہے

مخمس غزل حکیم نواب علی میرزا

ہوئی ہین عنایات خطاب اہتو کار
دیوانہ ہی سودای پای فرمانین اگر
ان ناموں سی جاتی ہین بھائی کئی دن سی

۱۰

مجبور ہوئی ہین نہین کچھ عشق سی چارا
زنہار نہی جو نگ کی وہ ہی گوارا
ہم خوف کرین آپ سی ہی عشق نہی پیارا
دل مین لیا ہی آپکی نفرون مین ہمارا
مین بندہ بیدام ہا ہماری کئی دن سی

۱۱

۳	وہ دیکھتی ہین اب لب بام آکی تماشا انبوہ سا انبوہ ہی ہنگامہ ہی برپا	مشتاق گلی مین ہین کھڑی وا لہ و شیدا عشاق سی ہی کوچہ معشوق مین میلا
۴	رستہ نہین ہی پہیر کی ملری کئی دن سی	
	کس طرح ہمارا دل بیتاب نہ ترسی کیا شبکو ملاقات ہوا اوس رشک قمر سے	رہتا ہی نہان چار پہر یار نظر سی بی صبح نکلتا نہین وہ رات کو گھر سے
۵	خورشید کی اندہیر ہین سارے کئی دن سی	
	بس چپکی ہی بیٹھی ہو کچہ منہ پہ نہ لاؤ گردن کو جھکاؤ کہ اب آنکھون کو چراؤ	فقرے یہ کسی اور کو دو قسمین نہ کھاؤ ہم جان گئی آنکہ ملاؤ نہ ملاؤ
۶	بگڑی ہوئی ہی تیور ہین تمہاری کئی دن سی	
	یہ عشق فسون کار نیا رنگ ہی لایا لیلی جسی سمجھے تہی وہ مجنون نظر آیا	اب آپ کو بھی ہنسنی لگا اپنا پرایا آخر مری آہون نی اثر اپنا دکہایا
۷	گھبرائی ہوئی پہرتی ہو پیاری کئی دن سی	
	آئینی کی مانند نظر آتی ہو حیران کنگھی ہی نہ چوٹی ہی نہایت ہو پریشان	مسی ہی نہ کاجل ہے نہ مہندی ہی نہ پان کس کشتہ کا کل کا رکہا سوگ مری جان
۸	گیسو نہین کیون تمنی سنوارے کئی دن سی	
	لب خشک نظر آتی ہین اور چشم ہے پر نم کس کی لئی صاحب نے بنایا ہی یہ عالم	ہر بات مین بھرتی نفس سرد ہو پیہم کس چاک گریبان کا لیا آپ نی ماتم
۹	کپڑی ہی نہین تمنی اوتارے کئی دن سی	
	سکرانی کا ہنگام ہی شکوہ کرین کیونکر	افضال الٰہی سی کرم اونکی ہین ہم پر

بیجای مریجان اب انکار ہر یک
جو دل مین تمہاری ہی وہ سب ہم پی عیان ہے
انداز روش یکبنی ہی جان ... گئی
پامال کروگی کسے وا رفتہ کو اپنی
... پیچال مین پیاری کئی دن سے

۱۲

ہی سبکو یقین اونکی نہ آنی سی بیان ...

[illegible]

[illegible]

بند ۱۵

اوس کوچی سی کب اہل زمین چلتی ہین ستی
پر خوف ہی راہون مین کہین چلتی ہین رستی

کائی ہوی وہ راہ حسین چلتی ہین رستی
ڈرسی تری کاکل کی نہین ملتی ہین رستی

بند ۱۶

دم بند ہین اس سانپ کی مارسی کہی دن سی

اب ربط ہین اگلی نہ ملاقات ہی ویسی
اس ماجری سی سند کچہ آگاہ ہو تمہی

وہ چین جبین صاف ہی رنجش کی نشانی
پہر شوق سی کیا اوس عیارسی بگڑی

ہوتی نہین ہم جوانشا رسی کئی دن سی

مسدس موسوم بافسانہ محبت

بند ۱

ہنس ازین یار ترا عاشق شیدا تہا مین
بستہ سلسلۂ زلف چلیپا تہا مین

ہمہ تن آئینہ سان محو تماشا تہا مین
کوبکو شہر مین تیری لئی رسوا تہا مین

بند ۲

اک زمانا ترا عاشق مجہی بتلاتا تہا
اونگلیان اوٹہتی تہین جس راہ سی مین جاتا تہا

مدتون بلبل مست گل رخسار رہا
چشم میگون کا تری مے والہ و سرشار رہا

سالہا سال تپ ہجر سی بیمار رہا
سحر نرگس جادو کی گرفتار رہا

بند ۳

بیخودی تیری لئی آٹہ پہر رہتی تہی
دو دو دن تک سر و پا کی نہ خبر رہتی تہی

آتش ضبط سی دن رات جگر پکتا تہا
یاد آتی تہہ رخسار مین اک سکتا تہا

حال دل اپنا کسی سی مین نہ کہہ سکتا تہا
ہو کی ششدر مین کبہی چار طرف تکتا تہا

گاہ بیگاہ کوئی بات کی تہ اس ڈہب کی
دن کی پوچہی جو کسی نی تو بتای شب کی

[illegible]

٩

دیکہ پچتائی گا تو مان کسی کا کہنا
آنکھین کہل جائین گی نشہ سا اوتر جائی گا

یاد آئین گی یہ باتین تجہی جب ہوگی دغا
ہاتہ مل مل کی کہی گا کہ کوئی کہتا تہا

١٠

جان اور بوجہ کی ناداں ہو ہشیار ہی تو
دوستانہ تجہی سمجہا چکی مختار ہے تو

مطلقا پند و نصیحت نہین کرتی ہے اثر
عشق بازیکا تری جن چڑہا ہتا سر پر

سن بیارہ جاتا ہتا ایک ایک کے باتین سنکر
جس جگہ بیٹہ گیا کاٹ دئی آنہ پہر

١١

مین کہان خواب و خورش اور بت خود کام کہان
جس کا دل ہوڑا سا کی اوسی آرام کہان

دل مین کہتا تہا تجہی جیسی تہا ایجان دیکہا
پہر نہ یکبار ہی اوسکو کسی عنوان دیکہا

حور آئی تہی نظر یا کوئی انسان دیکہا
حیف صد حیف یہ کیا خواب پریشان دیکہا

١٢

ملی کس طرح سی اوس شوخ ستمگر کا ہو
نام معلوم ہو جس کا نہ پتا گہر کا ہو

ڈہونڈہنی اوس گل رعنا کو کہان جاؤن مین
وہ تو گذرانہ ادہر جیسی گذرجاؤن مین

آ اب اپنا گلا کاٹ کی مر جاؤن مین
عشقبازی مین ہلا نام تو کر جاؤن مین

١٣

شمع و گل کو یہ شاید وہ چڑہانی آئی
بیٹہنی رونی جنازی کو اوٹہانی آئی

دن تو ہو جاتا تہا ہر طور سی چل پہر کی بسر
مردنی شام سی چہا جاتی تہی میری منہ پر

لاتی تہی آفت تازہ شب فرقت دلبر
روز کرتا تہا شب ہجر کو مر مر کی سحر

١٥

پہ ہمو وصل کی کرتا تہا مین عاشق سی دعا
کہ بلا جاتا تہا وہ خیز یون مین روتا تہا

١٦

١٤

جتنی باقی تہی اوتنی بہی رہی ہوش بجا — یہ حواسی ہوئی طاری مجہی غش سا آیا

١٩
آ کبہاسینی سی ہونٹوں پہ مرا دم گہٹکر
برد اطراف کا عالم ہوا نبضین چہٹکر

دیر کی بعد طبیعت ہوئی فی الجملہ بحال — کچہ تسلی ہوئی کم ہونی لگی رنج و ملال
دل مشتاق تہا از بس ترا جویائی جمال — جان مہجور کو وہ چند ہوا ذوق وصال

٢٠
درمیان نامہ و پیغام مریجان ہوئی
قول و اقرار ہوئی وصل کی سامان ہوئی

شکر صد شکر ہوئی ہجر کی ایام تمام — زندگانی کی ہوئی مجکو امید اکلفام
گرچہ آغاز برا تہا پہ ہوا نیک انجام — صبح وصل آئی نظر گذری مصیبت کی شام

٢١
لائی تشریف مری گہر مین سرافراز کیا
جو تصور مین نہتا مجسے وہ انداز کیا

آتی ہی ڈال دئی ہاتہ گلی مین میری — خوب سا رو ئی مرے ساتہ گلی مل مل کی
اپنی آنچل سی مری آنکہون کی آنسو پونچہی — منہ پہ منہ رکہی ہوئی دیر تلک کہتی رہی

٢٢
رنج ہوتا ہی نہ رو تجکو مری سر کی قسم
جان رو رو کی نکہو تجکو مری ہر کی قسم

جشن شادی کا ہی ہنگام نکر حال تباہ — ہو قلق دشمنوں کو وہ ہین ہمارے بدخواہ
مجکو بہی رنج جدائی تہا نہایت واللہ — عالم الغیب مری حالت دل کا تہا گواہ

تجکو یاد رہین آنی کا تو کیا وقت ہی
جو مری دل پہ گذرتی تہی خدا واقف ہی

۲۸	اوسکی دیوانی ہین ہم آپ پہ جو شیدا ہو واسطی اپنی جو بدنام ہوا اور رسوا ہو	جان دین اوس پہ کوئی ہم پہ اگر مرتا ہو کسطرح اوس سی محبت نہ ہمین پیدا ہو
۲۹	بوالہوس ہمکو ہر اک پیر و جوان ملتا ہی چاہنی والا زمانی مین کہان ملتا ہے	
۳۰	واقعی مجھی اسی طور سی تم پیش آئی چین آرام جو صاحب کی بدولت پائی	جو نہ دیکھی تہی وہ الفت کی مزی دکھلائی لا بیان ہین وہ زبان پر کوئی کیونکر لائی
۳۳	راحتین کیسی دلبری ہی پائین مینی لذتین ساتہ تمہاری جو اوٹہائین مینی	
	دل ہی تہی کسی ہر وقت تمہین مد نظر اوٹہنی دیتی نہ تم پاس سی مجکو دم بہر	حال پرسی ہی مین ہوتی تہی بسر شب بہر بیشتر زانو کو کرتی تہی مری بالش سر
۳۱	میری ہی فکر تمہین شام و سحر رہتی تہی دین و دنیا کی نہ صاحب کو خبر رہتی تہی	
	عاشقانہ غزلین ہندی سی پڑہواتی تہے بات میری ہی لگائی ہوئی خوش آتی تہی	کتنا خوشگو ہی تم تعریف یہی فرماتی تہی اور سی لیکی گلوری نہ کبہی کہاتی تہے
۳۲	سرمہ مین دیتا تہا مسی مین ہی ہواتا تہا منہدی مین ملتا تہا گہنا مین ہی پہناتا تہا	
	یاد ہی لیٹنی سونی کو جو اتی عمر لقا اور کہتی تہی مری ساتہ لیٹ کر سوجا	سر مرا رکہتی تہی بازو پہ ہٹا کر تکیا صبح تک یون ہی پڑا رہیو نہ کروٹ لینا

۳۵
اپنا ہین تو یہ اخلاص بتایا تم نی
جعل کر کی مجھی ہنسی مین بنایا تم نی
جو نہ دیکھا تہا کبہی لطف دکھایا تم نی
بعد چندی یہ مری جان ستایا تم نی
آٹہوین ساون کی مجھی ملاقات ہی

[illegible]

۳۸	اب کسی اور سی تم جی کو لگا لو اپنی دہیان میرا نکرو دل کو سنبہالو اپنی	
سنتی سنتی تری او کہٹری ہوی باتین ہر بار بلکہ لی لطف ملاقات سمجہ کر بیکار		بخدا میرا بہی جی پہٹ گیا تجسی دلدار رفتہ رفتہ ترے ملنی سی کیا خود انکار
۳۹	صدمۂ ترک ملاقات گوارا کرکے کیا کرون بیٹہ رہا تجسی کنارا کرکے	
یہ نکرتا تو مری جان بہلا کیا کرتا وصل مدت ہجر مین کسطرح گوارا کرتا		کیا بجز اسکی علاج دل شیدا کرتا کب تلک ظلم و ستم روز کی دیکہا کرتا
۴۰	ہر طرح اپنی طبیعت کو سنبہالا مینی خار الفت کو تری دل سی نکالا مینی	
خود کو او غیرت شمشاد یہی سمجہایا پہول سی رخ کا تری دہیان جو دل کو آیا		کس نی ان سرو قدون سی ہی پہل پایا باغ سبزا ور زمانی کا اوسی دکہلایا
۴۱	دل لگا جس مین اوسی شغل مین مصروف کیا مختصر قصۂ تری عشق کو موقوف کیا	
یکقلم دل سی مٹی یار محبت تیرے بلکہ یہ یاد نہین کیسی تہی صورت تیرے		مضطرب اب نہین کرتی مجہی فرقت تیری کون عاشق ہی کسی باقی ہی الفت تیری
۴۲	ہمکو تم بہول گئی تم نہ ہمین یاد رہی ہم نہ دیوانی رہی تم نہ پریزاد رہے	
تمنی بہر ملنی کا پیغام جو بہجوایا ہی		مہربانی کی کرم بندی یہ فرمایا ہے

کہ معنی ہی دل کی تو دل کو خبر
تری دل کو معلوم ہی سر بسر
لکہون کیا قلم کی ہی قاصر زبان
کوزنامے سے عیان قلبی میری جان
ہم حال حالت مری خوب ہے
شب و روز بدرگاہ حق سی مطلوب ہے
یہ معلوم ہو تجکو بعد سلام
زبان ایک ہے ایک میرا کلام

جب کسی بات کا نا پسند اظہار کیا

نامۂ معشوقہ

مرے دلربا محرم حال زار
انیس دل و مونس جان زار
ریاض لطافت کے سرو روان
سرور دل و راحت جسم و جان
سدا تندرست اور سلامت رہی
سلامت رہی سب سلامت رہے

مجھی آہ و زاری سی یان کام ہے — مین کیونکر کہون تجکو آرام ہے
نہین بی اثر ہوتی عاشق کے آہ — کری اور کرے دل مین دلبر کی راہ
زبان پر نہ لاتے ہو گو حال دل — نہ جانی کوی تا کہ احوال دل
مگر جی مین واللہ ہو گا خیال — وہ محروم یان سی گیا بی وصال
اور آتا تہا اگر جو کعبے مین خاک — وہ دیوانہ یان سی گیا دردناک
مجھی ہے یہ رنج سے اور ملال — اسی بات کا پہر گہرے ہی خیال
نہ بیٹھی گہڑے بہر ہی تنہا بہم — عبث وصل سی ہو سکے متہم
رہا ہجر ہے وصل کی رات ہے — نکی شرم سے اوس نی تو بات ہے
مین ناشاد اک شب نجاتا اگر — نہوتا جدائی کا رنج اس قدر
عبث دل لگا کر غضب مین پڑا — مصیبت مین رنج و تعب مین پڑا
رہا درمیان میری اوسکی حجاب — نسر کا دو شالی کا رخ سی نقاب
تصور ہے دل مین کرتا ہوا — چلا جاتا تہا آہ مین بہرتا ہوا
قلق جبکہ از حد زیادہ ہوا — تو رو رو کی پہر اس غزل کو پڑہا

غزل

مجھی اوسکی کوچی سی آنا تہا کیا — گر آنا تہا تو دل لگانا تہا کیا
لگاتی ہی دل کے پہنسا ہجر مین — یہ کیا ہو گیا مینی جانا تہا کیا
اوسی دوستی جو نہ منظور تہے — تو پہر اپنے گہر مین بلانا تہا کیا
مری حال پر کرتے تہے چشم لطف — تو چہپ چہپ کی آنکہین لڑانا تہا کیا
دکہانا تہا پہر جو فتنہ چاند سا — تو اکبار صورت دکہانا تہا کیا

رہی گا مری پاس تیر انشان | کرونگا مین تعویذ دل حرز جان
اور اکثر جو فرقت مین کہبراؤن گا | اوسی لال کر کرکے گل کہاؤن گا
یہ نامہ لکہا فرخ آباد مین | بہرین حسرتین جان ناشاد مین
یہان سی بریلی کو جاتا ہون مین | قدم اپنا آگے بڑہاتا ہون مین
جو باقی رہا میری جان دم مین دم | تو پہر آن کر دیکہتا ہون قدم
بجالاؤن گا سب حق بندگے | غلامی کرون گا مین تا زندگے
نہ چہوڑون گا تجکو کسے حال سی | مین قربان ہون جان او مال سی
جوا ہر جو توسے ہے تو مین جو ہرے | مین دیوانہ ہون تو اگر ہے پرے
اگرچہ نہین تجہ پہ ہرگز گمان | کہ ہو غیر کے حال پر مہربان
ولیکن مین مجبور ہون شک حور | کہ ہی عشق مین بدگمانے ضرور
خبر میرے مرنی کی جب تک نہ پای | مجہی پیٹے جو اوسی دل لگای
کہ شاید مین جیتا پہر آیا وطن | ہوسے غیر کے بس مین تم میری جان
یہ سنتی ہی جی سی گذر جاؤن گا | یقین جان لی موت مرجاؤن گا
ذرا دہیان میرا رہے آپ کو | نہ سنا کوی کچہ کہے آپ کو

یہ خط ہی مرا میری دلبر کی نام
ہوا ختم نامہ یہان والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لآلی حمد و جواہر ثنا شایستہ زیور رداء کبریا خداوند واجب التعظیم جل شانہ

١٦٤

خصوص امام متمم التقدیم کہ بشمشیر زبان قطع براہین ملل و ادیان باطلہ نمودہ و بزبان شمشیر بقاصرہ مذاہب متنوعہ بکلام فرمودہ

اما بعد برای بیضا ضیای ارباب فراست و اصحاب کیاست مخفی و محتجب نماناد کہ این بیمایہ پیچ مپیچ میرزا از ایام صبا سودای شعر و سخن در سر بود و روز و شب بمطالعہ دواوین اساتذہ متقدمین چہ فارسی و چہ ہندی صرف اوقات مینمود و صلابتحصیل کتب درسیہ می پرداخت و ابیات عاشقانہ بیش از حد و زیادہ از عد از بر نمودہ مانند عندلیب فصل بہاری زمزمہ شعرخوانی می نمود بنا بر ساخت و باستماع ابیات عاشقانہ حالت وجد طاری میشد و دل عشق منزل مثل مرغ بسمل بیتابانہ می طپید گوئیا مانند قیس مجنون

مجنون عشق لیلای سخن از بطن مادر همراه آورده بود بالآخر هوای شاعری در سر
افتاد و اکثر اوقات مراثی و سلام و رباعیات در عزای مولانا و مولی الکونین ابا
عبدالله الحسین منظوم میکرد و تخلص **وفا** می نمود و بیشتر گوهر بی بهای غزلیات
هم بنان بیان در سلک نظم انتظام میداد و دیوان فرخیم ترتیب داده بود و از میر مستحسن
خلیق که در فن مرثیه گوئی عدیل و نظیر ندارند شغل مشاورت مینمود بعد چندی
میر موصوف روانه فرخ آباد شدند و راقم اثیم بتاریخ هفتم رجب سنه ۱۲۶۴ هجری از فیض آباد
وارد دار الخلافه لکهنو گردید از حسن اتفاقات با جناب مولانای معظم و مکرم زبدهٔ شعرای
عالم خلاق المعانی نهنگ بحر سخندانی غواص بحار کمال فارس مضمار سحر حلال صیرفی
دیار بلاغت محک عیار فصاحت چکیده قلم اعجاز رقمش اگر مغز قلم گویم بجاست شه زادگان
طبع وقادش را اگر یوسف وقت خوانم زیباست ابلغ البلغا و افصح الفصحا جناب خواجه
حیدر علی صاحب متخلص به **آتش** مد ظله العالی ملاقات اتفاق افتاد بصد شوق و کمال ذوق
استدعای تلمذ بخدمت فیض موهبت شان نمودم از فور مهربانیها و اقتضای حسن اخلاق
که سجیهٔ مرضیه و شیوهٔ سنیهٔ ذات بابرکات ست عرض آثم مقبول گردید از ان روز داخل زمرهٔ
شاگردان عقیدت گزین و حلقه بگوشان ارادت آئین گشته استفادهٔ غزل گوئی
از جناب معز الیه حاصل کرده میکنم و تخلص خود که اسم با مسمای فتم حسب ارشاد جناب مخدومی
رند قرار دادم و اجزای سابقه که مثل یوسف عزیز میداشتم و بروی اخوان زمان
بالتمام در چاه انداختم و انچه از ابتدای شاگردی جناب مخدومی الی الغایة آخر ماه رجب سنه ۱۲۶۵ الهجری
رطب و یابس موزون کردم داخل کلیات هذا نموده موسوم **بگلدستهٔ عشق** ساختم التماس
بخدمت منصفان یگانه آنکه اگر به مقتضای بشری خطائی رفته باشد از دخل بیجا بدرستی آن پردازند
که هیچ نفس بشر خالی از خطا نبود و این خوشه چین مزرع را بدعای خیر یاد فرمایند فقط

دیوان ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اک جہان دیوانہ اوس زلف دوتا کا ہوگیا
ابتدا ہی مین یہ سودا انتہا کا ہوگیا

آپکو کہو یا مگر جو یا خدا کا ہوگیا
راز جس پر منکشف فقر و فنا کا ہوگیا

ہمکو بہی آخر حضور قلب ہوتا ہی کبہی
عرض کرلین گی جو موقع التجا کا ہوگیا

خال رخ کی عشق مین تپ ہین عاشق سیکڑون
سنکہیا کا عالم اس حب شفا کا ہوگیا

کیا اثر پہیلا ہی میری نالۂ جانسوز کا
شعلۂ آتش ہر اک جہونکا ہوا کا ہوگیا

حائل نظارۂ دیدار کیا ہوگی نقاب
دور پردہ جس گہڑی شرم و حیا کا ہوگیا

اوس نگاہ تیز سے دل ہوگیا جبدم دوچار
مین نی جانا سامنا تیر قضا کا ہوگیا

سجدۂ عاشق سہی او بت تجکو کیا حاصل ہوا
مفت بی ایمان اک بندہ خدا کا ہوگیا

حور کی غمزی اوسی جنت مین کیا خوش آئین گے
اوپر یہ کشتہ جو تیری ادا کا ہوگیا

بت پرستی مین جو آئی اوس بت کافر کی یاد
نالۂ ناقوس مین عالم بکا کا ہوگیا

یاد ایامی کہ معشوقون مین بہی تہین الفتین
قحط انہی عہد مین مہر و وفا کا ہوگیا

تالنا منظور تہا ہر چند پہلی سی وے
حیلۂ معقول صاحب کو حنا کا ہوگیا

پانیچی اوس شوخ کی پر بن گئی اوڑنے لگا
باد یا اوس ترک کی نیچی ہوا کا ہوگیا

خار و خس ہوتی ہین پیدا جس جگہ تہی سرو گل
کیا چمن مین اختلاف آب و ہوا کا ہوگیا

ہی یہی عالم تو ہی یار کا تو دیکہنا
کچہ دنون مین وہ قد بالا بلا کا ہوگیا

غم فراق نے کیا حال کر دیا دل کا | سنو تو عرض کروں تم سے ماجرا دل کا
کرے اودھر کو سرایت نہ عارضا دل کا | بہت قریب جگر سے ہے فاصلا دل کا
مسیح وقت نکر تو معالجا دل کا | کہ جان گسل نظر آتا ہی عارضا دل کا
ہم ابتدا ہی سے کہتے تھے یا الٰہی خیر | کہیں نہ طول پکڑ جاے عارضا دل کا
طریق عشق میں پیش آے مرحلے کیا کیا | معین و یاور و ناصر رہا خدا دل کا
تپک رہا ہے نہیں متون سے پہلو مین | مسیح قابل نشتر ہے آبلا دل کا
فسردگی ہے طبیعت کو عہد طفلی سے | نہتا شباب مین ہی مجکو ولولا دل کا
کرانکو وہ الم اجسہ رخ نا انصاف | حباب سے بھی ہی نازک یہ آبلا دل کا
وفور ضبط سے دم گھٹ کے آ گیا لب پر | مگر زبان پہ آیا نہین گلا دل کا
کہا تو کرتی ہو تم پر مجھے یقین نہین | کرو تو آج کرون مین معائنا دل کا
صفائی بخشا ہی آئینہ پہ بھی فوق اسے | کرے کی صورت شاہد مقابلا دل کا
نوای چنگ سے ہین گوش آشنا جنکی | خوش آئیگا نہ او نہین زمزمہ عنادل کا
چھڑایا چاہتا ہے شغل عشق سے واعظ | کبھی کبھی کا جو باقی ہی مشغلا دل کا
دو روزہ زندگی مین جان سے گیا ہی تنگ | مجھی ہلاک کیا اسنی ہو برا دل کا
نجات محکمۂ حشر سے نپا تی گا | پڑیگا سامنا اک روز تجکو عادل کا
قلق کا ہی ہی عالم وصال ہو کہ فراق | مری سمجھ مین نہین آتا مدعا دل کا
سبیل عشق کا سالک ہو خضر راہ نہ ہو | لگائی کا نہ تجھے ٹھیری یہ رہنما دل کا
برنگ غنچۂ پژمردہ مضمحل ہی غریب | عجیب حال کیا تو نے بیوفا دل کا
بجز خدا نہین کرتا رجوع بندی سے | کیا ہی تجربہ مشکل مین بارہا دل کا

171

بزم غم شبیر مین جو چشم سی نکلی — ہر اشک کو تسبیح کا اک دانہ سمجھنا

جو دل کہ بہرا ہو محبت سی جہان کی — اوس دل کو دلا یار کا کاشانہ سمجھنا

نامہ جو لکھا ہی وسی کہ چہوڑ یو صاحب — وہ خط غلامی ہی نوشتانہ سمجھنا

کافر ہون نہ پہونکون جو تری کعبی مین اوشیخ — ناقوس بغل مین ہی مصلا نہ سمجھنا

دیدار دکہا دیجیی عکس آیین تو آیین — عاشق ہون مین عاشق مجہی موسی نہ سمجھنا

کہنا نہ توقع دل ناداں تو کسی سی — اسوقت مین اپنون کو بہی بیگانہ سمجھنا

حاصل نہین سمجہانی سی ناصح تو سمجہ تو — کیا سمجھی بہلا یہ دل دیوانہ سمجھنا

بہکا ہوا عاشق نظر آجای جو کوئی — اوس چشم فسون ساز کا دیوانہ سمجھنا

چاہون تو نکل جاؤن ابہی پیچ سی تیری — الجہا مجہی او زلف چلیپا نہ سمجھنا

سرکٹکی جو قدمون پہ گری راہ وفا مین — یہ ہی مدد ہمت مردانہ سمجھنا

صحت تری ممکن نہین سن کہ دل بیمار — یہ گورکن آیا ہی مسیحا نہ سمجھنا

ہر حال مین خرسند ہون تم خوش ہو کہ ناخوش — بندا ہون سبہی مجہی عاشق شیدا نہ سمجھنا

بلوا دی مجہی ہوش رہا دیکہ مرا ظرف — ساقی جو بہک جاؤن تو دیوانہ سمجھنا

آجای کہیں ٹہیر اگر پاؤن کی نیچے — ای شمع رخو مرقد پروانہ سمجھنا

دیکھو کسی چہری پہ جو گیسو کوی بلدار — افعی ہی اوسی لف چلیپا نہ سمجھنا

جو پاہی اگر رتبہ عالی کا جہان مین — ادنا سی ہی خود کو کبہی اعلا نہ سمجھنا

ای رشک نہ تکنا کبہی ارباب ورع پاس

دل بیٹہنا اوس سی جسی بندا نہ سمجھنا

دل کس سی لگاؤن کہین دلبر نہین ملتا — کیا ظلم ہی ہون کوی ستمگر نہین ملتا

۱۷۲

مزا دل سی اوڑہا جاتا ہی لطفِ زندگانی کا
مجھی پیری مین یاد آتا ہی جب عالم جوانی کا

برنگِ فصلِ گل مہمان ہی موسم جوانی کا
پلا ساقی کوی ساغر شرابِ ارغوانی کا

گذشتہ سال تک حسن شباب ایسا نہا اوسکا
پہٹا پڑتا ہی جوبن اب یہ عالم ہی جوانی کا

حقیقت مین وہی ہی حال اب تک مین شبابی ہون
سنا تہا ذکر موسی سی جو تیری لن ترانی کا

تری خلوت سرا جیسی بنا یا خانۂ دل کو
دیا ہی دیدۂ حیران کو عہدہ پاسبانی کا

کسی سی وقت خواب افسانۂ الفت نہ سنیا تم
اوڑا دیتی ہی نیند اونکا اثر ہی اس کہانی کا

ہنسی سی گالیان دیتی ہو دو پر مجکو یہ ڈر ہی
غضب ہوگا اگر لپکا پڑے گا بدزبانی کا

قد بالا دکہانی اپنا وہ گلشن مین جاتی ہین
ہوا ہی کاٹنا منظور سرو بوستانی کا

رہا افسانۂ عشق و محبت نا تمام اب تک
کیا ہی خاتمہ بالخیر کس نی اس کہانی کا

بنی ہی شاخ گل نہر چمن اک بزم ماتم ہی
ملا ہی بلبل نالان کو عہدہ روضہ خوانی کا

جدا ہوتی نہین ہین لب سی لب خاموش بیٹھی ہین
نتیجہ یہ ہوا حاصل ہمین شیرین بیانی کا

دل مضطر کو فرقت مین بڑی تسکین ہوئیگی
کمال مہربانی سی جو جہلا دو نشانی کا

پس از مدت جو آئی ہی طبیعت تو کہان آئی
نہ پہونچی خط جہان موقع نہ پیغام زبانی کا

عیادت کو وہ آتی تہی مگر ہم غش مین لیٹی تہی
نہ دیکہی اون کی صورت بہی اہو ناتوانی کا

ہوی ہین دست و پا بیکار عجب حسن بیچی بسر
نظر آتا ہی نقشا اور کچہ بہزاد و مانی کا

اوسی حور و پری بتلاتی ہین ہم لوگ انسان ہین
کہین روح مجسم بہی لقب ہی سیر جانی کا

زبان قاصر ہی کیونکر اوس کا شکریہ ادا ہوگا
عنایت کا توجہ کی نظر کا مہربانی کا

فراق یار مین مذکور ہی کا کیا ہی اوسا تہی
جلن تیزاب کی ہوتی جو بیتا گہونٹ پانی کا

گہلا کر میری جسم زار کو اوسکی جدائی مین
فراق یار نی پتلا بنایا ناتوانی کا

[illegible]

کارخانی جتنی ہین دنیا کی سب ہین بی ثبات — آنکہ سی جو آج دیکہا کل وہ افسانا ہوا

ہنستی ہنستی دل لگی کیو ںسطی نا پا جو آج — سرو کا قد اوس سہی قامت کی تماشا نا ہوا

یوسف مصر محبت کیسا ارزان بک گیا — نقد دل قیمت ہوی اک بوسہ بیعانا ہوا

جلکی اوسنی جان دی یہ نالی کر کی رہ گئے — عشق بلبل پر بہی فائق عشق پروانا ہوا

عشق دندان کی خطا پر قتل جو مجکو کیا — اس لئی شمشیر قاتل مین بہی دندانا ہوا

مینی جانا کاسہ سر ہی کسے میخوار کا — واثر تو نہ دست ساقی مین جو پیمانا ہوا

مژدہ باد ای بادہ خوار و دور واعظ ہو چکا — مدرسی کہو دی گئی تعمیر میخانا ہوا

رند ہون ہونراز ل سی ہون میں آزادانہ مزاج — اس لئی طور سخن بہی اپنا رندانا ہوا

۱۷۳

آفت شب تنہائیکی ٹل جای تو اچہا — گہبرا کی جو دم آج نکل جای تو اچہا

او جان حزین جانا ہی اکدن تجہی آخر — اب جا یہ تو بہتر ہی کہ کل جای تو اچہا

جہکوا دیا سر ضعف نی قاتل کی قدم پر — تلوار اگر اوسکی اوگل جای تو اچہا

بہتر نہین ہی صورت جانان کا تصور — دل اور کسی شی سی بہل جای تو اچہا

اک سل ہی کلیجی پہ نہین روح بدن مین — چہاتی کا پہاڑ آہ یہ ٹل جای تو اچہا

دیوانہ عبث شہر کی گلیون مین ہی برباد — مجنون کسی جنگل کو نکل جای تو اچہا

او آتش دل پہونکدی تن اشک بہادی — یہ جای تو بہتر ہے یہ جل جای تو اچہا

ہر مرتبہ دشمنی کی ارادی مین ہی وہ رند — اثر در یہ اگر مجکو نگل جای تو اچہا

پہر کنا ہی دشوار یہ جب آئی تو آسے — ایسی مین طبیعت جو سنبہل جای تو اچہا

تا بہوت مراتھم کی اوٹہاو ابہی یار د — وہ بہی کف افسوس جو مل جای تو اچہا

[illegible]

۱۷۵

گر گئی کٹ گئی کیون سرو چمن او قمری
رو کی بیساختہ سر پیٹ لیا شیرین نی
فرقت عالم ارواح گوارا تھی کسے
میری مردی کی قسم یہ تو بتا او یار و

آج کیا باغ مین وہ غیرت شمشاد آیا
آگی پرویز کے جب تیشۂ فرہاد آیا
مین تو مجبور سوے عالم ایجاد آیا
بعد مردن بھی کسی کو مین کبھی یاد آیا

صحبت شعر سخن ہو گئی برہم ای رند
بعد آتش نہ نظر ایک بھی اوستاد آیا

جز مسیحا نہ کسی سے مرا مردا اوٹھا
زہد و تقوی سے بھرای رند مین گھبرا اوٹھا
شکر کر قید سے صیاد کی ہوتی ہے رہا
ہان مارے ہی نالون نی جو ہم شب ہجر
بار ہا مینے کباد ی کی طرح سے کھینچا
طرق ہوکہتی ملک سا نہ رہی تا لب گور
قیس سمجھا مری لیلی کی سواری آتے
جوش وحشت مین جو دریا کیطرف جا نکلا
ہجر کی شب جو تری گرمیان یاد آئین مجھ
تاب نظارۂ دیدار نہ لاؤ گے کلیم
نہ گیا وادی ایمن کو کوی بعد کلیم
ضعف سے کہتی ہین سینکی لبون تک آتی
کوچہ یار سے جب گھر کو چلا مین اپنی

اوس نی کاندھا دیا اگر تو جنازا اوٹھا
پھر چلا دیر کو مسجد سے مصلا اوٹھا
آب و دانا ترا او بلبل شیدا اوٹھا
مست ہاتھی کیطرح چرخ بھی چلا اوٹھا
جس کمان کا کبھی رستم سے چلا اوٹھا
دھوم سے کشتہ قاتل کا جنازا اوٹھا
دور سے جب کوئی صحرا مین بگولا اوٹھا
قد آدم مری تعظیم کو مینڈھا اوٹھا
مغز سے نکلا دھوان دل سے وہ شعلا اوٹھا
پردے پڑ جائین گی آنکھون پہ جو پردا اوٹھا
آتش طور نہ بھڑکے نہ وہ شعلا اوٹھا
سو جگہ راہ مین نالا مرا بیٹھا اوٹھا
دل پکڑ بیٹھ گیا درد اک ایسا اوٹھا

	خضر راہ جنان شمع ہدایت ہین یہ منیر چہوڑی گر پیروی آل پیمبر ہی کا	

گر کلاہ فقر سی تو آشنا ہو جای گا — بار سر پہ طرۂ بال ہما ہو جای گا

گل ہی تنک کل سبھی شل بو ہوا ہو جایگا — راہی اکدن قافلے کا قافلا ہو جای گا

کب کمان تہا در دول کا جان با ہو جایگا — یہ مرض بہی رفتہ رفتہ لا دوا ہو جای گا

دل جو وحدت کی مَی سی آشنا ہو جای گا — عین کثرت مین ترا عالم جدا ہو جای گا

چہید کرتی ہین فلک مین اپنی تیر آہ سی — ایکدن چہلنی یہ لوہی کا توا ہو جای گا

رشک لیلی سونکہ لیکا کرتی ہی کشتی کی لاش — شیر کتی کیطرح سی باؤلا ہو جای گا

بچکی طوفان سی پہونچ جاتی گے ساحل تک خضر — گر خدا کشتی کا اپنی ناخدا ہو جای گا

ہاتہ لگنی کی نہین اکسیر کی بوٹی کی طرح — شوق اگر اوسکو ہوا قحط حنا ہو جای گا

یہ تکبر ایسی نخوت حسن پر اتنا غرور — کیا معاذ اللہ او بت تو خدا ہو جای گا

آکی یان بیمار فرقت ہوگئی جو تندرست — او مسیحا گہر ترا دار الشفا ہو جای گا

کیسۂ زر خرچ کرنی سی نہوئی گا تہی — دیکھ سائل کو جو منعم کیا گدا ہو جای گا

عالم وحشت مین بکتی ہین جو دل کا حال ہای — راز اپنا بی تکلف بر ملا ہو جای گا

بیٹہنی دی کی نہ چہپکر حسن کی شوخی اوسی — آج اگر پردی مین ہی کل برملا ہو جای گا

زندگی تک ہی یہ فرق اعتباری چند روز — مرکی یکسان رتبۂ شاہ و گدا ہو جای گا

عین ہستی مین سمجہتی تہی کہ ہونا ہی فنا — ابتدا سی جانتی تہی خاتما ہو جای گا

باغبان اتنا بہار باغ ہستی پر نہ پہول — دیکہ لینا دو ہی دن مین کیا سی کیا ہو جایگا

ہی بہی گر یار مین عاجز نوازی کی صفت — سلطنت کا ہر گدا کو حوصلا ہو جای گا

مطلقاً آثار الفت پہلی کچھ پیدا نتھی	عقل حیران ہی یہ درد لا دوا کیونکر ہوا
عشق ہوجانی کا باعث پوچھتی ہین لوگ سب	کیا سبب انکو بتاؤن کیا ہوا کیونکر ہوا
کرنہین محو ان شہیدان جا ہی آپس مین شریک	چہپ چہپا ای شوخ پہر رنگ حنا کیونکر ہوا
بہولکر بہی مین نہین لایا زبان پر حرف عشق	راز الفت یا الہی بر ملا کیونکر ہوا

سنتی ہین جندیسی خادم ہی وہ بیت اللہ کا
رند تہا مرد قلندر پارسا کیونکر ہوا

کون ہی نائب محمد کا سوائی بوتراب	کسکو یہ رتبہ دیا حق نی ورائی بوتراب
ہی یہ از اکسیر خالص خاک پائی بوتراب	بادشاہ ہفت کشور ہی گدائی بوتراب
ہی بلاشک قاضی حاجت وہ مشکل کشا	کی ہی ساری رسولون نی التجائی بوتراب
ہی علی کا حکم بہی لاریب مثل فرمان حق	جو مشیت ہی خدا کی ہی وہ رائی بوتراب
کیون نکرتی اپنا نائب کیون نکرجانی وصی	کیا پیمبر سے نہان تہا اتقائی بوتراب
سر بکف سوئی شب ہجرت نبی کی فرش پر	دل یہ کسکا اور جگر کسکا سوائی بوتراب
خاطر مین یہ تہین جو عین جنگ مین ٹوٹی حسام	ذوالفقار آئی فلک پر سی برائی بوتراب
کیا بشر سی ہو سکی مداحی شیر خدا	حق نی کی قرآن مین مدح و ثنائی بوتراب
نور سی اللہ کی پیدا ہوی بارہ امام	ہین علی سی مہدئی دین تک بجائی بوتراب
مثل قنبر مین بہی شیدا ہون علی کی نام کا	جان و دل سی ہمن غلام باوفائی بوتراب
گرمی خورشید محشر جب جلائیگی مجھی	چہپ ہونگا حشر کو زیر لوائی بوتراب
ماہ وہ الاہی فلک نی دی ہی کی مہدی میں کم	اور ہین ضعفا ندی مجکو برائی بوتراب
ہمسری کا وہ کرین دعوی نہی فہم و تمیز	جنکو قنبر سے نہو رتبہ یہ جائی بوتراب

۱۷۶

گئی عدم کو سبکدوشی وہ صورت مار | بہین رہا یہ گلی جسم کینچلی کیطرح
تمام عمر بسر کی نظارہ بازی مین | رہا مین حیرتی حسن آرسے کیطرح
تہمی نہ نالہ دل گور مین بہی بعد فنا | ہر استخوان سی صدا نکلی بانسری کیطرح
جمال دوست کا گر ہی مشاہدہ منظور | صفا رکہہ آئنہ دل کو آرسے کیطرح
نہ کام آئین دم عرض مدعا کل سے | دہن مین کو کہ زبانین ہون سوکلی کیطرح
ہوا یہ جا بیکا مرد اہی شکل جوہر پاک | وبال دوش نہون گا مین کسی کیطرح
کہون مین حال دل اوس غیرت پریسی کیا | جو دو گہڑی نہ ٹکی پاس آدمی کیطرح

ولہ

کچہ فقط غم ہی نہ دنیا سی گیا میری بعد | عشق بازیکا بہی چرچا نرہا میری بعد
اپنی مرنی کا اگر رنج مجہی ہی تو یہ ہے | کون اوٹہائیگا تری جور و جفا میری بعد
بعد مجنون کی مین دیوانہ گیا صحرا کو | پہر نہ آیا کوی زنجیر بپا میرے بعد
کون یون شانی سی ہر وقت کریگا سیدہا | خوب بل کہائیگی وہ زلف دوتا میری بعد
سب نکلجائیگا دعوای خدائی دل سی | بندگی کرنی لگو گے بخدا میری بعد
چادر گل کی ہین امید رکہون تجسی کیا | فاتحہ تک تو نہ مرقد پہ پڑہا میری بعد
مجکو مرجانی کا اپنی یہی غم ہی ای یار | کون دیکہیگا تری ناز و ادا میری بعد
نغمہ سنجی کا مزا میری ہی دم سی ہی فقط | رو دیگی بلبل بی برگ و نوا میری بعد
نہین کہتا کوی محسودی یہ بہی ونی والا | بیکسی اپنا دکہاتی ہے مزا میری بعد
سرمہ ہوجائیگا معدوم برنگ اکسیر | گہس لگا ینکو ملے نہ حنا میری بعد
یاد رکہیگا مجہی تک ہین یہ ساری عمر ی | بہول جاؤگی یہ سب ناز و ادا میری بعد

رفتہ رفتہ غنچہ و گل پر تصرف کرتی ہی
رنگ اپنا پہلی گلشن میں جماتی ہی بہار

دفن ہی یان کون سا دیوانہ ہر دل عزیز
باغ میں ہر سال آکر خاک اوڑاتی ہی بہار

ہی خزان کو مجھسی الفت اوس ہی ہیں ناسور نو
پھر سی گلشن میں عبث تشریف لاتی ہی بہار

در سے آتی ویرانی گلشن ہوتی ہی کس لئے
جا سی بلبل جغد کی نغمی سناتی ہی بہار

میں تو مجنون ازل ہون میرا کیا مذکور ہی
ہوشیاروں کو بھی دیوانہ بناتی ہی بہار

چشم عبرت بین سی دیکھ اس باغ کی نیرنگیان
ہر برس آکر بھی غافل سمجھاتی ہی بہار

پا بزنجیر ایک دیوانہ نظر آتا نہیں
حیف ہی اب کی برس کیا مفت جاتی ہی بہار

ہو گا یاں اگر خزاں کو نہ رنگ چمن
دیدۂ نرگس سی جو آنکھیں چھپاتی ہی بہار

بادہ خوار و چھوڑ دو گر فصل گل ہی چار دن
چار ہو سب بھیٹیوں میں نہ جاتی ہی بہار

پھولی ہیں باغ چمن سب اپنی اپنی جھپی
وہ پری گلشن میں بیٹھی آج گاتی ہی بہار

چشم بر رہ منتظر بیٹھی ہیں مرغان قفس
برگ گل شاید میں سی پیکی آتی ہی بہار

یاد آتا ہی قفس میں لطف گلگشت چمن
داغ دیتی ہی جگر پر دل جلاتی ہی بہار

گل کھلی ہیں ہر طرف تو بھی گر شاد ہو
یار بن مجکو تو بلبل ہائی سی کھاتی ہی بہار

باغ سی ہوتا ہی اے قافلے کا قافلہ
غنچہ و گل ساتھ لیکر اپنی جاتی ہی بہار

کھاتی ہیں گل چمن کر جھلا کسی محبوب کا
ہر برس اک داغ تازہ دیکھی جاتی ہی بہار

آمد آمد اوس گل رعنا کی ہی گلزار میں
صورت گل پیرہن میں کب سماتی ہی بہار

کرمک شبتاب بھی ہو جنہیں سمجھو نہیں
اپنی منت کی چراغ آکر جلاتی ہی بہار

اگر نہ اک دیوانہ ہو جاتا ہی سر کو پھوڑ کر
ہر برس آکر نیا اک رنگ لاتی ہی بہار

داغ سودا تن کو دی یا سر کو دی جوش جنون
دیکھی اب کی برس کیا گل کھلاتی ہی بہار

کہاسن کی افسانہ قیس و لیلے — عبث کرتے ہو حال مین ذکر سابق
گیا وہ زمانا وہ لوگ اور سے گئے سب — نہ معشوق ویسی ہی اب نہ عاشق
شنیدیم نام و نشانش ندیدیم — جو عنقاست معدوم یار موافق
ہوا رشک لیلی سے کعزفت مین مجنون — مرا حال اور قیس کا ہی مطابق
میرجان مدت سی مرتا ہون تجھپر — تری چاند سی منہ کا عاشق ہون عاشق
عبث فوق دیتا ہی تو خود کو نادان — کیا ایک کو ایک پہ اوستی فائق
وہ منشی نہی قدرت حق تو دیکھو — جو مکتب مین پڑہتی تھی انشا فائق

ق

دعا ہی سہے اور یہی ہے تمنا
نجف مین مری جا کی یہ **رند** فاسق

پڑتی ہی آگی جان پر آخر بلای دل — یارب کسی بشر کا کسی پر نہ آی دل
غصہ ہی غم ہی خون جگر ہی غذای دل — کہالی بشوق جتنی کہ ہو اشتہای دل
یارب اسطرح کوی اوسکا ستای دل — ناحق عبث کسی کا جو کوی دکھای دل
آئی دی میرجان کسی پر جو آی دل — کچہ مشغلہ ضرور ہی آخر برای دل
تیری بغیر کس کی تمنا کری بشر — تو آرزو ہی جان ہی تو مدعای دل
آیا کیسطرح سی فرقت مین جب قرار — لیٹا رہا مین ہاتہ کی نیچی دبای دل
کرتی ہین اشک آتش ہجران پہ کار نفط — ایسی لگی ہوی کہو کیونکر بجھای دل
تو ایکبار ہنسکی کلی سی اگر لگا ی — سینی مین خرمی سی نہ پہولا سمای دل
جو کچہ سلوک تونی کئی اس غریب سی — کیون بیوفا بتا تو یہی تہی سزای دل
تاب و توان و صبر و خرد کب کی چلدی — رکہتی ہین کائنات مین ہم کیا سوای دل

اشکون کی سانه وه بهی لهو هوکی به گیا
ای **رشد** دیکه تو یه هوئی انتهای دل

وه لطف و مهر کی جسپر نگاه کرتی هین
جو ذره هو تو اوسی رشک ماه کرتی هین

عبث وه اب یے جانب نگاه کرتی هین
مین لٹ چکا هون مجهی کیون تباه کرتی هین

تمهاری اسطی کرتی هین خانه ویرانی
تمهاری آه مین گهر کو تباه کرتی هین

چهری سی کم نهین ترچهی نظر حسینون کی
حلال کرتی هین یه یا نگاه کرتی هین

هزار شکر رسائی هوی برهمن تک
خدا نی چاها تو ابت سی آه کرتی هین

کهان کا عشق محبت کسی هی کیسا پیار
جو قول هاری هین اوس کا نباه کرتی هین

مین کی لوح و قلم عرش تهر تهرای کا
تری جلی هے ابی دل سی آه کرتی هین

خبر بهی هی در دولت یه ستغیث هین سب
تمهاری نالشین اب داد خواه کرتی هین

دل اون کی هین جو محبت مین تیر ثابت هین
جگر هین اونکی جو تجسی نباه کرتی هین

تو هی هو رهبر و اماند کان کهین ای شوق
یه بهولی بهٹکی تجهی خضر راه کرتی هین

مزا اوٹهائین کی عاشق کی خون ناحق کا
عبث وه قتل مجهے بیگناه کرتی هین

مری طرف سی ابهی دل مین راه هی کچه
ادهر هی سے وه گذرگاه گاه کرتی هین

غفور اوسکو سمجهتی هین تجکو کیا واعظ
ثواب کرتی هین هم یا گناه کرتی هین

وه ایک خط هی یه لکهے کا هم عبث قاصد
وفور شوق سی دفتر سیاه کرتی هین

فراق یار نی هشیار کر دیا هم کو
وه بیخبر هین جو الفت کی چاه کرتی هین

غرور حسن هی اصلا خدا کا خوف نهین
جو مر بهی جاوْن تو وه کب نگاه کرتی هین

شب فراق مین بهی تو ناله رک نه سکا
وه کون لوگ هین جو ضبط آه کرتی هین

۱۸۰

حسین بگڑی تو بگڑین مجھی ملال نہین
غضب تمون کا ہی کچھ قہر ذوالجلال نہین

بھوین ہین صورت محراب ایک خال نہین
تمہارا کعبۂ ابرو تو سے ہلال نہین

تپ فراق سی باقی بدن مین حال نہین
وصال ہی سہی وسکا اگر وصال نہین

ہزاروں ٹہوکرین کہائی کا موج آئی گی
اوڑالی کہنک دری تیری ایسی چال نہین

شہادتین ہی کافی جواب کی بدلے
دقیق ایسا نکیرین کا سوال نہین

چہرکدی ہیں کی زخم جگر پہ اوجراح
اگر ہی مشک گران لون کا تو کال نہین

او بچہ کی بالی کی مچھلی پڑی پہ پھڑکتی ہے
وہ زلف کیا ہی اگر مچھلیون کا جال نہین

خدا نی بخشا ہی ایجو تجکو جسم لطیف
ہمین تو آدمی کا تجپہ احتمال نہین

وصال عاشق تا نہ ہو تم کو ارزانی
حسین اور بہت ہین جہان مین کال نہین

دیا طلاق مری جد نی زال دنیا کو
کسی طرح سی یہ بیوہ مجھے حلال نہین

جو دیکھ لے اوسی لعب ہی شکر کا سجدہ
ظہور جلوۂ حق ہی ترا جمال نہین

بنایا صانع عالم نی سیر چشم مجھے
مری نظر مین تو قارون کا گنج مال نہین

یہ ٹہنڈی گرمیاں کیون ہین بلا زمنہ سی آج
ہماری آپ کی مدت سی بول چال نہین

یہ داغ مہر علی ہی وہ نیر اعظم
جس آفتاب کو محشر تلک زوال نہین

یہ سب ہی عشق کی معجز نمای اوفرہاد
پہاڑ تیشی سے کاٹا تو کچھ کمال نہین

ہم ابتدا ہی سی سمجھی تہی ہوگا بد انجام
بخیر عشق کی آغاز کا مآل نہین

کمر و ثبوت نہ آزرد کی مری جانب
تمہین کو رنج ہی مجہسی مجھی ملال نہین

خدا کی شان ہی حور و پری ہین ہو شاید
مگر بشر مین تو یہ حسن بیمثال نہین

سدا ہی ایک صدا ارغنون دل کی مری
یہ ساز وہ ہی کہ محتاج گوشمال نہین

نہ صوفی وجد سی واقف نہ قول شیخ اول
یہ حال ہی کسی محفل مین حال قال نہین

کبھی وہ منزل مقصود تک نہ پہونچی کا
مثال جادہ جو اس رہ مین پائمال نہین

زمین سی عرش تلک جا ہی عرش سی تا فرش
بجز بشر یہ فرشتی کی بھی مجال نہین

نگاہ بد سی ہی محفوظ خط عارض یار
یہ سبزہ زار چراگاہ ہر غزال نہین

چہرا و لفت گیسو سی آپ کو ای رشید
بڑی بلا مین پھنسی ہو تمہین خیال نہین

قدم بڑہا ادہر خضر کی مجال نہین
کنام شیر ہے یہ بیشہ شغال نہین

بجای تیر مژہ دیو کی مجال نہین
خدنگ ترکش رستم ہی تیر زال نہین

تہی ہی جیب سی کہ دلدار سی مرا آغوش
فلاسفہ سی ہون کہتا خلا محال نہین

کریم جو مجھی دیتا ہی بانٹ کہتا ہون
مری طریق مین تنہا خوری حلال نہین

لہو شہید محبت کا رنگ لاتی گا
اوڑا دو چٹکیون مین تم یہ وہ گلال نہین

مین اک پہر کے مین توڑ رکھدون گا تو زنجیر صیاد
بنا ہی ڈور کا فولاد کا تو جال نہین

تونگرون کو مبارک ہو زینت دنیا
ہماری کملی تو ہی پشمینۂ شال نہین

حباب وار رہون آمادۂ فنا ہر دم
سوای حال کے مجھی فکر ماہ و سال نہین

جو رکہی تو تو رہون تیری راہ مین ثابت
ولی نہین ہون مین درویش باکمال نہین

غذا ہی سگ دنیا کی جیفۂ دنیا
مجھی تو تیر سے فاقی ہی یہ حلال نہین

عیان ہی نخل تمنا کی بی برو برکی
پہلی کبھی بہولے ہرا ہو یہ وہ نہال نہین

دعی ہی بوسی کی آیا نہ حسن ادبار
سخی کی مال کو سچ کہتی ہین زوال نہین

عروج نشہ مین افتادگی پسند ہی یان
گرون تو کرنی سی ساقی مجھی سنبھال نہین

انکہ ہیں کس لئی ایسی ہی بیدید کیون	ابھی ہمچشمون سی ہی ابتو نظر ملتی نہین
مقتضا تیری جہالت کا ہی لیتا ہی جو آڑ	روکی جو تیغ قضا ایسی سپر ملتے نہین
اوس پہ ہی کم مال کی خواہش ہی ہین مرد فقیر	کیا کرون لوح طلسم گنج زر ملتے نہین
ہی مرم آخر مرا اسن سے وصیت انکر	اتنی مہلت کیا تجھی او حیلہ گر ملتے نہین
خاک پا اوس غیرت خورشید کی چہری پہ مل	تجکو دا روی کلف کیا او قمر ملتے نہین
باندہون پشتارا گناہون کا نکیونکر پیٹہ پہ ہی	بار بردار ہی تو ہنگام سفر ملتے ہین
سانس لینی کا کسی یارا ہی فرط ضعف سی	حال دل کچہ کہتی قدرت سعد ملتی نہین
ہی بہ از صندل اگر ہاتہ آئی خاک پای یار	سر ٹپکتا ہون دوائی درد سر ملتی نہین
حسن حیرت زا ہی تیری پتلیان پہر گئین	اب تلک ہی ہی پلک دو دو پہر ملتی نہین
صبح لیجاتا ہی رقعہ شام کو لاتا ہی پہیر	یار کی ڈہیوڑی تجہی کیا نامہ بر ملتی نہین
ہنستی ہنستی کہول دیتا ہی اگر جوڑا کبہی	ایسی چہپ جاتی ہی بالون مین کمر ملتی نہین

رشد ہی سرکار عالی مین قدیمی جان نثار
کب اوسی خلعت مین شمشیر و سپر ملتی نہین

مبتدا ہی حسن کامل کی خبر ملتے نہین	ہی وہ ہین غائب تمہارا اور کمر ملتے نہین
حیف او عیسی نفس تجکو خبر ملتے نہین	نبض اس بیمار کی دو دو پہر ملتے نہین
مین تو کیا ہون ہی شگاف نکو تری مین دو قمیز	شانہ بہن حیران ہین وہ سکی کمر ملتے نہین
مرغ دل بیتاب ہی کیون پہر کر اب جان کہ	دام گیسو سے رہائی عمر بہر ملتے نہین
دیکہتی جس بے ہنر کو آج مالا مال ہے	تہا غلط مشہور دولت بی ہنر ملتی نہین
سرکشی کی کاٹ ہستی مین چلتی ہی ہوا	اس چمن مین جہک کی شاخ بارور ملتی نہین

[illegible marginal text]

چاہتی انسان کو ہی پاس حفظ آبرو — یاد رکھی جا کی پہر آب گہر سے ملتے نہین

ناوک مژگان کی دل پر وہ جراحت کہای ہے — چشم سوزن کو بہی جو بخیہ گر سے ملتے نہین

سرو قد کا ہی نمونہ ہر عقیق داغدار — ڈہونڈئی تو اک انگوٹہی بی شجر ملتی نہین

مثل عنقا اکثرون کا نام سہی ہی یان نشان — کہتی ہین اکسیر ہے دنیا مین پر ملتی نہین

یکقلم خالی ہوا مرغان خوش الحان سی باغ — نام کو بہی بلبل بی بال و پر سے ملتے نہین

دل مین او سنگی ہر کسی تاثیر کچہ اپنی دکہای — کیون اثر ہی جا کے آہ بی اثر ملتی نہین

کیون ہیلمان آپ کی جلسی مین کیا رہتی ہی روز — وہ پری اک رات مجکو اپنی گہر ملتی نہین

وار اوسکی تیغ کی بڑہ بڑہ کی سب سینی پہ رو[illegible] — اس سی بہتر کوی فولادی سپر ملتی نہین

سر بکف باندہی کفن مین کوی قاتل کو چلا — راہ آنی کی تجہی او موت اگر ملتی نہین

گہر مین بیٹہی سی بر آتی ہی کوی امید دل — جب تلک انسان نہولی در بدر ملتی نہین

اب تلک سو مرتبہ وہ باندہ چکا قتل پہ — کیا کری قاتل کو خود اپنے کمر ملتے نہین

مشتعل مین روشن مین فریادی ہین ور پر مستغیث — داد انکی کس لئی ای داد گر ملتی نہین

اب وہ چتون تمہاری ہی نہ لغزش سے کی نگاہ — جسکو آنکہین ڈہونڈتی ہین وہ نظر ملتی نہین

ایک قاصد روز کرتا ہون پی قاصد روان — نامہ بر جاتا ہی جو اوسکی خبر ملتی نہین

بہیجتی دربار کس کا روز وان برخاست ہے — نذر گذرانین کسی او نکی نظر ملتی نہین

ہجر کی شب ہاتہ مین لیکر چراغ ماہتاب — ڈہونڈتا پہرتا ہون گردون پر سحر ملتی نہین

پارہ ہای شیشہ دل ہین بہری دامان مین — کس کی سر مارون دکان شیشہ گر ملتی نہین

فصد کسکی لیجئی کس طرح نشتر دیجئی — رگ تری سودائی کی دو دو پہر ملتی نہین

بیسمو [illegible] روانہ ہو کی کیا تبلا ور [illegible] — کوچ ہی اور فرصت ساز سفر ملتی نہین

۱۸۴

[illegible marginal text]

[illegible]

سمجھی بازیچہ ہستی کو جو ہین نقش فنا
کھیل لڑکون کا سمجھتی ہین وہ مرجانی کو

رزق خود داوڑ کی پہونچتا ہی جو تقدیر کا ہو
پردی ہین مری رزاق نی ہروانی کو

میری بہی نخل تمنا کو ہرا کردی گا
خاک مین جسنی کہ سرسبز کیا دانی کو

آفرین آفرین مجہ مست کی می پینی پر
مرحبا مرحبا ساقی تری پلوانی کو

ہرطرف پہیل گیا بغض و حسد عالم مین
نرہی مہر و محبت تو قسم کہانے کو

مرگیا منتظری مین تری او وعدہ خلاف
موت آئی ملک الموت تری آنی کو

رہ نما عشق صنم کا ہو تو انشاء اللہ
کعبۃ اللہ سے پہر کر چلین بتخانی کو

عقل کامل یہ شرف پای تو ای جوشش جنون
وہ بہی آی اگر بیڑیان پہنانی کو

حیف ہی جسکی محبت مین چلی دنیا سی
تالب گور بہی آیا نہ وہ پہونچانی کو

کیون فلک کاسہ سر ٹہوکرین کہا ئین اونکی
دیکہ سکتی ہون جو گردش مین پیمانی کو

رحم دل ہون نہ کبہی دیکہ سکون کا یہ ظلم
گل سی بلبل کو جدا شمع سی پروانی کو

شان رزاق برزاق تو دیکہ او صیاد
لی اوڑا دام سی ہین مار کی پروانی کو

باوجودیکہ موا آگ مین جلکر وہ سہی
پر ملا رتبہ سمندر کا نہ پروانی کو

ہو گی کیونکر دل میکش کی تسلی ساقی
اور دی اور دی زر لگ گئی مستانی کو

تازہ ہی لیلی و مجنون کی کہانی اب تک
لوگ سنتی ہین ابہی عشق کی افسانی کو

تخلیہ یار سی منظور ہی ہو آج کی رات
شمع کی گرد پہٹکنی نہ دو پروانی کو

آئی آئی مرشد مرے یا حضرت عشق
خون دل پینی کو حاضر ہی جگر کہانی کو

آب او رخاک مین طاقت تہی ہرا کرنی کی
قوت نامیہ سے ملتی نہ اگر دانی کو

بعد مردن بہی ہی عاشق صادق کا کام
شمع تربت پہ میسر نہین پروانی کو

۱۸۵

میلا ہوا جاتا ہے کفن اور زیادہ
ہر چند او اینٹھین ترے قتال جہان پر
خونریز ہے بیباخیتین اور زیادہ
ہوتا ہی لب لعل سی تیری جو مقابل
خوش رنگ ہی کیا لعل یمن اور زیادہ
کہتا ہون عدم گاہ کے نقطۂ موہوم
کیا تنگ ہے کرون صفت دہن اور زیادہ
چھڑی جو رہا سر مین وہ نین زلف کا سودا
لٹ جایگا ہر عضو بدن اور زیادہ

[illegible]

لاحاصل و بیفائدہ ہی تیری مشقت
پا تیگا نہ دو گز سے کفن اور زیادہ

خس پوش کیا سبزۂ خط نے مری یوسف
بی فیض ہوا چاہ ذقن اور زیادہ

صدمی جو اوٹہائے تری او شام غریبی
یاد آنی لگے صبح وطن اور زیادہ

جلوی ہین یہی تیری تو ای روشنی طبع
چمکیگا ابہی میرا سخن اور زیادہ

طفلی سی جوانی نی تصرف جو کیا ہے
گدرا گیا کافر کا بدن اور زیادہ

طول شب فرقت تری زلفون کو خدا دے
پیدا ہون خم و پیچ و شکن اور زیادہ

پوشیدہ کیا جسقدر احباب سی ای **رند**
مشہور ہوا میرا سخن اور زیادہ

کیون نہ جویا ہی اوس حسن خداداد کی آنکہ
حور کی شکل ہی کافر کی پریزاد کی آنکہ

مژدہ کنج قفس تجکو مبارک بلبل
آج پڑتی تہی برے طرح سی صیاد کی آنکہ

دم آخر ہی جو آنا ہی تو آ جلد ورنہ
بند ہوتی ہی تری عاشق ناشاد کی آنکہ

گل کو دیکہا تو تصور گل عارض کا ہوا
دیکہا نرگس کو تو مین تیری یاد کی آنکہ

پہوڑ ڈالون مین جو آگی رخ و قد دلدار
ہو جو مائل کبہی دید گل و شمشاد کی آنکہ

آج کل سب مین منظور نظر ٹہرا ہون
عہد طفلی سی پڑی مجہ پہ تو صیاد کی آنکہ

جز مشقت کبہی دم بہر بہی نہ راحت پائی
کس گہڑی ہی پڑی شیرین پہ فرہاد کی آنکہ

شوخ چشمی نے کیا سور کا عالم پیدا
کام لاکہون مین کری اوس ستم ایجاد کی آنکہ

اوڑ گئی نیند مری مژدے سنکر شب کو
نہ لگی صبح تلک شام سی صیاد کی آنکہ

مرض ہجر نی اسدرجہ کیا زار و نحیف
ڈہونڈتی پہرتی ہی مجکو مری ہمزاد کی آنکہ

کس طرح دیدۂ مریخ سی دیجای مثال
اژدہی سی ہی سوا سرخ ہی جلاد کی آنکہ

آویزہ گوش یار کا اوسکو بناؤن گا
آتی ہین یاد پای نگارین جو یار کے
کیلا کر و طرح سی منہ پر پڑے ہزار
شانی کی طرح اسکو بہی ایکا سا پڑ گیا
میری خطا ہی انکو عبث باندہتی ہین آپ
بہتر ہی میری لاش جو اسطرح دفن ہو
کا پہین اگر تو رعشہ پیر سے نجا نہو
ای دوست داغ ہم کہتا ہی کسی ہون یہ
مولا مری عد و کی راہ ٹہایا ہی ہیرت
سرگرم چاک جیب یہ وہ کوچہ گرد ہین

آجائیگا جو کوی در شاہوار ہاتہ
ناچار ملنی لکتا ہون بی اختیار ہاتہ
آیا مگر نہ افعی گیسوے یار ہاتہ
جاتا ہی سوی لف جو بی اختیار ہاتہ
تقصیروار مین ہون کہ تقصیروار ہاتہ
مردا درون قبر برون مزار ہاتہ
چاک کفن کی واسطی ہین بیقرار ہاتہ
مجبور ہین جو پاؤن تو بی اختیار ہاتہ
اک چہوڑدو اور دہر ہی شہ ذوالفقار ہاتہ
قابو مین پاؤن بہی تو نہین در کنار ہاتہ

ہمارو لنسرانہ پای تہی رشد ایسی عمر بہر
مرکر لگا سے گوشہ کنج مزار ہاتہ

منہ نڈہال کو اب تو صورت دیکہ لے
شکل بدلے اور صورت ہو گئے
ایک بت سجدہ نہین کرتا ہے تجھے
ہی عیان حال سگ اصحاب کہف
چار دن بہی تو نہ تم سی نبہ سکے
جانتی تہی ہم نہ ایذا ہجر کے
گہورتی ہین اب نگاہ قہر سے

دیکہ لے ای حور طلعت دیکہ لے
اک نظر جس کی وہ صورت دیکہ لے
بس خدایا تیری قدرت دیکہ لے
جانور سے آدمیت دیکہ لے
آپ کی صاحب سلامت دیکہ لے
وہ بہی صاحب کی بدولت دیکہ لے
چار دن چشم عنایت دیکہ لے

[illegible] جان کا زیان ... دیکھی گا جو فرہاد ہماری

افسوس مشقت ہوئی برباد ہماری

تا عرش جو پہونچی ہے ... فریاد ہماری

اچھا نہیں ہر وقت اسیرون کا ستانا

پیدا ہو کہیں آہ نہ صیاد ہماری

کیا طرز ہی کی گالکو ... استاد ہماری

تسلیم کیا کرتا ہے جھک کر ... قیس

ایک سی ہین ایک سی لی لاکہ تک	صف شکن مرد جری سے کے واسطی
غم نی اسد رجہ کیا دل مین ہجوم	جا نہین ہی خرمے کی واسطی
اور کیا ہو یار کی آنکہون سی کام	خلق ہین جادوگرے کی واسطی
یاد رکہنا شرط اور مشروط ہے	آدمیت آدمے کی واسطے
رنج و اندوہ و ملال و درد و غم	صدمی ہین یہ آدمے کی واسطی
سبزۂ مدفن اوگا تہا کیون فلک	آبہوؤن کی کیا چری کی واسطی
لڑ گئی وہ اک ذرا سی بات مین	پہرون روٹہی اک گہڑی کی واسطی
جی نکہبرا ہی ترا بے مشغلے	عشق کرلے دل لگی کے واسطی
کیا مجھے پیدا کیا ہی ای خدا	ان بتون کے بندگی کے واسطی
بیکسی میرے لئی پیدا ہوے	مین بنا ہون بیکسی کے واسطی
بولا مرغ نامہ بر کو کر کے ذبح	یہ سزا ہی ایلچی کے واسطی
دیکہنا ہوگی یہ جان اٹکی ہوئی ہی آرسی	ہای کس چہنیا کلے کی واسطی
باریاب خلوت محبوب ہے	کیا شرف ہے آرسی کی واسطی
مرقد تیرہ مین کافی ہی مجھے	داغ سودا روشنی کے واسطی
کیجئے ہردم عبث تن پرورے	ای اجل کس زندگی کے واسطی
خامۂ قدرت کی کہینچین وہ بہوین	راستی یہ ہی کجی کے واسطے

حشر کی دن **رند** کو بخشائیو
یا علی روح نبی کی واسطے

برباد نہ جائیگی یہ فریاد ہماری	کوئی نو شنی کا دل ناشاد ہمارے

[illegible]

١٨٩

رندانہ کلام اپنا پسند آتا ہی رشد
اکثر غزلین پڑہتی ہین آزاد ہماری

جہوم جہوم آئی ہی گہنگہور گہٹا ساون کی — ٹہنڈی ٹہنڈی چلی آتی ہی ہوا ساون کی
صورت ابر ہوا بر ہی مزاج ای ساقی — لاو ری مجکو کہ می ہوش ربا ساون کی
خون عشاق مین پہر بسنی لگی گندہنی گی — رنگ لائی تری ہاتہون مین حنا ساون کی
کوکی اک سمت پپیہا کہین کویل کری شور — مور چلاتی ہین رت آئی ہی کیا ساون کی
ہلہلانے لگی جنگل ہوی پہر کہیت ہری — روپ دکہلانی لگی نشو و نما ساون کی
دوس سی بالیدہ ہون اشجار کہلائی یہ گل — کم نہین باد بہاری سی ہوا ساون کی
فرقت یار مین یون لگتی ہی اشکون کی جہری — زور سی جیسی برستی ہی گہٹا ساون کی
دیکہی کالی گہٹا ہجر مین دو لوای کسی — جان پر کس کی ہو نازل یہ بلا ساون کی
پہول لالی کی ہی شرمندہ مین شوخ ہی رنگ — کیا رچی ہاتہون مین اوس گل کی حنا ساون کی

کان مین دیس کی آواز چلی آتی ہی رشد
تانین لیتی ہی کوی حور لقا ساون کی

سائل ہون ای کریم تو دی ذوالمنن مجہی — عشق علی و حب حسین و حسن مجہی
جوش جنون مین ہی یہ وبال بدن مجہی — کیا پہاڑ تو نہ کہا ہی مرا پیرہن مجہی
آخر ہوا نصیب نہ گور و کفن مجہی — مارا قضا نی کر کی غریب الوطن مجہی
دندان نہ ہا ئین نقش لب سرخ یار پر — دکہلائین کندہ کر کی عقیق یمن مجہی
وحشی جو سمجہی ہین کسی شہری غزال کا — آنکہین دکہانی آتی ہین جنگلی ہرن مجہی
ہی نقش میری فکر مین مین فکر نقش مین — مین راہزن کو تاکتا ہون راہزن مجہی

حیران سی ہی ہبچک رہی ہے ۔ نرکس کس گل کو تک رہی ہے
آے ہی بہار سے غنچے چٹکے ۔ کیا پہولون کی بو مہک رہی ہے
مینہ پانی یہ مینہ برس رہا ہے ۔ بجلی کیسے چمک رہی ہے
باقی ہے اب اثر جنونکا ۔ سودا تو گیا ہے جہک رہی ہے
پوچہو نہ جلن کا دل کی احوال ۔ اک آگ پڑی دہک رہی ہے
نرگس کو تو آنکہ اوٹہا کے دیکہو ۔ کس یاس سے تمکو تک رہی ہے
لیلے مجنون کا رٹتی ہی نام ۔ دیوانے ہوے ہی بک رہی ہی
پیغام بہار آن پہونچا ۔ بلبل کیا کیا چہک رہی ہے
مژگان کا جو دل مین ہی تصور ۔ اک پہانس پڑی کہٹک رہی ہے
ہو جای گا رام رفتہ رفتہ ۔ وحشت تو سے جہجک رہی ہے
باقی جو یہ جان ناتوان ہے ۔ ق ۔ کیا زندون مین ہی سسک رہی ہے
آنی کے تیرے منتظر ہے ۔ او موت کہان تو تہک رہی ہے
کیا شوخ ہی وہ سنہری رنگت ۔ کندن کے طرح دمک رہی ہے
روی رنگین عرق فشان ہے ۔ شبنم گل سی ٹپک رہی ہے

ہم رند ہین بزم اپنی کس رات
بی جام ومی دگرک رہی ہے

خاموش اب عشق کو بلبل ہوئی ہوی ۔ گل مست ہی چمن مین پیالا پئی ہوے
امسال فصل گل مین وہ پہر چاک ہوگئی ۔ اگلی برس کی تہی جو گریبان سئی ہوے
ہم ہی ہوا ہین اک گل نوخیز حسن کے ۔ برسون پہرے ہین چاک گریبان کئی ہوی

[illegible]

ذرا دیکھ عبرت سے سوتے ہیں غافل	مزاروں میں پہنے کفن کیسے کیسے
کبھی دیکھ کر جو کرتی اپنے بھولے	چکارے بنے ہیں ہرن کیسے کیسے
کسی کی یہ تھی جستجو راہ بھر میں	رہی گھات میں راہزن کیسے کیسے
خدائی بنائی ترے گیسوؤں میں	خم و پیچ و چین و شکن کیسے کیسے
عدم جا کے ہستی کا یاد آئیگا کیا	اٹھائے ہیں ہیں رنج و محن کیسے کیسے
ہمیں ہی کبھی عشق کی ولولے تھے	دکھاتے تھے دیوانہ پن کیسے کیسے
نکلی اف ہی سودے میں اللہ رے ضبط	جلے میرے داغ بدن کیسے کیسے
ترنگ ہے تیری ہی بو ہے نہ تیرے	ہزاروں ہیں یاں گلبدن کیسے کیسے
کھلی بندہ کی اون گوری گوری کلائیوں میں	یہ بیچ بند اور نورتن کیسے کیسے
جلائیں نہ کیوں غول صحرا میں شمعیں	سوئے یاں غریب الوطن کیسے کیسے
دکھاتی ہیں دیوانے جب زور وحشت	تڑاتے ہیں طوق و رسن کیسے کیسے
جہاں گل تھے اک خار بھی اب نہیں ہے	اجاڑے ہیں خزاں نے چمن کیسے کیسے
نہ ہمسنگ ٹھہرے جو یاقوت لب کی	ہوئے زرد لعل یمن کیسے کیسے
لڑیں سب سے وحشی نگاہوں کی آنکھیں	جٹے ہیں یہ جنگلی ہرن کیسے کیسے

ملے تھے ہمیں رند کل تغافل
رہی ذکر شعر و سخن کیسی کیسی

چڑھے ہیں تیرے بیمار فرقت کو تپ ہے	بشدت قلق ہے نہایت تعب ہے
مریض محبت ترا جان بلب ہے	تجاہل ستم ہے تغافل غضب ہے
وہ آفت ہے آفت ہے آفت ہے آفت	غضب ہے غضب ہے غضب ہے غضب ہے

١٩١

[illegible]

[illegible]

مسیحا کی ہی اندنون انکہ سے بہی	بچا اب یہ بیمار اللہ رکھے
پڑا ہی برا عشقبازی کا لپکا	بچے او دل زار اللہ رکھے
وہ زلف سیہ دیکہ کہتی ہین عاشق	بلا مین گرفتار اللہ رکھے
جہی گرم بازار حسن و محبت	یہ جنس اور خریدار اللہ رکھے
مسیحا ہی بیمار الفت ہی تیرا	بچے چشم بیمار اللہ رکھے
رہے شوق انکھون کو حسن بتان کا	بچے محو دیدار اللہ رکھے
پہلے پہولی ہر فصل مین یا الہی	شگفتہ یہ گلزار اللہ رکھے
پہنسی مو بری طرح رندون مین واعظ	یہ جبہ یہ دستار اللہ رکھے
یہی تو وسیلہ ہی اک مغفرت کا	ہمیشہ گنہگار اللہ رکھے
غنیمت ہی ایسی بری وقت مین **رند**	یہ دربار سرکار اللہ رکھے

غزل مشاعرہ واجد علی بادشاہ

وقار شاہ ذوالاقتدار دیکہ چکے	ظہور قدرت پروردگار دیکہ چکے
نقاب کہول کی روی نگار دیکہ چکے	کچہ ایکبار نہین لاکہ بار دیکہ چکے
جہان کی عیش غم روزگار دیکہ چکے	جو دیکہنا تہا سو پروردگار دیکہ چکے
وہ جیتی جی ہوی ایذای نزع کی آگاہ	جو صدمی تیری شب انتظار دیکہ چکے
خدا کی واسطی اب چہوڑ جسم خاکی کو	اذیتین بہت اوجان زار دیکہ چکے
جنون نی خوب دکہای بہار جیب و کنار	ہوا مین اوڑتی ہوی تار تار دیکہ چکے
وہ قول غیر کو دیتی ہین لیتی ہین اقرار	تری طرف کو دل بیقرار دیکہ چکے
یقین ہی اب نکرین میری قتل مین تاخیر	فسان چڑہا کی وہ خنجر کی دہار دیکہ چکے

۱۹۳

نجف کو بیگئی میت فرشتہ نقال
عزیز کہول کی میرا مزار دیکھ چکی

فقیر بہی ہی مترصد نگاہ لطف کا ہی
ادہر بہی رند مرا شہریار دیکھ چکی

دروغ ٹہہری سب اقراریار دیکھ چکی
تری صداقت گفتار یار دیکھ چکی

فریب دیتا ہی ہر بار یار دیکھ چکے
نہیں تو ایک کا بہی بار یار دیکھ چکی

نگاہ کج سی بہلا جس نی عمر بہر دیکھا
وہ سید ہی آنکہ سی سو نا زار دیکھ چکی

رہی ہی کس سی نہان یار کی تجلی حسن
تجہ اک تہیں نہیں دسی ہزار دیکھ چکی

دلا جو عشق میں صدمی دئی ہیں یا دہیں سب
تری فتور بہی اونابکار دیکھ چکی

سوال حسرت دیدار سنکی فرمایا
یہ دل لگی نہیں بس ایکبار دیکھ چکی

ثبوت جرم پر اندیشہ کیا رہا باقی
رحیم جب تجہی تقصیروار دیکھ چکے

یہ بلکہ کفر تو ایمان سی بہی سنگین ہے
گلی میں ڈال کی زنار یار دیکھ چکے

وہ راز کون سا ہی ہم سی جو رہا ہی نہان
بہلی بری تری کردار یار دیکھ چکے

بہانہ طعنہ زنی کا مقام یوسف پر
تجہی بہی ہم سر بازار یار دیکھ چکی

گران ہی اپنی تو ہمت پہ بار احسان رشد
اوٹہا کی دوشیہ پہ بار یار دیکھ چکے

سب عمر جاگ کر تری حسرت میں کہو چکے
او موت کیا تو مر گئی کس نیند سو گئی ہے

جان حزین بقید ہوا دل لگی کہو گئی ہے
یا خضر آپ ہی نی یہ کشتی ڈبو گئی ہے

یا ان پہ بکی کون عمر کو ضائع کری عبث
تم غور سی تو دیکہو ہمارا بہی کہو گئی ہے

ستہ یا جو میری تو یار کی دل کا مٹا غبار
شبنم نی گرد عارض گل آکی دہو گئی ہے

شراب خوب سی ہین بادہ خوار بھول چلے
مدام پیتے ہی ہیوش جیسی بھول چلی

ادہر ادہر رند جو صحرا کو خاک دھول چلی
جلا کی مشعلین چارون طرف سی غول چلی

بدلی چال کو اپنی فلک کوی ساعت
یونہین آہی کری اس گھڑی کی جھول چلی

ادا ہاتہ رکھتی ہین سطح مجمع عشاق
صحابہ ساتہ لیے جسطرح رسول چلے

بہت سی گردش افلاک کی سہی صدمے
اسی ہنڈولی مین کچہ نسون و سیم بہی جھول چلے

لگی نہ تالو سی جو زبان پیچ تن دم بہر
زبان جب تلک ای نایب رسول چلی

نکل کے گہر سی اگر جا بہ دشت وحشت کو
خضر سی پہلی ہدایت کو اپنی غول چلی

زبان حال سی کہتا ہی اپنی ہر اک گل
شگفتہ آی تہی اس باغ سی ملول چلی

یقین ہی کہ زمین پر کری وہ جیکر آئین
فلک جو چار قدم تو مری شمول چلی

خیال یار کا خود رفتگی نتیجہ ہے
جو یاد آگئی اوسکی تو خود کو بھول چلی

ہی خوف جان کا ایسی ہیبت سی ہر دم
بنا کی باہرہ قاتل کہیں ہیں بھول چلی

پہونچ گی ہاں کوی اتنک پہر انہین محروم
فقیر ہو درہ دولت سی بے حصول چلی

نہوگا شاعر کامل بغیر علم عروض
نہ کار فرع زمانی مین بی اصول چلی

بس اب تعلقہ دہر سے علاقہ کیا
جو جمع اپنی تہی سب کی کی وصول چلی

ہوی تمہاری تصور مین بیخودی طاری
تمہاری یاد مین عشاق سبکو بھول چلی

سنی جو شہرا اوس مین صفت رحیمی کے
قبول ہونیکو ہم سی ہے نا قبول چلی

ضرور جا ہی گلشن مین شغل بادہ کشی
ملی نہ جین اگر [illegible] فیا تو بہول چلی

یہ کیا سما ہی طبیعت مین قبلہ و کعبہ
ذرا سی مدح مین ایسی جناب بہول چلی

فراق یار مین جب فکر شعر کو بیٹھے
ردیف یاد رہی قافیہ کو بہول چلی

غم سود و زیان داریم یا نہ فکر کالا کی
جنون تیرے بدولت رنج دنیا سے فراغت ہے

تصور کر کے کعبے کا صنم خانے میں سجدہ ہو
بظاہر بت پرستی ہے حقیقت میں عبادت ہے

یہ تابش حسن کی ہے ڈوبی ہیں اپنے عرق میں ہم
بلا تشبیہ وہ چہرہ بھی خورشید قیامت ہے

دم آخر تصور ہے بس وحشی مزاجوں کا
غزالی نقش ہے میرے سر آمد کی سرشت ہے

گل تازہ شگفتہ ہوتی ہیں مضمون رنگین سے
زمین شعر میں مجکو ہمیر بندی کی خدمت ہے

غلط فہمی ہے یہ کہنا کہ دنیا میں نہیں محبا
خدا نے ایک کو یار دوسرے پر دی فضیلت ہے

حباب بر سر موج ہم زینا دم چہ می پرسی
فقط بحر جہان میں رند غافل دم کی مہلت ہے

بدلتی کروٹیں ہر دم کہاں تاب طاقت ہے
گھٹتا زور جوانی ناتوانی تیری شدت ہے

ہوا ہیجان سودا پھر ہے سر زور وحشت ہے
بہار آئی چلی صحرا کو ہم کو سب رخصت ہے

ملاقاتیں چھٹیں یاروں سے سب سے ترک الفت ہے
چھٹی آوارہ گردی ہم سے اب رنج غربت ہے

چمن میں یہ درس پائے گلستان کی ملامت ہے
سنا بلبل بھی ہے مست گل میں ندامت ہے

ہوا ثابت جدائی سے تن و جان کی دم آخر
وصال عاشق و معشوق کا انجام فرقت ہے

وہ سارے ناتوانی اور نقاہت سب خزاں تک ہے
بہار آئی ہے طاقت وہی بھر زور وحشت ہے

کمر باندھی ہے اوس نازک میان نے قتل پر میرے
خوشا طالع نہیں تقدیر راحت سعادت ہے

مصیبت ہجر کی جسکو سنا تا ہوں وہ روتا ہے
مرا احوال بھی اک مرثیہ ہے جا بے رقت ہے

بڑھانا اسقدر ربط محبت کا نہیں اچھا
تمہارا کچھ بگاڑے کا مرے حق میں قیامت ہے

جنون جو فصل گل میں بیج رہا ہے وحشت سے
گریبان میں نہیں وسکو سمجھتا طوق لعنت ہے

تمنا یا کی [illegible] کم ہا تا دم آخر
دلیل آرزو مندی نگاہ چشم حسرت ہے

زبان مرد شاعر سے کلید قفل جنت ہے
نوعی شاعری میں ذکر نبی کی رند سنتی ہو
جنہیں اس فن میں دعویٰ فصاحت و بلاغت ہے
بناوٹ سے غرض ہے کچھ مطلب سنے سے
میں عاشق تن ہوں [illegible] سادہ [illegible]
ہر دم ہے خیال [illegible] آرزو [illegible]
پابوس سے [illegible] سر زرا ہے آبرو [illegible]
منزل زر نوشیق کی جا عمر فراق
جبتک تن زار میں ہے میری لہو [illegible]
[illegible] دو چار صورت [illegible]

[illegible]

۱۹۶

می کا خمیر ہو گیا اپنا کہ مثل خم
واعظ چمن مین شغل کباب و شراب ہو
چرچا ہین حسن عشق کی تیری ہی دم بدم
مرقد مین ہی تصور کامل کی فیض سے
ہو جای جسم روح سی خالی حباب وار
سنکت نہ آدمی وہ کبھی فکر خیر سے
ہون کر حوہن خمسہ تو ق جمال مین
حد سی زیادہ بڑہ کی نہ فرمائی کا کچھ
تشنیع و طعن بادہ پرستان سی فائدہ
کیونکر نہ او بجھی تار نفس ہر نفس کی ساتھ
شکل صدف خدا سی عانگا وہا کی ہاتھ
لازم ہی فصل گل مین پر ہین ونو ہاتہ بند
گلچین غضب پڑی تری اس ظلم و جور پر
واعظ بہت ہی انکو تو پابندی نماز
جو پا تہا ہیکا مجہ مین وہ گل یون نہان رہا
ابرو کی یاد جب ہی ہو یون یقین ہی
ہم ہی کبھی کسی گل رعنا کی شوق مین
جو دل کی حسرتین ہین وہ کیونکر نکالتی
طرز زمانہ رند بہت اب بگڑ گئے

اک عمر لای می ہین کرینا کلو رہے
فردوس مین تو حکم کلو او بشر بوا رہے
مین ہون نہون جہان مین می جان تو رہے
تصویر یار آئنہ بہر سو بر و رہے
می سی اگر بہرا نہ شکم تا گلو رہے
گویا زبان ہو تو تری گفتگو رہے
اس شش جہت مین آگی نظر چار سو رہے
اتنا لحاظ تمکو دم گفتگو رہے
رندون سی شیخ شہر یہ کفتگو رہی
ہر دم جو یاد دلبر مرغولہ مو رہے
بحر جہان مین مثل گہر آبرو رہے
دہنی مین جام بائین مین ہر دم سبو رہے
مجکو خدا اثر کبھی چمن مین جو تو رہے
آزادون کی لئی تو نہ قید و ضو رہے
پوشیدہ جس روش کسی غنچی مین بو رہی
ہر دم اگر تہ دم خنجر گلو رہے
برباد مثل بادہ با لو بکو رہے
ہر وقت بد مزاج جو وہ تند خو رہے
بہر حسین تشنہ گلو ... رہے

[illegible]

197

ہم جوش خرامیون مین زیادہ ہو مور سے
ہی ارے قصہ لیلی و مجنون ہی چاہی تنگ
او ہین کی دونون خضر کی دن ایک گور سی
جنکی دل کی بلبلین جو ہم دل سے
زبان قلم مین پڑ ین ...
وہ صعب الفت مین ...
بہت ...
ہو دن وہ تمہارے آئین گی ...

کہان اوسکی آگی کسے کا فروغ	وہ خورشید و مہ تھا ایک ہی
فضیلت ملی ایک کو ایک پر	غرض ایک سی یان سوا ایک ہی
بچی کانہ کاوش سی مژگان کی دل	کہ نشتر بہت آ بلا ایک سے
جفا کار و عیار و کاذب بخیل	ہین واقف ہون وہ ہو وا ایک ہی
ہی انبوہ عشاق عیسی کے گہر	مریض اتنی دار الشفا ایک ہی
نہین بچتا دونون کا مارا ہوا	تری زلف او اژدہا ایک ہی
نہ آنا تو اوس زلف کی پیچ مین	ارے دل وہ کالی بلا ایک ہے
ہزارون شہید محبت ہین دفن	گلے اوسکی اور کربلا ایک ہی
ہر اک درد کا ہین مداوا وہ لب	مرض سیکڑون ہین دوا ایک ہے
دوئی کو نہ دی دل مین غافل جگہ	زبان ایک ہی اور خدا ایک ہی

کہو گی جو کچہ تو سنو گی ہی رند
منہ سی ہین تو شاہ و گدا ایک سے

بچکر کدہر کو جا لگا بہرام گور سے	لاکہون نکل گئی ہی بہ بہرام گور سی
غافل نہ بیٹہنا کہین منہدی کی چور سے	چہلی او تاری کا تری پور پور سے
بوتل مئی دو آتشہ کی جہنکے لائیو	ساقی بہار آئی بڑی زور شور سے
اللہ ری جوش بادہ حسن شباب کی	مستی ٹپک رہی ہی تری پور پور سے
رخ اسطرف ہی گوشہ ابروی یار کا	کہینچا ہی اس کمان کو الفت کی زور سے
ٹہکرائیو مزار شہیدان کو ای مسیح	مردی کفن کو پہاڑ کی نکلین گے گور سے
بزم جہان بایدہ ہی کو ہی دوسری قرق(?)	تم چاند سی سوا ہوا تم افزون چکور سی

[illegible]

ہے دل کے اسلان سب ال حسیب ۔۔۔ نکلتی نہ پاسے مری حوصلے
مرا ہو بڑا ہا بی کا سب کہو دیا ۔۔۔ نہ پیری جوانی نہ وہ ولولے
اگر کوی بیکر دل مضطرب ۔۔۔ ہزار دن مین آنی لگی زلزلے
سیہ کاریون مین کٹی عمر سب ۔۔۔ قلم کے طرح سر کے بل کو چلی
محبت بتون کی یہ دل چہوڑ دی ۔۔۔ کسیطرح چہاتی ہی پتہر سے ٹلے
شکایت کا موقع تہا وصل مین ۔۔۔ کہ تہی رات تہوڑی بہت تہی گلے
کوی دم مین ہی شمع ہستی فنا ۔۔۔ ق ۔۔۔ کدہر دہیان ہی تیرا ادبا دلے
کنار لحد مین پڑی ہین وہ آج ۔۔۔ جو آغوش مادر مین تہی گل سے پلے
گلا تیغ قاتل سے رگڑا کیا ۔۔۔ نہ جہجکا ذرا واہ ری منچلے
نہ لایا کوی شمع و گل گور پر ۔۔۔ لحد مین سبہے داغ محبت جلی
چلی باغ ہستی سی ہم نامراد ۔۔۔ کسی نت مین ای گل نہ پہولی پہلی
ازل سی ہین عشاق مذبوح حسن ۔۔۔ جو مانند ماہی کتے ہین سے گلے
جو فریادی تیری ہی آنکلی وان ۔۔۔ زمین ہوگی محشر کے اوپر تلے
جو ابرو کی ہون گی اشاری نہین ۔۔۔ مری جان لاکہون کٹین گی سے گلے
کئی جا ہی کاوش پلک یار کے ۔۔۔ ابہی دل کی یہ ہوٹی نہین آبلی
سرا مین نہ غافل ہو باندہو کمر ۔۔۔ چلو ساتہ والو چلو ہم چلی
رہی میرا جسم مثال صحیح ۔۔۔ بلا سے یہ پتلا نہ رہے یا گلے
یہ سب سرزمین فتنہ انگیز ہے ۔۔۔ ہزار دن ہی اٹہتی ہین یان غلغلی
نظر بہر کی پہر دیکہ لون شکل یار ۔۔۔ جو آتی ہوی میری [illegible]

بوسہ مانگا جو شب وصل تو بولا ہنس کر
نہیں ایسا نہو ہر روز کی تو کر باندہے

دل کی بیتابی سی ٹانکی مری سب ٹوٹ گئی
ٹہی جراح کہو زخم پہ کیونکر باندہی

لی تو جای کا خط شوق مگر رشک سے یہ
آشیان بام پر اوسکی نہ کبوتر باندہی

اتنی کیا کرین الجوع نہ چلا دین اگر
بہوکہ مین جب کہ نہیں پیٹ پہ پتہر باندہی

افترا کرنی مین طوفان ہی وہ شوخ ظریف
تو بنا تازہ کوی اور نہ بچہہ باندہے

مجہسا محرم تری محرم کا نہو کا کوے
بیشتر کہولتی بند اور اکثر باندہے

دوست صنعت سی بنی اوسکی اگر تجہسا بت
کیون ہوا اپنہ خدا [illegible] کی نہ آزر باندہی

شاعری کی لئی لازم ہی تلازم نہ جہے
لعل لب کو تری قو دانتون کو گوہر باندہی

پای رفتار اگر ہوتی تو چلتا پہرتا
رشید مرد اسا پیرا رہتا نہ یون سر باندہی

199

حیران نکرین گی کہ پریشان نکرین گی
کیا کیا وہ رخ و گیسوی پیچان نکرین گی

غنچہ دہنو تنگ کرو جاہو جہان تک
ہم صورت گل چاک گریبان نکرین گی

کیون روتی ہین عاشق بہوت کی فرقت مین الہی
اندہا تب مجہی دیدہ گریان نکرین گی

ہر وقت کی رونی کا سبب کچہہ نہین کہلتا
طوفان تو یہ دیدہ گریان نکرین گی

مجنون کا ستانا ہمین منظور نہین ہے
اور وحشت دل قصد بیابان نکرین گی

نکلی ہی کہ اوس مصحف عارض پہ خط سبز
زنگار سی کیا جدول قرآن نکرین گی

دیوانون سی کہہ دو کہ چلی باد بہاری
کیا اگلی برس چاک گریبان نکرین گی

غل باغ مین ہی جو [illegible] طرف زاغ و زغن کا
اب چہچہی مرغان خوش الحان نکرین گی

کہیہ ادا کر [illegible] من مری روح ہی ای رشید
سر قدبہ اگر ختم وہ قرآن نکرین گی

وارستہ ہین اسباب عونت سی ہم آزاد
تسبیح نہین پاس مصلا نہین رکہتی

شاعر وہ نہی پہرتی ہین قدرت ہی خدا کی
جو بات ہی کرنی کا سلیقہ نہین رکہتی

کو نرگس و گل نام کو اچہی ہین پہ ہون رشد
گوش شنوا دیدۂ بینا نہین رکہتی

دید گلزار جہان کیون نکرین سیر تو ہے
ایک دن جاستے ہین خاتمہ بالخیر تو ہی

رند و اعظ سے عبث کرتی ہو شر خیر تو ہے
دو نو گہر ایک ہین کعبہ نہ سہی دیر تو ہی

خوشہ چین بنتا ہی یہ مزرع ہر دہقان کا
وصف انسان نہین یہ صفت طیر تو ہی

نہ بسر ہوئیگی بی نشہ قدح خوار ان کے
ہوا گرمی کی منادی ہی فلک سیر تو ہے

آشنا بحر محبت کی شناور ہین سب
تو بہی اس آگ کی دریا کو اگر تیر تو ہی

رند و واعظ کی بکہیری مین بہلا کون پڑی
سبکو معلوم ہی ان دونون مین اک بیر تو ہی

مرغ دل مردم بیمار پہ صدقی کر ڈال
واسطی صحت جان کی عمل طیر تو ہی

جبسی اوڑتی سی سنی ہی خبر قتل سفیر
پوچہتا پہرتا ہون اک ایک سے کیون خیر تو ہے

ساقیا چند گہڑی ہیکی قدح خوار دن مین
صرف للہ اگر ہون عمل خیر تو ہے

در گذر ہوتا ہی اور ہو کا بقدر امکان
آخر کار یہ پاپوش و سر غیر تو ہے

کہ لئی رشد نی سب قافیی کوئی نہ چہٹا
انگریزی مگر اک قافیہ فیر تو ہے

مجہ بلانوش کو تلچہٹ ہی ہی کافی ساقی
بہر دی چلو مین جو بچ رہی ہین باقی ساقی

بہر کی پلواتا نہین ایک پیالی ساقی
ساری مین مانگتا ہون تیا ہی آدہی ساقی

تو نی کیا آتش حلکردہ پلائی ساقی
پہون ڈالا ہی جگر ... ساقی

[illegible]

جو پئی کا نہ شراب آج وہ مجرم ہو گا
کو بجو گل سی تو کبر دی یہ منادی ساقی

ورد بہی مجکو پلادی کا تو بد مستی مین
سب سنا دونکا مین دیوان لالی ساقی

برف پلوا کی کلیجا مرا ٹہنڈا کر دے
آب انگور تی تو آگ لگا دی ساقی

تیرا جی چاہی تو پلوا دی کوتی جام شراب
ہاتہ پہیلانی کا بندہ نہین عادی ساقی

نفس گرم کی تاثیر نی می ساغر سی
شعلہ نقط کی مانند اڑا دی ساقی

اور تو حسرتین سب بندہ کی دل سی نکلین
جام کوثر کی تمنا رہی باقی ساقی

جام بہر بہر کی می ہوش اڑا دی ساقی
آج اتنی تجہی توفیق خدا دی ساقی

خم کا خم لا کی مری منہ سی لگا دی ساقی
بعد مدت تو مجہی آج جہکا دی ساقی

منہ سی لگتی ہی مری ہوش اوڑا دی ساقی
ایسی بوتل کوئی چنکر مجہی لا دی ساقی

دخل کیا میری بہکنی کا وہ ہون صاحب ظرف
ایک دو جن جو برانڈی کا پلا دی ساقی

اوسکی رحمت پہ نظر کر کی بقصد حسنہ
مین تو پی جاؤن اگر مجکو پلا دی ساقی

دم نکلتا ہی مرا پنبہ مینا لیکر
چند قطری تو مری منہ مین چوا دی ساقی

عالم آب مین سیر گل و لالہ دیکہون
بہر کی ساغر مئی گلرنگ کا لا دی ساقی

ایک دو جام کی خاطر نہ چرا مجسی آنکہ
عین مستی مین تو مجکو نہ دغا دی ساقی

آنکہ کل آئی نہ دین ساقی کوثر تجپہ
آج اگر میری لگی کو تو بجہا دی ساقی

کیا ہی ہم رندون پلواتا ہی چن چن کی شراب
ساقی نہر لبن اسکا صلا دی ساقی

بی کنزک ابتو کلیجا ہی بلا جاتا ہے
بط می جلد مجہی ہون کی لا دی ساقی

وہ قدح کشہ نہدیہ مین ہوچن خاک شراب
زہر تہوڑا سا مجہی کہو لکی لا دی ساقی

بند محرم اگر دری آنکی کستی ہوگی
ایک عالم کی بال شرف ثانی پہ رکہتا ہوگا
چوٹی جب اسکی عطر مین بسی ہوگی
زلف کا مارا ہوا سانس نہ لیتا ہوگا
او بری اوڑہنی یہ ناگن جیسی ڈستی ہوگی
دفن جب جا ہوی عاشق دل بیتاب لئی
پہوٹ کیطرح زمین ہان کی بلستی ہوگی
دولی عشق و محبت کی جو ہوائی تنک مین
پہر جنون ہوگا [illegible]

[illegible]

۲۰۲

نہ کبھی ہوش مین آیا وہ ہوا بیہوش ازل
غفلت اس بیخبری پر مری ہستی ہوگی

آتش ہجر سی جل بہنکی ہوا جو عاشق
لاش اوسکی تہ مدفن بہی ہلستی ہوگی

کون کہتا ہی کہ ہوجائیگی ارزانی حسن
کبہی بازار مین یہ جنس نہ سستی ہوگی

کیون نہ بازیچہ دنیا کو کہین نقش فنا
ایکدن جانتی ہین نیست یہ ہستی ہوگی

بعد مردن جو کری غور سی دیکہیگا کبہی
بیکسی اپنی ہی مرقد پہ برستی ہوگی

بادہ خوار دن مین جو ذکر اپنا بہی آیا ہوگا
شیشی کیطرح سی مے حلق مین پہنستی ہوگی

آزمالیجیے جب چاہیے وہ عاشق ہون
اف نہین کرنیکا گر آگ برستی ہوگی

دل جگر دونون ہی مشتاق ہین اوس خنجر کی
سینی پر کہاؤنگا جو ضرب دو دستی ہوگی

جلوہ حق ہی عیان حسن سی ہمسی اعظ
حق پرستی تو نہین حسن پرستی ہوگی

یا علی کہکی لحد مین جو پکارون کا رند
ٹہر جائیگی اگر گور بہی دہستی ہوگی

ٹسین گئین نہ دل کی دوا بار ہا لگے
کوسا تہا کسنی کس کی اسی بددعا لگی

دل کیون تجہی وہ زلف سیہ خوشنما لگی
بیٹہی بٹہای جان کی پیچہی بلا لگے

خاطر سی تیری کہ گئی سب آشنا لگی
اوبت جہان مین ایک بنو لا خدا لگے

فرقت کی رات آنکہ نہ دم بہر ذرا لگی
کیسی بری گہری تہی جو آنکہ اپخدا لگے

پڑ جائیگا کہین کسی عاشق کا کوسنا
مرجاؤگی جوان اگر بد دعا لگے

میری سوا کہ ایک ہی عالم مین کی بسر
ہر اک شجر کو باغ جہان کی ہوا لگی

ماشاءاللہ آج تو اسپند کیجیے
پوشاک صندلی تمہین کیا خوشنما لگی

سر کوشیان چمن مین کری خاک عندلیب
پہرتی ہی ساتہ [illegible] لگی

[illegible]

شہر کی نی یہ خاموش کردیا مجکو — کبھی تو گویا کہ تا کئی مری دہن کو لگی

جنون مین پیرہن اپنا اوڑا چکا پرزی — جو ایک تار بہی باقی ہو تو کفن کو لگی

رواج سرقہ بہی ہی تو کیا عجب اسکا — جو چور شمع کا بہی تا کہی لگن کو لگی

ملا تا شہریون سی آنکہ بہی یہ صحرائی — مین کیسا شاد ہون کولی اکر ہرن کو لگی

گیا تہا کلبہ یون سی مقابا شاید — تا جی خوب سی نسیرن جو یاسمن کو لگی

ہر ایک فصل مین پہولی پہلی رہی سبز — نظر کسی کی آہی نہ اس چمن کو لگی

غم فراق نی کہایا ہی مجکو گہن کی طرح — غدا بتاؤ تو کیونکر مری بدن کو لگی

طلائی نقرئی ہتہیار ہوتی ہین صیقل — وہ اور ابہی تو جلا دینی بانکپن کو لگی

نگاہین کہوٹ نرفتار ہین کہین نظری — بڑا غضب ہی جو بٹا تری چلن کو لگی

عمل ہوا البعلین یار کا وان بہی — خراج چاہیئی اب حاصل یمن کو لگی

یہی دعا ہی ہماری الٰہی سانپ سی — جو دست غیر تری زلف پر شکن کو لگی

مود سبزۂ خط سی یہی ہی اندیشہ — مبادا داغ تمہاری یہ ذقن کو لگی

وہ زلف رخ پہ رہی پر تک تو ہو اندہیر — جہان سیاہ ہو عرصہ اگر گہن کو لگی

مٹی کی ڈہیل کرون سی نہ خواہش دنیا — کرا جوان کوئی ایسی قحبہ زن کو لگی

مین وصف لعل لب یار اور ریڑہی کی کرون — برا نہ کر کسی باشندہ یمن کو لگی

لئی کنار مین خسرو کو شاد ہی شیرین — خبر نہ ہوئی جو تیشہ بہی کوہکن کو لگے

کیا تہا گیسو مشکین یار سی دعوی — سزا ہی کرم اگر نافہ ختن کو لگے

خطا اوسکی چہرۂ نور کا یاد آتا ہی — جو دیکہتا ہون کبہی چاند مین گہن کو لگے

برنگ غنچہ ... کبود ہوتا ہے — جو چوٹ پہول کی بہی میری گلبدن کو لگی

۲۰۳

کہ جہی اوسکی آشنا سی ...
ہم کہان اور کہان نقش صبا ...
ہوئی مجبور آب ودانہ سی ...
حیلہ جوئی تو کر رہی ...
دیکہون آسمانی کس ...
او فلک دل ہتا کوش وارۂ عرش
کیا ملا خاک مین ملا سی ...
ہو گیا ہی نفاق عالم ...
اتفاق اوٹہ گیا زمانہ سی

[illegible]

آتی ہو رنج کرکے جاتی ہو
دین بہایم بہ صورت انسان
شب فرقت نی دم یہ بند کیا
ہوگی آخر وبال ہوی کمر
یا تو قالب مین آتی ڈرتی ہے
آہ آتش فشان جو کرتا ہون

تم نہ آیا کرو اس آنی سے
آدمی اوٹہ گئے زمانی سے
رہ گئی سانس آنی جانی سے
زلف کہنچی ہوی جو شانی سے
اب سہچکتی ہے روح جانی سے
آگ جہڑتے ہی آشیانی سے

جسقدر ہو ضرور ملتا ہی
رند کو غیب کی خزانی سی

تم عیادت کی لئی رند کی آتی ہو ہی
تمکو فرصت نہوی ہوت نی یان عجلت کو
یان کفن قطع ہوا گو یہی طیار ہوے
یان لحد مین ہی فرشتون سی سوال او رجواب
مرگئی خاک ہوی اعلی سب سی جہوٹی
آہی خود رفتگی یارب کہ یہ موت آئی ہی

تو مسیحا مری جانسی جانی ہی ہے
تم رہی کام مین ہم کام سی جاتی ہی رہے
گہر مین بیٹہی ہوئی یو روہ بڑہاتی ہی رہی
جہوٹہ سچ باتین وہ گہر بیٹہی بناتی ہی رہے
اٹہ رشتی وہ عزیزون سی نہ ناتی ہی رہی
وہ چلی ہی گئی ہم آپ مین آتی ہی رہی

ولہ

ساقی پہنچ تو ہاتہ یہ بسلغر دہری ہوے
مرغان باغ بیٹہی ہین تجہ بن بہری ہوے
کچہ غم نہین جو فیض سی خالی ہوا جہان
سیر جنگ روزکار سی غافل ہین وہ ہنوز

برسین گی خوب اوٹہی ہین بادل بہری ہوے
نرگس کہڑی ہی آنکہ مین آنسو بہری ہوے
ہین اوس کریم کی تو خزانی بہری ہوے
بہرتی کلاہ کج ہیر ... سر دہری ہوے

وعدۂ وصل تہا جو بعد زوال
ذوالفقار علی ہی میری زبان
دل پژمردہ کا یہ حال ہی اب
یا علی کہکے مار دشمن کو
ہی زبان منہ مین نام کو گویا

روز فرقت کی دو پہر نہ ڈہلی
رکنی والی نہین یہ ابتو چلی
جیسی مرجہا گئی ہو کوئی کلی
زور بازو سمجہ تو نام علی
بات نکلی کبہی بری نہ بہلی

رندؔ بیدست و پا ہی مشکل مین
اب مدد کیجیے یا علی ولی

متفرقات

گلگشت کو جو آئی وہ رشک بہار باغ
جلد یوسف سی اٹھی ہو وصال یعقوب
توقف کا نہین ہی آہ کی کچہ خستگی باعث
نہان نظر سی نہو جو ریا پرے کیطرح
اک آن مین نہ بیف دو تالی گئی دل کو
جسکی مین ملا دست حنائی نی کلیجا
عقدہ وہ کہولا کہ وقت جسمین تہی تیر کو
دیکہنا کسن کے کشش مین پڑگئی ہی تیر جان
بوی گل سی ہی آئی خلش خار پسند
شیخ ہی مثل برہمن کی سر پی ٹیک کری

بیدل چلین جلو مین گل تی سوار باغ
غیر ہی فرقت فرزند مین حال یعقوب
تامل کا ہوئی ہی اس سرا مین زندگی باعث
دکہا و حسن کی جلوونکو آدمی کیطرح
کیا حال کہون دل کا بلا لی گئی دل کو
ٹہکراتی ہوی فندق یا لی گئی دل کو
چاہئی منہہ سی لگانا ناخن تقدیر کو
تیر سی کہچتا ہی دل کہینچتا ہی تیر کو
طبع ہی روز ازل سی مری دشوار پسند
بت وہ ہی جسکو کرین کافر و دیندار پسند

۲۰۶

کرون کب تلک ہجر مین نالی ہر دم
میری نالی حلقوم شہنا نہین ہے

عبا پوچہو نہ تم راز و نیاز عشق کا
حال کچہ کہلتا نہین یہ ماجرا کچہ اور ہے

کب نزی سی فقر کی ہوتی ہین واقف بادشاہ
خط مسند او ر لطف بوریا کچہ اور ہی

بوالہوسکی طبع سی آنا موافق ہی محال
سر زمین عشق کی آب ہوا کچہ اور ہی

ہمیشہ یہو کہ مین جا تا کیا مین لای شراب
کبہی پیاس مین پانی پیا سوای شراب

وہ بادہ نوش ہون پابند درد و ہین
نہو شراب تو کافی ہی مجہلو لای شراب

وہ بادہ خوار ہون زینی کی طرح سی ٹپکی
جو میری خاک سی پیر مغان جو ای شراب

نالا نکیا کہ مر ند یکہا
کیا کیا کچہ ہمنے کر ند یکہا

رنجش ذرا سی ہو نہ کہین مہربان دراز
مین کم سخن نہین ہون جو تم ہو زبان دراز

گلچین تو کیا ہی پہنچی نہ صیاد کا بہی ہاتہ
وہ شاخ تاکتا ہون پی آشیان دراز

خلق خدا کو ہوتی ہین اس سی اذیتین
ظالم کی رستی کر تو نہ او آسمان دراز

لازم ہی نذر خضر سلامت پہنچ کی دو
منزل ہی کل کی سنتی ہین ای کاروان دراز

بلبل ہماری سامنی خوش لہجگی نکر
بس بس زیادہ کوی نکر او زبان دراز

جو کہ کیفیتین شراب مین ہین
قند مین ہین نہ وہ گلاب مین ہین

وصف شیطان مین جو ہین واعظ
سب وہی خصلتین جناب مین ہین

چین اب زیست مین ممکن نہین صلا آئی
موت آئیگی تو سمجہونگا مسیحا آئی

لب خشک مین ہمارے منہ زرد ہو گیا ہی
اب دل نہین سراپا اک درد ہو گیا ہی

سر پہ مستون کی طرح جہوم کی بادل آئی
مفتی وقت کا فتوا ہی کہ بو تل آئی

طی تو کی گہری مسافت تری نامی لائی
پر کبوتر مری سب باز وون سی شل آئی

بہر نہ جاتی طور کی جانب کو مشتاق جمال / اک نظر موسی اگر اوس تیر کا جلوا دیکھتی
ایک سی ہی ایک علی پہول اس گلزار کا / مثل نرگس چشم نابینا سی پر کیا دیکھتی
گہر مین بیٹھی سیر کرتی ہین سواد شام کی / روز و شب جو ہین تری آنکہون کا سرمہ دیکھتی
حصول دل کا کبھی مدعا نہین ہوتا / حضور قلب جو وقت دعا نہین ہوتا
اثر دکھاتین کی کیا سوختہ دلون کی اشک / بہنا ہوا کبھی دانا ہرا نہین ہوتا
نکر ریاضت بیہودہ غیر جنس کی ساتہ / جو غیر ہی وہ کبھی آشنا نہین ہوتا
دل کو یون روندی خرام اوس کافر گمراہ کا / جس روش سی ٹہوکرین کہاتا ہی روڑا راہ کا
کعبی سی یکسان کیا رتبہ دل آگاہ کا / شکر ہی معبود کا احسان ہی اللہ کا
مثال نیشکر اس کو تیلو مین پل جائین / کہین شتاب زمین آسمان مل جائین
سنا کرین جو بلک کر کراہنا میرا / دل اہل درد کی سینون مین کیون نہ ہل جائین
جنون مین زار ہون پر زور ہی اتنا / جو مارون دوڑ کی ٹکر پہاڑ ہل جائین
مقام خوف ہی لفون سی الحذر مانگو / یہ سانپ وہ نہین جو کیل دی سی کل جائین
بی ساختہ ڈہونڈین کی تری انجمن آنکہین / جب گور مین کہو دون کا مین پر کفن آنکہین
کس حسرت دیدار مین دم نکلا ہی یارب / پتہرا ہی ہوی ہین مری زیر کفن آنکہین
بیکار بنائی نہین صناع ازل نے / گوش و سر و بینی لب و کام و دہن آنکہین
یا وہ نظر مہر غریبون پہ تہی کل تک / اب آج ملاتی نہین اہل وطن آنکہین
سر پر تجہی تہہلاتین کی ای غیرت گلزار / رستی مین چہپاتین کی تری مردون آنکہین
زندہ کری مردی کو عنایات تمہاری / کیا بات ہی کیا بات ہی کیا بات تمہاری
سن لو دو تہری بات جاتی ہی / بات کہتی مین بات جاتی ہی

اور قیس حزین لپٹا ہی کیا منہ کو لپیٹے
وہ دیکھ غبار اوٹھا ہی صحرا کی طرف سے

غالب جو ہوی کفر پر اب الفت اسلام
رخ پھر گیا کعبی کو کلیسا کی طرف سے

واناخن تدبیر کری عقدۂ لاحل
جسوقت مدد ہو مری مولا کی طرف سے

صاف بتلا گئی عالم کو صفائی برسات
یہ نہ ثابت ہوا آئی کہ نہ آئی برسات

ترسی بانی کی لئی ساری خدائی برسات
تو نی کیا ایکی برس خاک اوڑائی برسات

اوڑ گئی سب چمن ہستی غدار کی پھول
روز دو چار کا جھلا ہوا دو چار کی پھول

رند کی فاتحہ مین تو ہو شریک او قاتل
آج بھراتی ہین اوس کشتۂ دیدار کی پھول

کیا فقط رندون کو شوق می گلرنگ ہی آج
دست صوفی مین بھی ساقی قدح رنگ ہی آج

اولٹی پھری فرشتی جواب و سوال کی
گھورا جو مینے گور مین آنکھین نکال کی

کاٹا ہی داب داب کی دانتون مین اسقدر
ٹکڑی ہی اوڑادی ہین زبان سوال کی

موذی ہی آہ عشق کی مجکو عزیز ہین
دل مین چبھوی پاؤن کی کانٹی نکال کی

پھونچادون پھر کی آبلہ پا کی جھا گلین
بیٹھی ہین خار خشک زبانین نکال کی

تیرا کلام کتنا مشابہ ہی میر سے
عاشق ہین رند ہم تو اسی بول چال کی

ہر برگ خشک سرخ ہی گل کی عذار سے
آئی خزان چمن مین مری کس بہار سی

ہی حوصلہ تو آگی نوا سنجیان کری
بلبل تو کیا مین بند نہین ہون ہزار سے

بیہوش ارسطو ہی بدست فلاطون ہی
اک گردش ساغر مین احوال دگرگون ہی

سب غیر نکلی ٹھہری فقط آشنا ہمیں
بہنون نی گرچہ تھوڑ ری نونگی بہا ہمیں

اب غیر رنگ پا ہی ہین کچھ ورنہ پیش ازین
لاتی تھی عیش باغ سی جا کر حنا ہمیں

عیب ہین بہتر ہنر سی بلکہ ساری وصف ہین
جانتی ہو ہی صفت کسکی تمہاری وصف ہین

ناچار کشند دست مسیحا ز علاجم　　آخر بچه کس مرضی اکه دوا نیست
دشمن به از آن دوست که در سعی نکوشد　　بیکار بود ناخن اگر عقده کشا نیست
مغتنم ہی جانیو ای وصال اسی جو ادا رہی　　سال آینده نہو کا یہ بہی جو اسال ہے
پی لاکہ بار ساقی کے لاکہ بار توبہ　　بس کر چکا ہین توبہ توبہ ہزار توبہ
حسرت ای تازه اسیران قفس آتی ہی　　دہوم سی فصل بہار ابکی برس آتی ہی
کہدو ای گور حسرت قاتل قریب ہے　　مرجای پہر پہڑا کی یہ بسمل قریب ہے
ورا دسکو جاننا یہ فراست سی ہی بعید　　وہ شاہرگ سی بہی ہی غافل قریب ہے

روزی فقیر از اتفاقات مطلعی در بحر تازه تالیف نموده بنابر صحبت بخدمت ناسخ مرحوم فرستاد در جواب نوشت از قراین معلوم می شود که بحر نو از قوت فکر و طبع رسا پیدا گشته ارکان **کامل و وافر** را بکار برده **اضمار و عصب** را آورده اند و گرنه از دوائر خارج است **مستفعلن از متفاعلن باضمار و مفاعیلن از مفاعلتن بعصب گرفته مستفعلن و مفاعیلن کرده اند سبحان الله مطلع اینست**

مدت ہوی نہین دیکہا دلدار کو قیامت ہے　　تدبیر کچہ نہین بنتی کیا موت سی ندامت ہے
مستفعلن مفاعیلن مستفعلن مفاعیلن　　مستفعلن مفاعیلن مستفعلن مفاعیلن
موافقت مین عناصر کی کر نفاق نہوتا　　فراق روح کا قالب سی اتفاق نہوتا
در در کلی کلی کی پہرانی سی فائده　　تجکو فلک ہماری ستانی سی فائده
خبر گریہ خرمی مری تقدیر مین نہین　　طفلی سی ورہی ہین ہنسانی ہی فائده
جیتی جی تمہی بات نکی ہنسکی ایک دن　　اب مرکی پہ اشک بہانی سی فائده

۲۰۹

قصیدہ در مدح وزیر المہام نواب علی نقی خان بہادر

[illegible]

جملہ بازار جہان گشتم و ملاہ دیدم	نیست از زلف ہمہ عنقا کہ آدم دیدم
مدکہار شکسۂ مسیحا اوسی ہر بار انکھین	بہیر دیکھا کوی وہ مین تیر بیمار انکھین
صورت آبادسی جاتی ہین طلبکار جمال	حق یہ ہی کہ آہو نہ ہین کافر دنیدار انکھین
اوس جہان دار ہی شغل نظارہ بازی	نکری عکس سی آئینی مین جو چار انکھین

قطعہ در مدح امجد علی شاہ بہادر

سلطان ابو ظفر بہادر	خاقان ابو ظفر بہادر
ہین بعد خدا رحیم و عادل	ہے شان ابو ظفر بہادر
احکام قضا کے ہی مطابق	فرمان ابو ظفر بہادر
مقداد و حذیفہ سی ہی کامل	ایمان ابو ظفر بہادر
ہی صوم و صلوٰۃ پر ازل سی	میلان ابو ظفر بہادر
تا نہ ہو جاسے ذکر کیا ہی	قرآن ابو ظفر بہادر
مانند سحاب درفشان ہے	دامان ابو ظفر بہادر
سنتا ہون جسی وہ کہہ رہا ہی	قربان ابو ظفر بہادر
ہو کا نہ کوئی ہوا جہان مین	ہم شان ابو ظفر بہادر
خسرو کو نصیب تہا نہ جم کو	سامان ابو ظفر بہادر
عالی ہے مثال قصر جنت	ایوان ابو ظفر بہادر
زیبا ہے لقب ہر پائی صوفان	دربان ابو ظفر بہادر
روشن ہین نور معرفت سی	چشمان ابو ظفر بہادر
رکہتا ہے فوق عارفون پر	عرفان ابو ظفر بہادر

٢٠١٠

[illegible]

جھوکی پیدا ہی ہر اک نخل گلستان سطر
جست کہاتا ہو لغزش کہین پای مخمور

غنچہ کرتا ہی تبسم کہین گل ہنستا ہی
آجو ایک طرف دیکھو تو ہی پرشور

جوشش ... بہار سی ہی سب کیا ہی
روغن گل عوض شہد اکردی زنبور

گرم بازار ہی گل ہو گئی ہجا ہین بیتی کو
اہل دنیا کی ہی گل ہو گئی ہی شمع شعور

یہ زمین خوب شگفتہ ہی ... یار ...
تازہ مضمون کی اک تازہ غزل کر مسطور

غزل

دیکھی گر عارض رنگین بت غیرت حور
حسن گل پر نہ ہو پہر بلبل شیدا مغرور

کوچہ یار سی گذری جو کبہی باد صبا
نکہت گل سی مشام دل بلبل ہو نفور

اوسکو کہتا ہون مین بیمار تب محرق عشق
حشر کی روز بہی اوٹہی جو لحد سی محرور

مرغ دل کو مری بیدام گرفتار کیا
بسکہ صیاد کا تہا میری سا فہم و شعور

دور رکہ دل سی مری صدمہ ہجران یارب
سخت نازک ہی یہ شیشہ کہین ہو جائی نہ چور

غیر کی ہاتہ سی پلوایا مجہی جام شراب
نوش اسطرح کا کہلاتا ہی نیش زنبور

اوس سی لبریز ہیون عمر آپ سی خالی ہون ...
شیشہ حسن نمک ... ہی تو ہی معمور

دیکھکر مین یہ تر و تازگی صحن چمن
ہو کی حیران لگا کہنی کہ ای رب غفور

کونسا سرو گل اندام یہان آئیگا جو
اسقدر نزہت و عشرت سی چمن ہی مامور

سنکی یہ مجہسی کہا پیر خرد نی غافل
اوس کا آنیکا ارادہ ہی یہان جسکی حضور

طفل مکتب ہی فلاطون و ارسطو نادان
بات کرنیکا نہین اہل سخن کو شعور

شعر فہم ایسا کہ دیکہا نہ سنا عالم مین
نکتہ سنج ایسا کہ ہر علم پہ رکہتا ہی عبور

فخر خاقانی و فردوسی و مسعود ظہیر
افتخار فصحا شمع بلاغت کا نور

ہی بجا منتظم الملک جو پایا ہی خطاب — ہو گیا سارا جہان عدل کر ہی معمور
تو سزاوار ثناکی ہی کہی تیری ثنا — اور کچہ مجکو قصیدہ بہی نہ آئین منظور
کر قبول اوسکو طفیل نبی و آل نبی — مانگتا ہون یہ دعا تجہ سی مین ای رب غفور

شاد و خرم رہی یہ فضل سی تیری جبتک
مئی عشرت سی یہ مینای فلک ہی معمور

مخمس غزل خود حسب الارشاد امجد علی شاہ بہادر مرحوم

۱

جسی کہ یاد نہو اپنا آشیان صیاد — بہلا وہ خاک کہی حال بوستان صیاد
عبث عبث تو نہو مجسی بدگمان صیاد — کہلی ہی کنج قفس مین مری زبان صیاد
مین ماجرای چمن کیا کرون بیان صیاد

۲

خراب تہا مری ہمراہ سایہ سان صیاد — چمن مین تہا کبہی بن بن کی باغبان صیاد
غرض کہ سات ہی پہونچا جہان تہا ن صیاد — جہان گیا مین گیا دام لیکی وان صیاد
بہرا تلاش مین میری کہان کہان صیاد

۳

تنگ کر دیا دنیا کی کارخانی نے — بٹہایا خاک مذلت پہ سر اوٹہانی نی
پہنسایا لاکی کہان حیف اس زمانی نی — دکہایا کنج قفس مجکو آب و دانی نی
وگرنہ دام کہان مین کہان کہان صیاد

۴

کچہ اور مجکو شکایت نہین ہی گلہا — بہار کیا کہ خزان مین چہوا نہ اک تنکا
عبث یہ ظلم و ستم ایجاد کیون تجہ غضب توڑا — اوجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا
الہی ٹوٹ پڑی تجہ پہ آسمان صیاد

تصنیف غزل اعلیٰحضرت ظل اللہ بادشاہ

[illegible]

۱۱
مین وہ ہون رونق گلزار ہی میری دم سی — ابہی نہین ہی ستمگار میری قدر تجہی
اور ان نغمہ سرائی مین ہوش بلبل کے — کری کا یاد مری زمزمون کو بعد مری

۱۲
ہون چند روز تری گہر مین میہمان صیاد

عزیز رکہتی ہین میخوار ساغر مل کو — صد آفرین ہی مری صبر اور تحمل کو
بغیر گل نہین آرام و چین بلبل کو — کہ جہانکتا نہین جا کے قفس سی ہی گل کو

۱۳
نہ ہوی تا مری جانب سی بدگمان صیاد

مرا خیال تری دل مین کب گذرتا ہے — غرض کہ میری ہلاکت پہ تو بہی مرتا ہی
کبہی نہ مانون کا مین تو خدا سی ڈرتا ہی — پرون کو کہول دی ظالم جو بند کرتا ہی

۱۴
قفس کو لیکی مین اوڑ جاؤنگا کہان صیاد

مین وہ ہون صحن گلستان مین تہا مرا بستر — پہنسون کا دام مین آگر مجہی تہی یہ خبر
چمن کی سیر میسر تہی مجکو آٹہ پہر — اٹہی دیکہتی صحبت برار ہو کیونکر

۱۵
زبان دراز ہون مین اور بدزبان صیاد

ادہر ہی تاک مین اولجہانی کی تری سنبل — پہنسا ہی لینی کی ہی فکر جا بجا بالکل
ادہر ہی دام بچہائی ہوی محبت گل — نکالیو نہ قدم آشیانسی او بلبل

۱۶
لگائی بیٹہی ہین پہندی جہان تہان صیاد

اگرچہ میری ہی کی اسنی خانہ بربادی — پر اتنو ظلم پہ جلادی کمر باندہے
مگر کبہی نہ کسی دور مین ہوا ستکے — چمن مین کہا نہ بلبل کا نام تک باقی

۱۷
خدا کری یونہین ہو جای بی نشان صیاد

وہ عندلیب خوش الحان ہون ہی مشہور اشہرا — ہزار بار کیا بند نطق طوطے کا

[illegible]

٢١٣

۲
حسن کا رتبہ علے نہ گہٹا و صاحب
اہل بینش کی نظر سی نہ گرا و صاحب
عیب اس چاند سی منہ کو نہ لگاؤ صاحب
داغ دل سے رخ روشن نہ ملاؤ صاحب
مہر کو آئینۂ شیشہ نہ دکہاؤ صاحب

۳
دیکو اس حسن خداداد سی الفت ہی بہت
مردم چشم کو نظارے کی عادت ہی بہت
نہین ہر چند [illegible]
حلقۂ چشم [illegible]

۴
[illegible]

ش ۵

بیخودی چھائی ہی ایسی کہ نہیں ہوش بجا مصرع قد نی تمہاری مجھی دیوانہ کیا	مشتیر کیون نہ ہی خمسہ حواسونکا بھلا بیت ابروسی سب مجھے ولولۂ عشق ہوا

ش ۶ پہیدہ اشعار جو دیوان میں ہین لاؤ صاحب

انکھین ہوتین جو بری انکہ سی تمکو دیکھی سوسی باریک کمر ہی یہ مباد اسے لچکے	رکھی خالق تمہین محفوظ نگاہ بد سے کہیہ سا ر نظر بد نہ نزاکت پہ پڑے

ش ۷ بال کی اوٹ مین جانا ہو تو جاؤ صاحب

جسکو دیکھو نظر آتا ہی وہ آشفتہ دماغ قدر انداز جو تھی کل ہوئی اون سبکی چراغ	کون ایسا ہی اس اندیشی سی ہی کسکو فراغ تیر مژگان سی تمہی ہوگئی دیدہ داغ

ش ۸ باغ عالم مین نہ کانٹون سی ولاؤ صاحب

دل گرفتہ جو ہون دل اونکی تو توڑا نکرو چنگلی باغ مین آن آن کی چھوڑا نکرو	نظر چشم عنایات کو موڑا نکرو طفل غنچہ کی تو یون کان مروڑا نکرو

ش ۹ خندہ زن ہو کی گلستان کو ہنساؤ صاحب

مشفقا بندہ نوازا یہ اگر چاہتی ہو خیر بہتر ہی مگر عرض ہماری ہی سنو	کر و بیدار کسی فتنۂ خوابیدہ کو خواب خرگوش ہی انکو نہ رقیبون کو جھجھو

ش ۱۰ چشم خوابیدہ کو آہو کی جگاؤ صاحب

ہمکو معلوم ہوا ہی ہی منظور خضاب گر میان یہ ہین تو کیون ٹل ہو چل ہنکی کباب	شکل انسان کی حیوان ہی ہن جانہ خراب چال اور واجکی اب سامنی پیتی ہو شراب

ش ۱۱ کبک کو آگ کا کہانا نہ سکھاؤ صاحب

کس لئی اتنی سراسیمہ ہو کیون ہو مضطر	جھکی تم اتنی نظر بازون سی چاؤ کی کدہر

رباعیات